قرآن اور چہرۂ نفاق

سید احمد خاتمی

ترجمہ:

سید نوشاد علی نقوی خرم آبادی

فہرست

مقدمہ
فصل اوّل؛ نفاق كي اجمالي شناخت
فصل دوّم؛ منافقين كي سياسي خصائص
فصل سوم : منافقين كي نفسياتي خصائص
فصل چھارم: منافقين كي ثقافتي (كلچرل) خصائص
فصل پنجم: منافقين كي اجتماعي و معاشرتي خصائص
فصل ششم: منافقين سے مقابلہ كرنے كي راہ و روش

قرآن اور چهرۂ منافق
مؤلف : خاتمی، سيد احمد
مترجم / مصحح : سيد نوشاد علی نقوی خرم آبادی
ناشر : مجمع جہانی اهل بيت (ع)
نشر کی جگہ : قم (ايران)
نشر کا سال : 2006
جلدوں کی تعداد : 1
صفحات : 251
سائز : رقعی
زبان : -

حرف اول

جب آفتاب عالم تاب افق پر نمودار ھوتا ھے كائنات كي ھر چيز اپني صلاحيت و ظرفيت كے مطابق اس سے فيض ياب ھوتي ھے حتي ننھے ننھے پودے اس كي كرنوں سے سبزي حاصل كرتے ھيں غنچہ و كلياں رنگ و نكھار پيدا كر ليتي ھيں تاريكياں كافور اور كوچہ وراہ اجالوں سے پرنور ھوجاتے ھيں۔

چنانچہ متمدن دنيا سے دور عرب كي سنگلاخ واديوں ميں قدرت كي فياضيوں سے جس وقت اسلام كا سورج طلوع ھوا، دنيا كي ھر فرد اور ھر قوم نے قوت و قابليت كے اعتبار سے فيض اٹھايا۔

اسلام كے مبلغ و مؤسس سرور كائنات حضرت محمد مصطفٰي صل اللہ عليہ وآلہ وسلم غار حرا سے مشعل حق لے كر آئے اور علم و آگھي كي پياسي ايك دنيا كو چشمۂ حق و حقيقت سے سيراب كرديا، آپ كے تمام الٰھي پيغامات ايك ايك عقيدہ اور ايك ايك عمل، فطرت انساني سے ھم آھنگ ارتقاء بشريت كي ضرورت تھا۔

اس لئے تيئيس برس كے مختصر سے عرصے ميں ھي اسلام كي عالم تاب شعاعيں ھر طرف پھيل گئيں اور اس وقت دنيا پر حكمران ايران و روم كي قديم تھذيبيں اسلامي اقدار كے سامنے ماند پڑ گئيں، وہ تھذيبي اصنام صرف جو ديكھنے ميں اچھے لگتے ھيں اگر حركت و عمل سے عاري ھوں اور انسانيت كو سمت دينے كا حوصلہ ولولہ اور شعور نہ ركھتے ھوں تو مذاھب عقل و آگاھي سے رو برو ھونے كي توانائي كھو ديتے ھيں يہي وجہ ھے ايك چوتھائي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

صدي سے بھي كم مدت ميں اسلام نے تمام اديان و مذاھب اور تھذيب و روايات پر غلبہ حاصل كرليا۔
اگر چہ رسول اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كي يہ گراں بھا ميراث كو جس كي اھلبيت عليہم السلام اور ان كے پيروؤں نے خود كو طوفاني خطرات سے گزار كر حفاظت و پاسباني كي ھے، وقت كے ہاتھوں خود فرندان اسلام كي بے توجھي اور ناقدري كے سبب ايك طويل عرصے كے لئے تنگنائيوں كا شكار ہوكر اپني عمومي افاديت كو عام كرنے سے محروم كردي گئي تھي، پھر بھي حكومت و سياست كے عتاب كي پروا كئے بغير مكتب اھل بيت عليہم السلام نے اپنا چشمۂ فيض جاري ركھا، چودہ سال كے عرصہ ميں بھت سے ايسے جليل القدر علماء اور دانشور دنيائے اسلام كو پيش كئے جنھوں نے بيروني افكار و نظريات سے متاثر اسلام و قرآن مخالف فكري و نظري موجوں كي زد پر اپني حق آگين تحريروں اور تقريروں سے مكتب اسلام كي پشت پناھي كي ھے ھر دور اور زمانہ ميں ھر قسم كے شكوك و شبھات كا ازالہ كيا ھے۔
خاص طور پر عصر حاضر ميں اسلامي انقلاب كي كاميابي كے بعد ساري دنيا كي نگاھيں ايك بار پھر اسلام و قرآن اور مكتب اھل بيت عليہم السلام كي طرف اٹھي اور گڑي ھوئي ھيں، دشمنان اسلام اس فكري و معنوي قوت و اقتدار كو توڑنے كے لئے اور دوستداران اسلام اس مذھبي اور ثقافتي موج كے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے اور كامياب و كامران زندگي حاصل كرنے كے لئے بے چين و بيتاب ھيں۔
يہ زمانہ علمي و فكري مقابلہ كا زمانہ ھے اور جو مكتب بھي تبليغ اور نشر و اشاعت كے بھتر طريقوں سے فائدہ اٹھاكر انساني عقل و شعور كو جذب كرنے والے افكار و نظريات دنيا تك پہنچائے گا وہ اس ميدان ميں آگے نكل جائے گا۔
مجمع جھاني اھل بيت عليہم السلام (عالمي اھل بيت كونسل) نے بھي مسلمانوں خاص طور پر اہل بيت عليہم السلام عصمت وطھارت كے پيروؤں كے درميان ھم فكري و يكجھتي كو فروغ دينا وقت كي ايك اھم ضرورت قرار ديتے ھوئے اس راہ ميں قدم اٹھايا ھے كہ اس نوراني تحريك ميں بھتر انداز سے اپنا فريضہ ادا كريں۔
موجودہ دنياء بشريت جو قرآن و عترت كے صاف و شفاف معارف كي پياسي ھے، زيادہ سے زيادہ عشق و معنويت سے سرشار اسلام كے اس مكتب عرفان و ولايت سے سيراب ھوسكے۔
ھميں يقين ھے، عقل و خرد پر استوار ماھرانہ انداز ميں اگر اھل بيت عصمت و طھارت كي ثقافت كو عام كيا جائے اور حريت و بيداري كے علم بردار خاندان نبوت و رسالت كي جاوداں ميراث، اپنے صحيح خدو خال ميں دنيا تك پہنچادي جائے تو اخلاق و انسانيت كي دشمن، انانيت كي شكار، سامرا جي خونخواروں كي نام نھاد تھذيب و ثقافت اور عصر حاضر كي ترقي يافتہ جھالت سے تھكي ماندي آدميت كو، امن و نجات كي دعوتوں كے ذريعہ امام عصر (عج) كي عالمي حكومت كے استقبال كے لئے تيار كيا جاسكتا ھے۔
ھم اس راہ ميں تمام علمي و تحقيقي كوششوں كے لئے محققين و مصنفين كے شكر گزار ھيں اور خود كو مؤلفين و مترجمين كا ادنٰي خدمت گار تصور كرتے ھيں۔
زير نظر كتاب، مكتب اھل بيت عليہم السلام كي ترويج و اشاعت اسي سلسلے كي ايك كڑي ھے فاضل علام حجۃ الاسلام و المسلمين "سيد احمد خاتمی" كي گراں قدر كتاب قرآن اور چھرہ نفاق كو فاضل جليل مولانا "سيد نوشاد علي نقوي خرم آبادی" نے اردو زبان ميں اپنے سے قلم آراستہ كيا ھے جس كے لئے ھم دونوں كے شكر گزار اور مزيد توفيقات كے آرزو مند ھيں۔
اس منزل ميں ھم اپنے ان تمام دوستوں اور معاونين كا بھي صميم قلب سے شكريہ ادا كرتے ھيں كہ جنھوں نے اس كتاب كے منظر عام تك آنے ميں كسي بھي عنوان سے زحمت اٹھائي ھے خدا كرے كہ ثقافتي ميدان ميں يہ ادنٰي جھاد رضائے مولٰي كا باعث قرار پائے۔ والسلام مع الكرام
مدير امور ثقافت: مجمع جھاني اھل بيت عليہم السلام

عرض مترجم
((نٓ و القلم و ما يسطرون))
ابراہيم زمن، شہنشاہيت شكن، حضرت امام خميني (رح) كي قيادت و رہبري ميں رونما ہونے والا عظيم اسلامي انقلاب جس نے افكار شرق اور سياست غرب كو تہ و بالا كر كے ركھ ديا، جس نے عالم اسلام كو نئي حيات و وقار عطا كيا، اس انقلاب كي كاميابي كے بعد، اسلامي تہذيب و تمدن، فرہنگ و ثقافت، افكار و اخلاق كو اہل جہاں تك پہونچانے كے لئے، جہاں اور اہم اسلامي ادارے وجود ميں آئے، مجمع جھاني اہل بيت عليہم السلام نے بھي صفحۂ ہستي پر قدم

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ركھا اس عالمي ادارہ كے بلند اغراض و مقاصد ميں سے ايك، معارف اھل بيت عليہم السلام كے تشنگان كو سيراب كرنا ھے، اس مقدس ھدف و مقصد كو پايہ تكميل تك پہنچانے كے لئے دنيا كي ھزاروں رائج زبانوں ميں اھل بيت اطھار عليہم السلام كے افكار و اخلاق، افعال و گفتار، رفتار و كردار كو تحريري شكل ميں پيش كيا جاتا ھے اسي رائج زبانوں ميں ايك اردو بھي ھے، اس عالمي ادارے كي طرف سے اردو زبان ميں اب تك قابل توجہ اعداد ميں كتب شائع ھوكر منظر عام پر آچكي ھيں۔

آپ كے پيش نظر كتاب "قرآن اور چھرہ نفاق" فارسي كتاب "سيماي نفاق در قرآن" كا اردو ترجمہ ھے، حقير نے تمام ھمت كے ساتھ كوشش كي ھے كہ مطلب و مفھوم كتاب كو سادے، آسان، عام فھم الفاظ ميں پيش كرے، غير مانوس اور ذھن گريز كلمات سے پرھيز كيا گيا ھے۔

يہ كتاب موضوع نفاق پر ايك جامع و كامل دستاويز ھے جو آپ كے ھاتھوں ميں ھے، يہ كتاب صاحبان ايمان كي خدمت ميں خصوصي ھديہ ھے اس لئے كہ ايمان اس وقت تك كامل نھيں ھوسكتا جب تك اجر رسالت كي ادائگي نہ ھو، اجر رسالت اس وقت تك ادا نھيں ھوسكتا جب تك اھل بيت اطھار عليہم السلام سے محبت و مودت نہ كي جائے1 ان حضرات سے محبت و مودت نھيں ھوسكتي جب تك كہ ان كے دشمنوں كي شناخت كرتے ھوئے ان سے اور ان كے افعال و كردار سے نفرت نہ كي جائے، اور يہ ممكن ھي نھيں جب تك نفاق كي آشنائي كا حصول نہ ھوجائے، اس لئے كہ نفاق كي شناخت اھل بيت اطھار عليہم السلام كے دشمنوں كي شناخت ھے۔

اگر يہ نفاق نہ ھوتا تو امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليہ السلام كا حق غصب نہ كيا گيا ھوتا، ام ابيہا فاطمہ زھرا صلوات اللہ عليہا كے شكم و بازو پر جلتا ھوا دروازہ نہ گرايا گيا ھوتا، قرۃ عين رسول اللہ صلي اللہ عيہ وآلہ وسلم امام حسن مجتبيٰ عليہ السلام كے جنازے پر تيروں كي بارش نہ ھوتي اور كربلا كے ميدان ميں "حسين مني و انا من الحسين" كا تن تنھا مصداق تين دن كا تشنہ لب شھيد نہ كيا گيا ھوتا۔

اگر نفاق كے اقدامات نہ ھوتے تو آج كرۂ ارض كي وضعيت و كيفيت كچھ اور ھوتی، جھاني و عالمي معاشرے كا رنگ و روپ كچھ اور ھي ھوتا، آج عالم اسلامي كي ذلت و پستي كي شناخت اور اعدا اسلام كي پيش قدمي اس نفاق كے عملي اقدام كا نتيجہ ھے۔

شناخت نفاق كا ما حصل اھل بيت عليہم السلام كے دشمنوں كي شناخت ھے اور ان كے دشمنوں كي شناخت تبرّا كے قالب ميں جزء فروع دين ھے، فروع دين كے اجزا كي بجا آوري تكميل ايمان كا سبب ھے۔

لہذا استاد محترم حجۃ الاسلام و المسلمين سيد احمد خاتمی دام ظلہ العالي كي كتاب "قرآن اور چھرۂ نفاق"، ايمان كو جلا، فكر كو مستحكم، عمل كو قوی، دائرہ ايمان كو وسيع كرنے كے لئے معاون و مدد گار ثابت ھوگي استاد معظم نے دقيق مطالب، شائستہ انداز، زمان و مكان سے تطابق كرتے ھوئے جامع و كامل كتاب تحرير فرمائي ھے۔

آپ آشيانۂ آل محمد عليہم السلام، مركز تشيع، بستان علم، گلشن فقاھت، حوزہ علميہ قم جمھوري اسلامي ايران كے ستارہ فروزان ھيں آپ كو علوم اسلامي ميں تجرّ حاصل ھے، علم اصول و فقہ و تفسير قرآن كے ھزاروں تربيت كردہ آپ كے شاگرد خدمات اسلام و قرآن انجام دے رھے ھيں۔

بھر حال بندہ كے لئے باعث افتخار ھے كہ ايسے عظيم المرتبت گراں قدر عالم و فاضل و جليل كي كتاب كا ترجمہ آپ كي خدمت ميں پيش كر رھا ھوں، معاني و مفاھيم كو منتقل كرنے ميں كتنا كامياب رھا ھوں وہ تو قارئين ھي بتا سكتے ھيں البتہ اس كتاب كو ادبي محك سے نہ پركھا جائے كيوں كہ كسي اديب كے ذريعہ ترجمہ شدہ نھيں، لھذا خطا و غلطي كو دامن عفو ميں جگہ ديں گے۔

سيد نوشاد علي نقوي خرم آبادی
حوزہ علميہ قم المقدسہ

مقدمہ مصنف

بصيرت و نظر، ديني معاشرے كے لئے بنيادي ترين معيار رشد و كمال ھے، ديني معاشرہ ميں فضا سازی، طلاطم آفرينی، معركہ آرائی، سخن اوّل نھيں ھوتے بلكہ سخن اوّل بصيرت و نظر ھے، دعوت حق كے لئے، بصيرت لازم ترين شرط ھے، اللہ كي طرف دعوت دھندگان كو چاھئے كہ خود كو اس صفت سے آراستہ كريں:

(قل ھذہ سبيلي ادعوا الي اللہ علي بصيرۃ انا و من اتّبعني) 2

آپ كہہ ديجئے يھي ميرا راستہ ھے، ميں بصيرت كے ساتھ خدا كي طرف دعوت ديتا ھوں، اور ميرے ساتھ ميرا اتباع

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كرنے والا بھي ھے۔
بصيرت و دانائي كثير الجهت و مختلف زوايا كي حامل ھے، خدا، نبي (ص) و امام عليہ السلام كي معرفت، قيامت كي شناخت اور وظائف سے آشنائي وغيره......
دشمن كي معرفت و، اهم ترين زاويہ بصيرت پر مشتمل ھے، اس لئے كہ قرآن ميں اكثر مقام پر خدا كي وحدانيت و عبوديت كي دعوت كے بعد يا اس كے قبل بلا فاصلہ، طاغوت سے انكار3 طاغوت سے پرهيز4 عبادت شيطان سے كناره كشى5 كي گفتگو ھے، كبھي دشمن شناختہ شده ھے، علي الاعلان، دشمني كے بيز كو اٹھائے ہوتا ھے، اس صورت ميں گرچہ دشمن سے ٹكرانے ميں بهت سي مشكلات و سختي كا سامنا ھے، ليكن فريب و اغوا كي صعوبتيں نہيں ھيں۔
ليكن كبھي دشمن ايسے لباس ايسے رسم و رواج ميں ظهور پذير هوتا ھے، جسے سماج و معاشره، مقدس سمجھتا ھے، مخالفت دين كا پرچم اٹھائے نہيں هوتا، بلكہ اپني منافقانہ رفتار و گفتار كے ذريعہ خود كو دين كا طرف دار و مروّج، دين كا پاسبان و نگهبان ظاهر كرتا ھے۔
اس حالت ميں دشمن سے مبارزه و مقابلہ كي سختي و مشكلات كے علاوه دوسري مشكلات و صعوبتيں بھي عالم وجود ميں آتي هيں، جو اصل مقابلہ و مبارزه سے كهيں زياده اور كئي برابر هوتيں هيں، اور وه مشكلات عوام فريبى، اثر گذاري اپنے هي فريق و دستہ پر هوتي ھے۔ اسي بنا پر امير المؤمنين علي عليہ السلام كي ناكثين، قاسطين، مارقين سے حرب و جنگ، ان جنگوں كي بہ نسبت سخت ترين و مشكل ترين تھي جو پيامبر عظيم الشان نے بت پرستوں و مشركوں سے كي تھي۔
اس لئے كہ مرسل اعظم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كے مد مقابل وه گروه تھے جن كا نعره تھا بت زنده باد، ليكن امام علي عليہ السلام كا ان افراد سے مقابلہ تھا جن كو بهت سے جهادوں ميں پيغمبر صلي الله عليہ وآلہ وسلم كے هم ركاب جونے كا تمغہ حاصل تھا 6 اور جانباز اسلام كهلاتے تھے7 ان افراد سے مقابلہ تھا جن كے درخشاں ماضي كو ديكھتے هوئے پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم نے تعريف و تمجيد كي تھي 8
ان افراد سے مقابلہ تھا جن كي پيشاني پر كثرت عبادت و شب زنده داري كي وجہ سے نشان پڑ گئے تھے 9 ان افراد سے مقابلہ تھا جن كي رات گئے قرائت قرآن كي دلنشين آواز كا جادو كميل جيسي عظيم هستي پر بھي اثر انداز هوگيا تھا 10
حضرت علي عليہ السلام كا مقابلہ اس نوعيت كے دشمنوں سے تھا۔ ظاهر سي بات ھے ايسے دشمنوں سے معركہ آرائى، ان كے حقيقي چهرے كي شناسائي علوي نگاه و بصيرت كا كام ھے، جيسا كہ خود آپ نے نهج البلاغہ ميں چند مقام پر اس كي تصريح بھي فرمائي ھے 11
اهم ترين زاويہ بصيرت ايسے دشمنوں كي شناخت ھے جسے قرآن كريم منافق كے نام سے ياد كرتا ھے۔
قرآن كريم ميں نفاق كے رخ كا تعارف كرانے كے سلسلے ميں كفر سے كهيں زياده اهتمام كيا گيا ھے، اس لئے كہ اسلامي معاشره كے لئے خطرات و نقصان كافروں سے كهيں زياده منافقوں سے ھے۔
خاص كر آج كے اسلامي و انقلابي معاشره كے لئے جس نے بحمد الله سر بلندي كے ساتھ اسلامي انقلاب كي چھبيس 26 بهاروں كا مشاهده كر چكا ھے اور اميد كي جاتي ھے كہ خدا كے فضل و كرم اور پيامبر عظيم الشان (ص) و اهل بيت اطهار عليهم السلام كي ارواح طيبہ كے تصدق ميں تمام مشكلات و زحمات كو حل كرتے هوئے ديني حكومت و معاشرت كا ايك عالي ترين و كامياب ترين نمونہ و معيار ثابت هوگا۔
آج بيروني دشمنوں كے ساتھ ساتھ اندروني دشمن (منافقين) تمام قدرت و طاقت كے ساتھ سعي لا حاصل ميں مصروف هيں، كہ اسلامي معاشرے كو باور اور يقين كراديں كہ ديني حكومت و نظام ناكام ھے، تاكہ پوري دنيا كے وه افراد جو قلباً اس انقلاب سے وابستہ هيں ان كو نا اميد كرسكيں۔
اس سلسلہ ميں اپني تمام توانائي صرف كرچكے هيں، جو كچھ قدرت و اختيار ميں تھا انجام دے چكے هيں، اگر اب تك كسي كام كو انجام نهيں ديا ھے، اس كا مطلب يہ نهيں كہ انجام دينا نہ چاهتے هوں بلكہ اس فعل كے عمل سے عاجز و ناتواں هيں۔
عظيم الشان اسلامي انقلاب كي اوائل كاميابي سے هي كفر كا متحد گروه خالص محمدي (ص) اسلام كہ مقابل صف آرائي ميں مشغول ھے، اور اس گروه كي عداوت ابھي تك جاري ھے۔
اس جماعت كا اسلامي انقلاب كے مقابلہ ميں صف آرا هونے كا مطلب يہ نهيں كہ ان ميں اتحاد هي اتحاد ھے، بلكہ يہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

گروہ اختلاف و افتراق کا مرکز ھے لیکن ان کا مشترك ھدف و مقصد اسلامي انقلاب سے مقابلہ کرنا ھے۔
احزاب کو اسلامي نظام سے ٹکرا دینا، بغیر درك و فھم کے قتل و غارت گري کا بازار گرم کرنا، ایران کي مسلمان ملت پر جنگ مسلط کرنا، ان کے مشترك اھداف و مقاصد کے کچھ نمونہ ھیں۔
اسلامي انقلاب کے کینہ پرور دشمنوں کا آخري حربہ انقلاب کي اصالت و بنیاد پر ثقافتي یورش کرنا ھے لیکن اب تك جس طریقہ سے ان کي سازشیں ناکام ھوتي رھي ھیں، خدا کے فضل و کرم سے یہ سازش بھي شرمندہ تعبیر نہ ھوسکے گي۔
ان سازشوں کا ناکام بنانے کے سلسلہ میں اھم ترین وسیلہ، نفاق و منافقین کي روش و طرزِ عمل کي شناخت ھے، خوش قسمتي سے قرآن مجید اس سلسلہ میں عمیق، جامع، موزون مطالب و نکات کو پیش کر رھا ھے۔
خداوند عالم کے لطف و کرم سے امید کرتا ھوں کے یہ ناچیز کتاب، اسلامي معاشرہ کے لیے دیني بصیرت و بینائي کے اضافہ کا سبب بنے گی، انشاء اللہ
(بشر المنافقین بانّ لھم عذاب الیماً) 12 آپ ان منافقین کو درد ناك عذاب کي بشارت دے دیں۔

سید احمد خاتمی - حوزہ علمیہ، قم المقدسہ

---

1. سورہ شوريٰ/ 23- (قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ في القربي)
2. سورہ یوسف /108-
3. سورہ بقرہ/ 256-
4. سورہ نحل/ 36-
5. سورہ یس/ 60-
6. جناب زبیر کے قتل کے بعد ان کي شمشیر کو امام علي علیہ السلام کے پاس لایا گیا۔ امام نے فرمایا: "سیف طالما جلي الکرب عن وجہ رسول اللہ صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم" یہ وہ شمشیر ھے جس نے رسول خدا کے چھرہ سے ھزاروں غم کو دور کئے۔ (مروج الذھب۔ ج2- ص361- سفینۃ البحار کلمہ زبر) -
7. جناب طلحہ، اکثر معرکے خصوصاً احد و خندق میں پیغمبر اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ھم رکاب و ھم کار زار تھے جنگ احد میں سر پر ضرب لگنے سے شدید زخمي و مجروح بھي ھوئے تھے۔
8. جنگ خندق کےوقت جب پیغمبر اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکوں کے حالات کي آگاھي کے لئے مجمع میں اس بات کا اعلان کیا، قریش میں سے کون ھے جو ان کي خبروں کو ھم تك پہنچائے جناب زبیر کھڑے ھوئے اور اپني آمادگي کا اظھار کیا پیامبر اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ سوال تین مرتبہ تکرار کیا اور تینوں مرتبہ جناب زبیر کھڑے ھوئے، آپ گئے اور مشرکوں کے حالات کي آگاھي پیامبر اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی، آپ نے ان کي فدا کاري کو دیکھتے ھوئے فرمایا: ھر نبي کے لئے ناصر و مددگار ھیں اور میرے ناصر و مددگار زبیر ھیں (اسد الغابہ، ج2، ص250) -
9. امام علي علیہ السلام نے ابن عباس کو خوارج کي نصیحت کے لئے بھیجا آپ نے واپس آنے کے بعد خوارج کو ان الفاظ میں توصیف کی: "لھم جباۃ قرحۃ لطول السجود و اید کثفنات الابل علیھم قمص مرخصۃ وھم مشمرون"، ان کي پیشانیوں پر کثرت عبادت سے گھٹے پڑے ھوئے ھیں حق کے لئے گرم و خشك زمین پر ھاتھ پیر رکھنے کي بنا پر اونٹ کے پیر کے مثل سخت ھوگئے ھیں، پھٹے پرانے کپڑے پہنتے ھیں لیکن قاطع و با ارادہ انسان ھیں۔
10. بحار الانوار ج33 ص399، سفینۃ البحار کلمہ (کمل) -
11. نھج البلاغہ، خطبہ/ 10/ 137/ 93-
12. سورہ نساء / 138-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فصل اوّل؛ نفاق كي اجمالي شناخت

1- نفاق شناسي كي ضرورت
2- نفاق كي لغوي و اصطلاحي معانى
3- اسلام ميں نفاق كے وجود آنے كي تاريخ

نفاق شناسي كي ضرورت

دشمن شناسي كي اهميت
صاحبان ايمان كے وظائف ميں سے ايك اهم وظيفه خصوصاً اسلامي نظام و قانون ميں دشمن كي شناخت و معرفت هے۔
اس ميں كوئي ترديد نهيں كه اسلامي نظام كو برقرار ركهنے اور اس كے استحكام، پائداري كے لئے اندروني (داخلي) و بيروني (خارجي) دشمنوں نيز، ان كے حمله ور وسائل كي شناخت لازم و ضروري هے، دشمن اور ان كے مكر و فريب كو پهچانے بغير مبارزه كا كوئي فائده نهيں، بعض اوقات دشمن كے سلسله ميں كافي بصيرت و هوشياري نه هونے كے سبب، انسان دشمن سے رهائي حاصل كرنے كے بجائے دشمن هي كي آغوش ميں پهنچ جاتا هے۔
امام جعفر صادق عليه السلام نے هر اقدام سے پهلے بصيرت و هوشياري كو بنيادي شرط بتايا هے، آپ فرماتے هيں:
((العامل علي غير بصيرة كالسائر علي غير الطريق، لا يزيده سرعة السير الا بعداً عن الطريق)) 13
بغير بصيرت و آگاهي كے عمل كو انجام دينے ولا ايسا هي هے جيسے راسته كو بغير پهچانے هوئے چلنے والا، كه اس صورت ميں اصل هدف و مقصد اور راه سے دور هوتا چلا جاتا هے۔
اسي ضرورت كي بنا پر قرآن ميں پندره سو آيات سے زياده دشمن كي شناخت كے سلسله ميں نازل هوئي هيں، خدا وند عالم ان آيات ميں، مومنين اور نظام اسلامي كے مختلف دشمنوں كي (جن و انس ميں سے) نشاندهي كي هے نيز ان كي دشمني كے انواع و اقسام حربے اور ان سے مقابله كرنے كے طور و طريقه كو بتايا هے، اور اس بات كي مزيد تاكيد كي هے كه مسلمان ان سے دور رهيں اور برائت اختيار كريں:
(يا ايها الذين آمنوا لا تتخذوا عدوي و عدوكم اولياء) 14
اے صاحبان ايمان اپنے اور ميرے دشمنوں كو دوست نه بناؤ۔
آيات قرآن كي بنا پر مومنين كے دشمنوں كو بنيادي طور پر چار نوع و گروه ميں تقسيم كيا جاسكتا هے۔

نوع اوّل: شيطان اور اس كے اهل كار
(انّ الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا) 15
يقيناً شيطان تم سب كا دشمن هے، تم بهي اسے دشمن بنائے ركهو۔
بعض قرآن كي آيات ميں، خداوند عالم نے انسان خصوصاً مومنين كے سلسله ميں شيطان كے آشكار كينے اور دشمني كو عدو مبين (آشكار دشمن) سے تعبير كيا هے، الله انسان كو منحرف كرنے والے شيطان كے مكر و فريب، حيلے كو شمار كرتے هوئے، مومنين سے چاهتا هے كے وه شيطان كے راستے پر نه چليں۔
(يا ايها الذين آمنوا لا تتبعوا خطوات الشيطان) 16
اے صاحبان ايمان شيطان كے قدم به قدم نه چلو۔

نوع دوّم: كفار
قرآن كي نظر ميں مومنين كے دشمنوں ميں ايك دشمن كفار هيں۔
(انّ الكافرين كانوا لكم عدوا مبينا) 17

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كفار تمهارے آشكار و عياں دشمن هيں۔

نوع سوم: بعض اهل كتاب

صاحبان ايمان و اسلام كے دشمنوں ميں بعض اهل كتاب خصوصاً يهودي دشمن هيں، شهادت قرآن كے مطابق، صدر اسلام سے اب تك اسلام و مسلمان كے كينہ توز، عناد پسند دشمن يهودي رهے هيں، قرآن ان سے دوستانہ روابط برقرار كرنے كو منع كرتا هے۔

(لتجدنّ اشدّ الناس عداوة للذين آمنوا اليهود) 18

يقيناً آپ مومنين كے سلسلہ ميں شديد ترين دشمن يهود كو پائيں گے۔

نوع چهارم: منافقين

قرآن مجيد نے منافقين كے اصلي خدو خال اور خصوصيت نيز ان كي خطرناك حركتوں كو اجاگر كرنے كے سلسلہ ميں بهت زياده اهتمام اور بندوبست كيا هے، تين سو سے زياده آيات ميں ان كے طرز عمل كو افشا كرتے هوئے مقابلہ كرنے كي راه اور طريقہ كو پيش كيا گيا هے۔

يہ قرآني آيتيں جو تيره سوروں كے ذيل ميں بيان كي گئي هيں بحث حاضر، قرآن ميں چهرهٔ نفاق كا اصلي محور و موضوع هيں۔

گرچہ اهل بيت اطهار عليهم السلام ارواحنا لهم الفداء كے زرين اقوال بهي روايات و احاديث كي شكل ميں تناسب مباحث كے اعتبار سے پيش كئے جائيں گے۔

قرآن ميں نفاق و منافقين

منافقين كي خصوصيت و صفات كي شناخت كے سلسلہ ميں، قرآن اكثر مقام پر جو تاكيد كر رها هے وه تاكيد كفار كے سلسلہ ميں نظر نهيں آتی، اس كي وجہ يہ هے كہ كفار علي الاعلان، مومنين كے مد مقابل هيں، اور اپني عداوت خصوصيت كا اعلانيہ اظهار بهي كرتے هيں، ليكن منافقين وه دشمن هيں جو دوستي كا لباس پهن كر اپني هي صف ميں مستقر هوتے هيں، اور اس طريقہ سے وه شديد ترين نقصان اسلام اور مسلمين پر وارد كرتے هيں، منافقين كا مخفيانہ و شاطرانہ طرز عمل ايك طرف، ظواهر كي آراستگي دوسري طرف، اس بات كا موجب بنتي هے كہ سب سے پهلے ان كي شناخت كے لئے خاص بينايي و بصيرت چاهئے، دوسرے ان كا خطره و خوف آشكار دشمن سے كهيں زياده هوتا هے۔

امير المومنين حضرت علي عليہ السلام فرماتے هيں:

"كن للعدو المكاتم اشدّ حذر منك للعدو المبارز" 19

آشكار و ظاهر دشمن كي بہ نسبت باطن و مخفي دشمن سے بهت زياده ڈرو۔

آيت الله شهيد مطهری، معاشره ميں نفاق كے شديد خطرے نيز نفاق شناسي كي اهميت كے سلسلہ ميں لكهتے هيں۔

ميں نهيں سمجهتا كہ كوئي نفاق كے خطرے اور نقصان جو كفر كے خطرے اور ضرر سے كهيں زياده شديد تر هے، ترديد كا شكار هو، اس لئے كہ نفاق ايك قسم كا كفر هي هے، جو حجاب كے اندر هے جب تك حجاب كي چلمن اٹهے اور اس كا مكروه و زشت چهره عياں هو، تب تك نہ جانے كتنے لوگ دهوكے و فريب كے شكار اور گمراه هوچكے هوں گے، كيوں مولائے كائنات امير المومنين علي عليہ السلام كي پيش قدمي كي حالت، رسول اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم سے فرق ركهتي هے، هم شيعوں كے عقيده كے مطابق امير المومنين علي عليہ السلام كا طريقۂ كار، رسول اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم سے جدا نهيں هے، كيوں پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي پيش قدمي اتني سريع هے كہ ايك كے بعد ايك دشمن شكست سے دوچار هوتے جارهے هيں، ليكن جب مولائے كائنات امير المومنين علي عليہ السلام دشمنوں كے مد مقابل آتے هيں، تو بهت هي فشار و مشكلات ميں گرفتار هوجاتے هيں، ان كو رسول اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم جيسي پيش رفت حاصل نهيں هوتی، صرف يهي نهيں بلكہ بعض مواقع پر آپ كو دشمنوں سے شكست كا بهي سامنا كرنا پڑتا هے، ايسا كيوں هے؟!

صرف اس لئے كہ پيامبر عظيم الشان كا مقابلہ كافروں سے تها اور امير المومنين عليہ السلام كا مقابلہ منافقين گروه سے تها20

سورۂ توبہ كي آيت نمبر 101 سے استفاده هوتا هے كہ كبهي چهرۂ نفاق اس قدر غازۂ ايمان سے آراستہ هوتا هے كہ پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كے لئے بهي عادي علم كے ذريعہ اس كي شناخت مشكل هوجاتي هے، الله هے جو وحي كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

وسلیہ سے اس جماعت کا تعارف کراتا ھے۔
(وممّن حولكم من الاعراب منافقون و من اهل المدينة مردوا علي النفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم سنعذّبهم مرّتين يردّون الي عذاب عظيم) 21
اور تمھارے گرد دیھاتیوں میں بھي منافقین ھیں اور اھل مدینہ میں تو وہ بھي ھیں جو نفاق میں ماھر اور سرکش ھیں تم ان کو نھیں جانتے ھو لیکن ھم خوب جانتے ھیں ھم عنقریب ان پر دھرا عذاب کریں گے اس کے بعد وہ عذاب عظیم کي طرف پلٹادئے جائیں گے۔
مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علي علیہ السلام، اسلامي معاشرہ میں نفاق کے آفات و خطرات کا اظھار کرتے ھوئے نھج البلاغہ میں فرماتے ھیں:
((ولقد قال لي رسول الله: اني لا اخاف علي امتي مومنا ولا مشركا امّا المؤمن فيمنعه الله بايمانه و امّا المشرك فيقمعه الله بشركه ولكني اخاف عليكم كل منافق الجنان، عالم اللسان يقول ما تعرفون و يفعل ما تنكرون)) 22
رسول اکرم حضرت محمد مصطفيٰ صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ھے: میں اپني امت کے سلسلہ میں نہ کسي مومن سے خوف زدہ ھوں اور نہ مشرک سے، مومن کو اللہ اس کے ایمان کي بنا پر برائي سے روک دے گا اور مشرک کو اس کے شرک کي بنا پر مغلوب کر دے گا، سارا خطرہ ان لوگوں سے ھے جو زبان کے عالم اور دل کے منافق ھیں کھتے وھي ھیں، جو تم سب پہچانتے ھو اور کرتے وہ ھیں جسے تم برا سمجھتے ھو۔
اسي نفاق کے خدو خال کي پیچیدگي کي بنا پر حضرت علي علیہ السلام کي زمام داري کي پانچ سال کي مدت میں دشمنوں سے جنگ کي مشکلات کھیں زیادہ پیامبر اسلام صلي اللہ علیہ آلہ وسلم کي مشکلات و زحمات سے تھیں۔
پیامبر عظیم الشان ان افراد سے بر سر پیکار تھے جن کا نعرہ تھا بت زندہ باد لیکن امیر المومنین حضرت علي علیہ السلام ان افراد سے مشغول مبارزہ و جنگ تھے جن کي پیشانیوں پر کثرت سجدہ کي بنا پر نشان پڑے ھوئے تھے۔
حضرت علي علیہ السلام ان افراد سے جنگ و جدال کر رھے تھے جن کي رات گئے تلاوت قرآن کي صداء دلسوز حضرت کمیل جیسي فرد پر بھي اثر انداز ھوگئي تھی23
آپ کا مقابلہ ایسے صاحبان اجتھاد سے تھا جو قرآن سے استنباط کرتے ھوئے آپ سے لڑ رھے تھے24
وہ افراد جو راہ خدا میں معرکہ و جھاد کے اعتبار سے درخشاں ماضي رکھتے تھے یھاں تک کہ بعض کو تمغہ جانبازي و فدا کاري بھي حاصل تھا، لیکن دنیا پرستي نے ان صاحبان صفات و کردار کو حق کے مقابل لاکھڑا کیا۔
پیامبر اکرم صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زبیر کو (سابقہ، فداکاري و معرکہ آرائي دیکھتے ھوئے) سیف الاسلام کے لقب سے نوازا تھا اور طلحہ جنگ احد کے جانباز و دلیر تھے، ایسے رونما ھونے والے حالات و حادثات کا مقابلہ کرنا علوي بصیرت ھي کا کام ھے۔
قابل توجہ یہ ھے کہ مولائے کائنات نے نھج البلاغہ میں ایسے افراد سے جنگ کرنے کي بصیرت و بینائي پر افتخار کرتے ھوئے فرماتے ھیں میرے علاوہ کسي بھي فرد کے اندر یہ صلاحیت نہ تھي جو ان سے مقابلہ و مبارزہ کرتا۔
((ايها الناس اني فقات عين الفتنة ولم يكن ليجتري عليها احد غيري)) 25
لوگو! یاد رکھو میں نے فتنہ کي آنکھ کو پھوڑ دیا ھے اور یہ کام میرے علاوہ کوئي دوسرا انجام نھیں دے سکتا ھے۔
قرآن مجید حکم دے رھا ھے کے اپنے آشکار و مخفي دشمنوں کو خوفزدہ کرنے کے لئے پوري طاقت سے مستعدر ھو اور طاقت حاصل کرو تاکہ تمھاري قدرت و اقتداران کي خلاف ورزي روکنے کا ذریعہ ھوجائے۔
(واعدّوا لهم ما استنطعتم من قوة و من رباط الخيل ترهبون به عدّو الله و عدوكم آخرين من دونهم لا تعلمونهم الله يعلمهم) 26
اور تم سب ان کے مقابلہ کے لئے امکاني قوت اور گھوڑوں کي صف بندي کا انتظام کرو جس سے اللہ کے دشمن اپنے دشمن اور ان کے علاوہ جن کو تم نھیں جانتے ھو اور اللہ جانتا ھے (منافقین) سب کو خوفزدہ کردو۔
اس آیت سے استفادہ ھوتا ھے کہ اسلامي نظام میں طاقت و قدرت کا حصول تجاوز و قانون کي خلاف ورزي روکنے کا وسیلہ ھے نہ تجاوز گري کا ذریعہ۔
منافقین ان افراد میں سے ھیں جو ھمیشہ اسلامي نظام و سر زمین پر تعرض و تجاوز کا خیال رکھتے ھیں لھذا نظامي و انتظامي اعتبار سے آمادگي اور معاشرہ کا صاحب بصارت و دانائي ھونا سبب ھوگا کہ وہ اپنے خیال خام سے باز رھیں، اس نکتہ کا بیان بھي ضروري ھے کہ قوت و قدرت کا حصول (آمادگي) صرف جنگ و معرکہ آرائي پر منحصر نہ ھو اگر چہ جنگ ورزم میں مستعد ھونا، اس کے ایک روشن و واضح مصادیق میں سے ھے، لیکن دشمن کي خصوصیت، اس کے حملہ اور وسائل کي شناخت و پھچان کے لئے بصیرت کا وجود، حصول قدرت و اقتدار کے ارکان میں سے ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جب كہ منافقين كا شمار خطرناك ترين دشمنوں مس ھوتا ھے لهذا، نفاق اور اس كي خصوصيت و صفات كي شناخت ان چند ضرورتوں ميں سے ايك ھے جسے عالم اسلام ھميشہ قابل توجہ قرار دے۔
اس لئے كہ ممكن ھے ھزار چھرے والے دشمن (منافق) سے غفلت ورزی، شايد اسلامي نظام و مسلمانوں كے لئے ايسي كاري ضرب ثابت ھو جو التيام و بھبود كے قابل ھي نہ ھو۔

نفاق كے لغوي و اصطلاحي معانى

لفظ نفاق كا ريشہ اور اس كے اصل
لفظ نفاق كے معنى، كفر كو پوشيده، اور ايمان كا ظاھر كرنا ھے، نفاق كا استعمال اس معني ميں پہلي مرتبہ قرآن ميں ھوا ھے، عرب ميں اسلام سے قبل اس معني كا استعمال نھيں تھا، ابن اثير تحرير كرتے ھيں:
((وھو اسم لم يعرفہ العرب بالمعني المخصوص وھو الذي يستر كفره و يظھره ايمانہ)) 27
لفظ نفاق كا اس خاص معني ميں استعمال لغت كے اعتبار سے چار احتمال ھوسكتا ھے:
پہلا احتمال: يہ ھے كہ نفاق بمعني اذھاب و اھلاك كے ھيں، جيسے (نفقت الدّابة) كہ حيوان كے برباد و ھلاك ھوجانے كے معني ميں ھے۔
نفاق كا اس معني سے تناسب يہ ھے كہ منافق اپنے نفاق كي بنا پر اس ميت كے مثل ھے جو برباد و تباه ھوجاتي ھے۔
دوسرا احتمال: نفاق ذيل عبارت سے اخذ كيا گيا ھے:
((نفقت لسلعة اذا راجت و كثرت طلابھا))
وه سامان جو بھت زياده رائج ھو اور اس كے طلب گار بھي زياده ھوں تو يھاں پر لفظ "نفق" كا استعمال ھوتا ھے، اس بنا پر اھل لغت كا اصطلاحي مفھوم سے مرتبط ھوتے ھوئے، نفاق يہ ھے كہ منافق ظاھر ميں اسلام كو رواج ديتا ھے، كيوں كہ اسلام كے طلب گار زياده ھوتے ھيں۔
تيسرا احتمال: نفاق، زمين دوز راستہ كے معني ميں استعمال ھوا ھے۔
((النفق سرب في الارض لہ مخلص الي المكان))
اس اصل كے مطابق منافق ان افراد كے مثل ھے جو خطرات كي بنا پر زمين دوز راستہ (سرنگ) ميں مخفي ھوجائے، يعني منافق بھي اسلام كے لباس كو زيب تن كركے خود كو محفوظ كرليتا ھے اگر چہ مسلمان نھيں ھوتا ھے۔
چوتھا احتمال: نفاق كا ريشہ "نافقاء" ھے، صحرائي چوھے اپنے گھر كے لئے دو راستہ بناتے ھيں ايك ظاھر و آشكار راستہ، اس كا نام "قاصعاء" ھے، دوسرا مخفي و پوشيده راستہ، اس كا نام "نافقاء" ھے، جب صحرائي چوھا خطره كا احساس كرتا ھے تو، قاصعاء سے داخل ھوكر نافقاء سے فرار كرتا ھے۔
اس احتمال كي بنا پر، منافق ھميشہ خروج كے لئے دو راستہ اپناتا ھے، ايمان پر كبھي بھي ثابت قدم نھيں رھتا اگر چہ اس كا حقيقي راستہ كفر ھے ليكن اسلام كا ظاھر كر كے اپنے كو خطرے سے بچا ليتا ھے۔
ابتدا ميں دو احتمال يعنى، نفاق بمعني ھلاك ھونے اور ترويج پانے كے سلسلے ميں علماء لغت كي طرف سے كوئي تائيد نھيں ملتي ھے، لهذا ان معاني سے اعراض كرنا چاھئے، ليكن تيسرے اور چوتھے احتمال ميں سے كون سا احتمال اساسي و بنيادي ھے اس كے لئے مزيد بحث و مباحثہ كي ضرورت ھے۔
تمام مجموعي احتمالات سے ايك نكتہ ضرور سامنے آتا ھے، وه يہ كہ نفاق كے معاني ميں دو عنصر قطعاً موجود ھے، 1: عنصر دورخی، 2:عنصر پوشيده كاری
اس بنا پر نفاق كے معاني ميں دو رخي و پوشيده كاري كا بھي اضافہ كردينا چاھئے، منافق وه ھے جو دو روئي كا حامل ھوتا ھے، اور اپني صفت كو پوشيده بھي ركھتا ھے۔

قرآن و احاديث ميں نفاق كے معانى
روايات و قرآن ميں نفاق دو معاني اور دو عنوان سے استعمال ھوا ھے:

1۔ اعتقادي نفاق
قرآن و حديث ميں نفاق كا پہلا عنوان اسلام كا ظاھر كرنا، اور باطن ميں كافر ھونا، اس نفاق كو اعتقادي نفاق سے تعبير كيا جاتا ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرآن میں جس مقام پر بھي نفاق کا لفظ استعمال ہوا ھے یہي معني منظور نظر ھے، یعني کسي فرد کا ظاھر میں اسلام کا دم بھرنا، لیکن باطن میں کفر کا شیدائي ہونا۔
سورہ منافق کي پہلي آیت اسي معني کو بیان کر رھي ھے۔
(اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله یعلم انك لرسوله والله یشهد ان المنافقون لكاذبون)
پیغمبر! یہ منافقین آپ کے پاس آتے ھیں، تو کھتے ھیں کہ ھم گواھي دیتے ھیں کہ آپ اللہ کے رسول ھیں، اور اللہ بھي جانتا ھے کہ آپ اس کے رسول ھیں لیکن اللہ گواھي دیتا ھے کے یہ منافقین اپنے قول میں جھوٹے ھیں۔
سورہ نساء میں منافقین کي باطني وضعیت اس طریقہ سے بیان کي گئي ھے۔
(و دّو لو تكفرون كما كفروا فتكونون سواء) 28
یہ منافقین چاھتے ھیں کہ تم بھي ان کي طرح کافر ھوجاؤ اور سب برابر ھوجائیں۔
اس بنیاد پر امکان ھے کہ مسلمانوں میں بعض افراد ایسے ھوں جو اسلام کا اظھار کرتے ھوں اور باطن میں دین اور اس کي حقانیت پر اعتقاد نہ رکھتے ھوں۔
لیکن ان کے اس فعل کا محرك کیا ھے؟ اس کا ذکر تاریخ نفاق کي فصل میں بیان ھوگا، اس نوعیت کے افراد کا فعل نفاق ھے اور ان کو منافق کھا جاتا ھے۔
یقیناً بعض افراد کا اسلام، جو فتح مکہ کے وقت مسلمان ھوئے تھے اسي زمرہ میں آتا ھے، مثال کے طور پر ابوسفیان کا اسلام، پیامبر عظیم الشان کے بعد کے واقعات، خصوصاً عثمان کے دورہ خلافت میں ظاھر ھوجاتا ھے کہ، ان کا اسلام چال بازي اور مکاري سے لبریز تھا، آھستہ آھستہ خلافتي ڈھانچے میں اثر و رسوخ بڑھاتے ھوئے اسلام کے پردے میں کفر ھي کي پیروي کرتے تھے، یھاں تك کہ عثمان کے عصر خلافت میں ابوسفیان، سید الشھدا حضرت حمزہ کي قبر کے پاس آکر کھتا ھے، اے حمزہ! کل جس اسلام کے لئے تم جنگ کر رھے تھے، آج وہ اسلام گیند کے مثل میري اولاد میں دست بدست ھو رھا ھے29
ابوسفیان، خلافت عثمان کے ابتدائي ایام میں خاندان بني امیہ کے اجتماع میں اپنے نفاق کا اظھار یوں کرتا ھے، خاندان تمیم وعدي (ابوبکر و عمر کے بعد) خلافت تم کو نصیب ھوئي اس سے گیند کي طرح کھیلتے رھو اور اس گیند (خلافت) کے لئے قدم، بني امیہ سے انتخاب کرو، یہ خلافت صرف سلطنت و بشر کي سرداري ھے اور جان لو کہ میں ھر گز جنت و جھنم پر ایمان نھیں رکھتا ھوں 30
جس وقت ابوبکر نے امور خلافت کو اپنے ھاتھ میں لیا ابوسفیان چاھتا تھا کہ مسلمانوں کے درمیان اختلاف و تفرقہ پیدا ھوجائے اور اسي غرض کے تحت مولائے کائنات علي ابن ابي طالب علیہ السلام سے حمایت و مساعدت کي پیشکش کرتا ھے لیکن حضرت علي علیہ السلام اس کو اچھے طریقہ سے پہچانتے تھے، پیشکش کو ٹھکراتے ھوئے فرمایا: تم اور حق کے طرفدار؟! تم تو روز اوّل ھي سے اسلام و مسلمان کے دشمن تھے آپ نے اس کي منافقانہ بیعت کے دراز شدہ دست کو رد کرتے ھوئے چھرہ کو موڑ لیا31
بھر حال اس میں کوئي شك نھیں کہ ابوسفیان ان افراد میں سے تھا جن کے جسم و روح، اسلام سے بیگانے تھے اور صرف اسلام کا اظھار کرتا تھا۔

2. اخلاقي نفاق

نفاق کا دوسرا عنوان اور معني جو بعض روایات میں استعمال ھوا ھے اخلاقي نفاق ھے، یعني دینداري کا نعرہ بلند کرنا، لیکن دین کے قانون پر عمل نہ کرنا، اس کو اخلاقي نفاق سے تعبیر کیا گیا ھے32
البتہ اخلاقي نفاق کبھي فردی اور کبھي اجتماعي پہلوؤں میں رونما ھوتا ھے، وہ فرد جو اسلام کے فردی احکام و قوانین اور اس کي حیثیت کو پامال کر رھا ھو وہ فردی اخلاقي نفاق میں مبتلا ھے اور وہ شخص جو معاشرے کے حقوق و اجتماعي احکام کو جیسا کہ اسلام نے حکم دیا ھے نہ بجالاتا ھو تو، وہ نفاق اخلاق اجتماعي سے دوچار ھے۔
فردی، نفاق اخلاق کي چند قسمیں، ائمہ حضرات کي احادیث کے ذریعہ پیش کي جارھي ھیں، حضرت علي علیہ السلام فرماتے ھیں:
((اظهر الناس نفاقاً من امر با لطاعة ولم یعمل بها ونهي عن المعصیة ولم ینته عنها)) 33 کسي فرد کا سب سے واضح و نمایاں نفاق یہ ھے کہ اطاعت (خداوند متعال) کا حکم دے لیکن خود مطیع و فرمان بردار نہ ھو، گناہ و عصیان کو منع کرتا ھے لیکن خود کو اس سے باز نھیں رکھتا۔

حضرت امام صادق عليہ السلام مرسل اعظم سے نقل كرتے ہوئے فرماتے ہيں:
((ما زاد خشوع الجسد علي ما في القلب فهو عندنا نفاق)) 34
جب كبھي جسم (ظاہر) كا خشوع، خشوع قلب (باطن) سے زيادہ ہو تو ايسي حالت ہمارے نزديك نفاق ہے۔
حضرت امام زين العابدين عليہ السلام اخلاقي نفاق كے سلسلہ ميں فرماتے ہيں:
((ان المنافق ينهي ولا ينتهي و يامر بما لا ياتي ...... يمسي وهمہ العشا وهو مفطر و يصبح وهمہ النوم ولم يسهر)) 35
يقيناً منافق وہ شخص ہے جو لوگوں كو منع كرتا ہے ليكن خود اس كام سے پرہيز نہيں كرتا ہے، اور ايسے كام كا حكم ديتا ہے جس كو خود انجام نہيں ديتا، اور جب شب ہوتي ہے تو سواء شام كے كھانے كے اسے كسي چيز كي فكر نہيں ہوتي حالانكہ وہ روزہ سے بھي نہيں ہوتا، اور جب صبح كو بيدار ہوتا ہے تو سونے كي فكر ميں رہتا ہے، حالانكہ شب بيداري بھي نہيں كرتا (يعني ہدف و مقصد صرف خواب و خوراك ہے) ۔
ذكر شدہ روايات اور اس كے علاوہ ديگر احاديث جو ان مضامين پر دلالت كرتي ہيں ان كي روشني ميں بے عمل عالم اور ريا كار شخص كا شمار انہيں لوگوں ميں سے ہے جو فردی اخلاقي نفاق سے دوچار ہوتے ہيں۔
نفاق اخلاقي اجتماعي كے سلسلہ ميں معصومين عليہ السلام سے بہت سي احاديث صادر ہوئي ہيں، چند عدد پيش كي جارہي ہيں۔
امام صادق عليہ السلام فرماتے ہيں:
((ان المنافق...... ان حدثك كذبك و ان ائتمنہ خانك وان غبت اغتابك وان وعدك اخلفك)) 36
منافق جب تم سے گفتگو كرے تو جھوٹ بولتا ہے، اگر اس كے پاس امانت ركھو تو خيانت كرتا ہے، اگر اس كي نظروں سے اوجھل رہو تو غيبت كرتا ہے، اگر تم سے وعدہ كرے تو وفا نہيں كرتا ہے۔
پيامبر عظيم الشان (ص) نفاق اخلاقي كے صفات كو بيان كرتے ہوئے فرماتے ہيں:
((اربع من كن فيہ فهو منافق وان كانت فيہ واحدة منهن كانت فيہ خصلة من النفاق من اذا حدّث كذب واذا وعد اخلف واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر)) 37
چار چيزيں ايسي ہيں كہ اگر ان ميں سے ايك بھي كسي ميں پائي جائيں تو وہ منافق ہے، جب گفتگو كرے تو جھوٹ بولے، وعدہ كرے تو پورا نہ كرے، اگر عہد و پيمان كرے تو اس پر عمل نہ كرے، جب پيروز و كامياب ہوجائے تو برے اعمال كے ارتكاب سے پرہيز نہ كرے۔
امير المومنين حضرت علي عليہ السلام فرماتے ہيں:
((كثرة الوفاق نفاق)) 38
كسي شخصي كا زيادہ ہي وفاقي اور سازگاري مزاج و طبيعت كا ہونا يہ اس كے نفاق كي علامت ہے۔
ظاہر سي بات ہے كہ صاحب ايمان ہميشہ حق كا طرف دار ہوتا ہے اور حق كا مزاج ركھنے والا كبھي بھي سب سے خاص كر ان لوگوں سے جو باطل پرست ہيں سازگار و ہمراہ نہيں ہوتا، دوسرے الفاظ ميں يوں كہا جائے، صاحب ايمان ابن الوقت نہيں ہوتا۔
نفاق اجتماعي كا آشكار ترين نمونہ اجتماعي زندگي و معاشرے ميں دور روئي اور دو زبان كا ہونا ہے، يعني انسان كا كسي كے حضور ميں تعريف و تمجيد كرنا ليكن پس پشت مذمت و برائي كرنا۔
صاف و شفاف گفتگو، حق و صداقت كي پرستارى، صاحب ايمان كے صفات ميں سے ہيں، صرف چند ايسے خاص مواقع ميں جہاں اہم حكمت اس بات كا اقتضا كرتي ہے جيسے جنگ اور اس كے اسرار كي حفاظت، افراد اور جماعت ميں صلح و مصالحت كي خاطر صدق گوئي سے اعراض كيا جاسكتا ہے39
پيامبر اكرم حضرت محمد مصطفے صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم اس نوعيت كے نفاق كے انجام و نتيجہ كے سلسلہ ميں فرماتے ہيں:
((من كان لہ وجهان في الدنيا كان لہ لسانان من نار يوم القيامة)) 40
جو شخص بھي دنيا ميں دو چہرے والا ہوگا، آخرت ميں اسے دو آتشي زبان دي جائے گي۔
امام حضرت محمد باقر عليہ السلام بھي اخلاقي نفاق كے خدو خال كي مذمت كرتے ہوئے فرماتے ہيں:
((بئس العبد يكون ذاوجهين و ذالسانين يطري اخاه شاهداً و يأكلہ غائباً ان اعطي حسده وان ابتلي خذلہ)) 41
بہت بدبخت و بد سرشت ہے، وہ بندہ جو دو چہرے اور دو زبان والا ہے، اپنے ديني بھائي كے سامنے تو تعريف و تمجيد كرتا ہے اور اس كي غيبت ميں اس كو ناسزا كہتا ہے، اگر اللہ اس كے ديني بھائي كو كچھ عطا كرتا ہے تو حسد كرتا ہے،

اگر كسي مشكل ميں گرفتار ھوتا ھے تو اس كي اھانت كرتا ھے۔

اسلام ميں وجود نفاق كي تاريخ

مشھور نظريہ

مشھور و معروف نظريہ، نفاق كے وجود و آغاز كے سلسلہ ميں يہ ھے كہ نفاق كي بنياد مدينہ ميں پڑی، اس فكر و نظر كي دليل يہ ھے كہ مكہ ميں مسلمين بھت كم تعداد اور فشار ميں تھے، لھذا كم تعداد افراد سے مقابلے كے لئے، كفار كي طرف سے منافقانہ و مخفيانہ حركت كي كوئي ضرورت نھيں تھی، مكہ كے كفار ومشركين علي الاعلان آزار و اذيت، شكنجہ ديا كرتے تھے۔

عظيم الشان پيامبر اسلام حضرت محمد مصطفي صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كے مدينہ ھجرت كرنے كي بنا پر اسلام نے ايك نئي كروٹ لی، روز بروز اسلام كے اقتدار و طاقت، شان و شوكت ميں اضافہ ھونے لگا، لھذا اس موقع پر بعض اسلام كے دشمنوں نے اسلام كي نقاب اوڑھ كر ديندارى كا اظھار كرتے ھوئے اسلام كو تباہ و نابود كرنے كي كوشش شروع كردی، اسلام كا اظھار اس لئے كرتے تھے تاكہ اسلام كي حكومت و طاقت سے محفوظ رہ سكيں، ليكن باطن ميں اسلام كے جگر خوار و جاني دشمن تھے، يہ نفاق كا نقطہ آغاز تھا، خاص كر ان افراد كے لئے جن كي علمداري اور سرداري كو شديد جھٹكا لگا تھا، وہ كچھ زيادہ ھي پيامبر اكرم اور ان كے مشن سے عناد و كينہ ركھنے لگے تھے۔

عبد اللہ ابن ابي انھي منافقين ميں سے تھا، رسول اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كے مدينہ ھجرت كرنے سے قبل اوس و خزرج مدينہ كے دو طاقتور قبيلہ كي سرداري اسے نصيب ھوني تھی، ليكن بد نصيبي سے واقعۂ ھجرت پيش آنے كي بنا بر سرداري كے يہ تمام پروگرام خاكستر ھوكر رہ گئے، بعد ميں گر چہ اس نے ظاھراً اسلام قبول كرليا، ليكن رفتار و گفتار كے ذريعہ، اپنے بغض و كينہ، عناد و عداوت كا ھميشہ اظھار كرتا رھا، يہ مدينہ ميں جماعت نفاق كا رئيس و افسر تھا، قرآن مجيد كي بعض آيات ميں اس كي منافقانہ اعمال و حركات كي نشاندھي كي گئي ھے۔

جب پيامبر اكرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم مدينہ ميں وارد ھوئے۔ اس نے پيامبر عظيم الشان (ص) سے كھا: ھم فريب ميں پڑنے والے نھيں، ان كے پاس جاؤ جو تم كو يھاں لائے ھيں اور تم كو فريب ديا ھے، عبد اللہ ابن ابي كي اس ناسزا گفتگو كے فوراً بعد ھي سعد بن عبادہ رسول اسلام كي خدمت ميں حاضر ھوئے عرض كي آپ غمگين و رنجيدہ خاطر نہ ھوں، اوس و خزرج كا ارادہ تھا كہ اس كو اپنے اپنے قبيلہ كا سردار بنائيں گے، ليكن آپ كے آنے سے حالات يكسر تبديل ھوچكے ھيں، اس كي فرمان روائي سلب ھوچكي ھے، آپ ھمارے قبيلے خزرج ميں تشريف لائيں، ھم صاحب قدرت اور باوقار افراد ھيں42

اس ميں كوئي شك نھيں كہ نفاق كا مبدا ايك اجتماعي و معاشرتي پروگرام كے تحت مدينہ ھے، نفاقِ اجتماعي كے پروگرام كي شكل گيري كا اصل عامل حق كي حاكميت و حكومت ھے، جو پھلي مرتبہ مدينہ ميں تشكيل ھوئی، پيامبر عظيم الشان كا مدينہ ميں وارد ھونا و اسلام كا روز بروز قوي و مستحكم ھونا باعث ھوا كہ منافقين كي مرموز حركات وجود ميں آئيں، البتہ منافقين كي يہ خيانت كارانہ حركتيں پيامبر اكرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كي جنگوں ميں زيادہ قابل لمس ھيں۔

قرآن مجيد ميں بطور صريح جنگ بدر، احد، بني نظير، خندق و تبوك نيز مسجد ضرار كے سلسلہ ميں منافقين كي سازشيں بيان كي گئي ھيں۔

مدينہ ميں جماعت نفاق كے منظّم و مرتب پروگرام كے نمونے، غزوہ تبوك كے سلسلہ ميں پيامبر اكرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كے لئے مشكلات كھڑي كرنا، مسجد ضرار كي تعمير كے لئے، چال بازي و شعبدہ بازي كا استعمال كرنا۔

پيامبر اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كا غزوۂ تبوك كے لئے اعلان كرنا تھا كہ منافقين كي حركات ميں شدت آگئی، غزوہ تبوك كے سلسلہ ميں منافقانہ حركتيں اپنے عروج پر پھنچ چكي تھيں، مدينہ سے تبوك كا فاصلہ تقريباً ايك ھزار كيلو ميٹر تھا، موسم بھي گرم تھا، محصول زراعت و باغات كے ايام تھے، اس جنگ ميں مسلمانوں كي مدّ مقابل روم كي سوپر پاور حكومت تھی، يہ تمام حالات منافقين كے فيور (موافق) ميں تھے، تاكہ زيادہ سے زيادہ افراد كو جنگ پر جانے سے روك سكيں، اور انھوں نے ايسا ھي كيا۔

منافقين كے ايك اجتماع ميں جو سويلم يھودي كے يھاں برپا ھوا تھا، جس ميں منافق جماعت كے بلند پايہ اركان موجود تھے، طے يہ ھوا كہ مسلمانوں كو روم كي طاقت و قوت كا خوف دلايا جائے، ان كے دلوں ميں روم كي ناقابل تسخير فوجي طاقت كا رعب بٹھايا جائے۔

اس جلسہ اور اھداف كي خبر پيامبر اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كو پھنچی، آپ نے اسلام كے خلاف اس سازشي مركز كو

ختم نيز دوسروں كي عبرت كے لئے حكم ديا، سويلم كے گھر كو جلاديا جائے آپ نے اس طريقہ سے ايك سازشي جلسہ نيز ان كے اركان كو متفرق كر كے ركھ ديا 43
مسجد ضرار كي تعمير كے سلسلہ ميں نقل كيا جاتا ھے كہ منافقين ميں سے كچھ افراد رسول اكرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كي خدمت ميں حاضر ھوئے، ايك مسجد قبيلۂ بني سالم كے درميان مسجد قبا كے نزديك بنانے كي اجازت چاھی، تاكہ بوڑھے، بيمار اور وہ جو مسجد قبا جانے سے معذور ھيں خصوصاً باراني راتوں ميں، وہ اس مسجد ميں اسلامي فريضہ اور عبادت الھي كو انجام دے سكيں، ان لوگوں نے تعمير مسجد كي اجازت حاصل كرنے كے بعد رسول اكرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم سے افتتاح مسجد كي درخواست بھي كی، آپ نے فرمايا: ميں ابھي عازم تبوك ھوں واپسي پر انشاء اللہ اس كام كو انجام دوں گا، تبوك سے واپسي پر ابھي آپ مدينہ ميں داخل بھي نہ ھوئے تھے كہ منافقين آپ كي خدمت ميں حاضر ھوئے اور مسجد ميں نماز پڑھنے كي خواھش ظاھر كی، اس موقع پر وحي كا نزول ھوا44 جس نے ان كے افعال و اسرار كي پول كھول كر ركھدی، پيامبر اكرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم نے مسجد ميں نماز پڑھنے كے بجائے تخريب كا حكم ديا تخريب شدہ مكان كو شھر كے كوڑے اور گندگي ڈالنے كي جگہ قرار ديا۔
اگر اس جماعت كے فعل كي ظاھري صورت كا مشاھدہ كريں تو پيامبر صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كے ايسے حكم سے حيرت ھوتي ھے ليكن جب اس قضيہ كے باطني مسئلہ كي تحقيق و جستجو كريں تو حقيقت سامنے آتي ھے، يہ مسجد جو خراب ھونے كے بعد مسجد ضرار كے نام سے مشھور ھوئی، ابو عامر كے حكم سے بنائي گئي تھی، يہ مسجد نھيں بلكہ جاسوسي اور سازشي مركز تھا، اسلام كے خلاف جاسوسي و تبليغ اور مسلمانوں كے درميان تفرقہ ايجاد كرنا اس كے اھداف و مقاصد تھے۔
ابو عامر مسيحي عالم تھا زمانۂ جاھليت ميں عبّاد و زھّاد ميں شمار ھوتا تھا اور قبيلۂ خزرج ميں وسيع عمل و دخل ركھتا تھا، جب مرسل اعظم نے مدينہ ھجرت فرمائي مسلمان آپ كے گرد جمع ھوگئے خصوصاً جنگ بدر ميں مسلمانوں كي مشركوں پر كاميابي كے بعد اسلام ترقي كرتا چلا گيا، ابو عامر جو پھلے ظھور پيامبر (ص) كا مژدہ سناتا تھا جب اس نے اپنے اطراف و جوانب كو خالي ھوتے ديكھا تو اسلام كے خلاف اقدام كرنا شروع كرديا، مدينہ سے بھاگ كر كفار مكہ اور ديگر قبائل عرب سے، پيامبر اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كے خلاف مدد حاصل كرني چاھی، جنگ احد ميں مسلمانوں كے خلاف پروگرام مرتب كرنے ميں اس كا بڑا ھاتھ تھا، دونوں لشكر كي صفوں كے درميان ميں خندق كے بنائے جانے كا حكم اسي كي طرف سے تھا، جس ميں پيامبر اكرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم گر پڑے آپ كي پيشاني مجروح ھوگئي دندان مبارك ٹوٹ گئے، جنگ احد كے تمام ھونے كے بعد، باوجود اس كے كہ مسلمان اس جنگ ميں كافي مشكلات و زحمات سے دوچار تھے، اسلام مزيد ارتقاء كي منزليں طے كرنے لگا صدائے اسلام پھلے سے كھيں زيادہ بلند ھونے لگي ابو عامر، يہ كاميابي و كامراني ديكھ كر مدينہ سے بادشاہ روم ھرقل كے پاس گيا تاكہ اس كي مدد سے اسلام كي پيش رفت كو روك سكے، ليكن موت نے فرصت نہ دي كہ اپني آرزو و خواھش كو عملي جامہ پھنا سكے، ليكن بعض كتب كے حوالہ سے كھا جاتا ھے، كہ وہ بادشاہ روم سے ملا اور اس نے حوصلہ افزا وعدے بھي كئے۔
اس نكتہ كو بيان كر دينا بھي ضروري ھے كہ اس كي تخريبي حركتيں اور عناد پسند طبيعت كي بنا پر پيامبر اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم نے اسے فاسد كا لقب دے ركھا تھا، بھر حال اس كے قبل كہ وہ واصل جھنم ھوا، ايك خط مدينہ كے منافقين كے نام تحرير كيا جس ميں لشكر روم كي آمد اور ايك ايسے مكان و مقام كي تعمير كا حكم تھا جو اسلام كے خلاف سازشي مركز ھو، ليكن چونكہ ايسا مركز منافقين كے بنانا چنداں آسان نھيں تھا لھذا انھوں نے مصلحتاً معذوروں، بيماروں، بوڑھوں كي آڑ ميں مسجد كي بنياد ڈال كر ابو عامر كے حكم كي تعميل كی، مركز نفاق مسجد كي شكل ميں بنايا گيا، مسجد كا امام جماعت ايك نيك سيرت جوان بنام مجمع بن حارثہ كو معين كيا گيا، تاكہ مسجد قبا كے نماز گزاروں كي توجہ اس مسجد كي طرف مبذول كي جاسكے، اور وہ اس ميں كسي حد تك كامياب بھي رھے، ليكن اس مسجد كے سلسلہ ميں آيات قرآن كے نزول كے بعد پيامبر اكرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم نے اس مركز نفاق كو خراب كرنے كا حكم دے ديا 45،تاريخ كا يہ نمونہ جسے قرآن بھي ذكر كر رھا ھے منافقين كي مدينہ ميں منظّم كار كردگي كا واضح ثبوت ھے۔

مشھور نظريہ كي تحقيق

مشھور نظريہ كے مطابق نفاق كا آغاز مدينہ ھے، اور نفاق كا وجود، حكومت و قدرت سے خوف و ھراس كي بنا پر ھوتا ھے، اس لئے كہ مكہ كے مسلمانوں ميں قدرت و طاقت والے تھے ھي نھيں، لھذا وھاں نفاق كا وجود ميں آنا بے معني تھا، صرف مدينہ ميں مسلمان صاحب قدرت و حكومت تھے لھذا نفاق كا مبداء مدينہ ھے۔
ليكن نفاق كي بنياد صرف حكومت سے خوف و وحشت كي بنا پر جو اس كے لئے كوئي دليل نھيں ھے، بلكہ اسلام ميں

منصب و قدرت كے حصول كي طمع بهي نفاق كے وجود ميں آنے كا عامل هوسكتي هے، لهذا، نفاق كي دو قسم هوني چاهئے:
1۔ نفاقِ خوف: ان افراد كا نفاق جو اسلام كي قدرت و اقتدار سے خوف زده هوكر اظهار اسلام كرتے هوئے اسلام كے خلاف كام كيا كرتے تهے۔
2۔ نفاقِ طمع: ان افراد كا نفاق جو اس لالچ ميں اسلام كا دم بهرتے تهے كہ اگر ايك روز اسلام صاحب قدرت و سطوت هوا، تو اس كي زعامت و مناصب پر قابض هوجائيں يا اس كے حصّہ دار بن جائيں۔
نفاق بر بناء خوف كا سر چشمہ مدينہ هے، اس لئے كہ اهل اسلام نے قدرت و اقتدار كي باگ ڈور مدينہ ميں حاصل كيا۔
ليكن نفق بر بناء طمع و حرص كا مبداء و عنصر مكہ هونا چاهئے، عقل و فكر كي بنا پر بعيد نهيں هے كہ بعض افراد روز بروز اسلام كي ترقى، اقتصادي اور سماجي بائيكاٹ كے باجود اسلام كي كامیابى، مكرر رسول اعظم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي طرف سے اسلام كے عالمي هونے والي خوش خبري وغيره كو ديكھتے هوئے دور انديش هوں، كہ آج كا ضعيف اسلام كل قوت و طاقت ميں تبديل هوجائے گا، اسي دور انديشي و طمع كي بنا پر اسلام لائے هوں، تاكہ آئنده اپنے اسلام كے ذريعہ اسلام كے منصب و قدرت كے حق دار بن جائيں۔
اس مطلب كا ذكر ضروري هے كہ منافق طمع كے افعال و كاركردگي منافق خوف كي فعاليت و كاركردگي سے كافي جدا هے، منافق خوف كي خصوصيت خراب كارى، كار شكنى، بيخ كنى، اذيت و تكليف سے دوچار كرنا هے، جب كہ منافق طمع ايسا نهيں كرتا، بلكہ وه ايك تحريك كي كامیابي كے سلسلہ ميں كوشش كرتے هيں، تاكہ وه تحريك ايك شكل و صورت ميں تبديل هوجائے، اور يہ قدرت كي نبض اور دهڑكن كو اپنے هاتهوں ميں لے سكيں، منافق طمع صرف وهاں تخريبي حركات كو انجام ديتے هيں جهاں ان كے بنيادي منافع خطرے ميں پڑجائيں۔
اگر هم نفاق طمع كے وجود كو مكہ قبول كريں، تو اس كي كوئي ضرورت نهيں كہ نفاق كا وجود اور اس كے آغاز كو مدينہ تسليم كيا جائے۔
جيسا كہ مفسر قرآن علامہ طباطبائي (رح) اس نظريہ كو پيش كرتے هيں46، آپ ايك سوال كے ذريعہ كو مذكوره مضمون كي تائيد كرتے هوئے فرماتے هيں، باوجوديكہ اس قدر منافقين كے سلسلہ ميں آيات، قرآن ميں موجود هيں، كيوں پيامبر اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي وفات كے بعد منافقين كا چرچا نهيں هوتا، منافقين كے بارے ميں كوئي گفتگو اور مذاكرات نهيں هوتے، كيا وه صفحہ هستي سے محو هوگئے تهے؟ كيا پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي وفات كي بنا پر منتشر اور پراكنده هوگئے تهے؟ يا اپنے نفاق سے توبہ كرلي تهى؟ يا اس كي وجہ يہ تهي كہ پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي وفات كے بعد صاحبان نفاق طمع، صاحبان نفاق خوف كا تال ميل هوگيا تها، اپني خواهشات و حكمت عملي كو جامۂ عمل پهنا چكے تهے، اسلام كي حكومت و ثروت پر قبضہ كر چكے تهے اور بہ بانگ دهل يہ شعر پڑھ رهے تهے:
((لعبت هاشم بالملك فلا خبر جاء ولا وحي نزل))
خلاصۂ بحث يہ هے كہ نفاق اجتماعي ايك منظّم تحريك كے عنوان سے مدينہ ميں ظهور پذير هوا، ليكن نفاق فردى جو بر بناء طمع و حرص عالم وجود ميں آيا هو اس كو انكار كرنے كي كوئي دليل نهيں، اس لئے كہ اس نوعيت كا نفاق مكہ ميں بهي ظاهر هوسكتا تها، وه افراد جو پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كے دستور و حكم سے سر پيچي كرتے تهے، ان ميں بعض وه تهے جو مكہ ميں مسلمان هوئے تهے، يہ وهي منافق تهے جو طمع و حرص كي بنا پر اسلام كا اظهار كرتے تهے۔

مرض نفاق اور اس كے آثار
نفاق، قلب اور دل كي بيماري هے، قرآن كي آيات اس باريكي كي طرف توجہ دلاتي هيں، پاكيزه قلب خدا كا عرش اور الله كا حرم هے47، اس ميں الله كے علاوه كسي اور كا گذر نهيں هے، ليكن مريض و عيب دار دل، غير خدا كي جگہ هے هوا و هوس سے پر دل شيطان كا عرش هے، قرآن مجيد صريح الفاظ ميں منافقين كو عيب دار اور مريض دل سمجهتا هے:
(في قلوبهم مرض) 48
نفاق جيسي پُر خطر بيماري ميں مبتلا افراد، بزرگترين نقصان و ضرر سے دوچار هوتے هيں، اس لئے كہ آخرت ميں نجات صرف قلب سليم (پاكيزه) كے ذريعہ هي ميسر هے، هوا و هوس سے پر، غير خدا كا محبّ و غير خدا سے وابستہ دل نجات كا سبب نهيں۔
(يوم لا ينفع مال ولا بنون الا من اتي الله بقلب سليم) 49

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس دن مال اور اولاد کام نهيں آئيں گے۔ مگر وه جو قلب سليم کے ساتھ الله کي بارگاه ميں حاضر هو۔
قرآن مجيد اس مرض و بيماري کي شناخت و واقفيت کے سلسله ميں کچھ مفيد نکات کا ذکر کر رها هے، تمام مسلمانوں کو ان نکات کي طرف توجه ديني چهاهئے تاکه اپنے قلب و دل کي صحت و سلامتي و نيز مرض کو تشخيص دے سکيں، نيز ان نکات کے ذريعه معاشرے کے غير سليم و نادرست قلوب کي شناسائي کرتے هوئے ان کے مراکز فساد و فتنه سے مبارزه کرسکيں۔
ايك سرسري جائزه ليتے هوئے آياتِ قرآني جو منافقين کي شناخت ميں نازل هوئي هيں ان کو چند نوع ميں تقسيم کيا جاسکتا هے۔
وه آيات جو اسلامي معاشرے ميں منافقين کي سياسي و اجتماعي روش و طرز کو بيان کرتي هيں، وه آيات جو منافقين کي فردی خصوصيت نيز ان کي نفسياتي شخصيت و عادت کو رونما کرتي هيں، وه آيات جو منافقين کي ثقافتي روش و طرز عمل کو اجاگر کرتي هيں، وه آيات جو منافقين سے مبارزه و رفتار کے طور و طريقه کو پيش کرتي هيں۔
پهلي نوع کي آيات ميں منافقين کي سياسي و معاشرتي اسلوب، اور دوسري نوع کي آيات ميں منافقين کي انفرادي و نفسياتي بيماري کي علامات کا ذکر هے اور تيسري نوع کي آيات ميں منافقين کي کفر و نفاق کے مرض کو وسعت دينے نيز اسلام کو تباه و برباد کرنے کے طريقے کو بيان کيا گيا هے، چوتهي نوع کي آيات ميں منافقين کي کار کردگي کو بے اثر بنانے کے طريقۂ کار کو پيش کيا گيا هے، اگر چه قرآن ميں جو آيات منافقين کے سلسله ميں آئي هيں وه ان کي اعتقادي نفاق کو بيان کرتي هيں، مگر جو آيات منافقين کي خصوصيت و صفات کو بيان کرتي هيں وه ان کي منافقانه رفتار و گفتار کو پيش کر رهي هيں خواه اعتقادي هوں يا نه هوں منافقين کے جو خصائص بيان کئے گئے هيں، منافقانه رفتار و گفتار کي شناخت کے لئے معيار و پيمانه قرار دئے گئے هيں، اس کے مطابق جو فرد يا جماعت بهي اس نوع و طرز کي رفتار و روش کي حامل هوگي اس کا شمار منافقين ميں هوگا۔

---

13. اصول کافی، ج1، ص43۔
14. سوره ممتحنه/ 1۔
15. سوره فاطر/ 6۔
16. سوره نور/ 21۔
17. سوره نساء/ 101۔
18. سوره مائده/ 82۔
19. شرح نهج البلاغه، ابن ابي الحديد، ج20 ص311۔
20. مسئله نفاق: بنابر نقل نفاق يا کفر پنهان، ص52۔
21. سوره توبه/ 101۔
22. نهج البلاغه، نامه27۔
23. بحار الانوار، ج33، ص399۔
24. سفينة البحار، ج1، ص380۔
25. نهج البلاغه، خطبه93۔
26. سوره انفال/60۔
27. نهاية، ابن اثير، بحث "نفق" و نيز: لسان العرب، ج10، ص359۔
28. سوره نساء/ 89۔
29. قاموس الرجال، ج10، ص89۔
30. الاصابه، ج4، ص88۔
31. تفسير سوره توبه و منافقون۔
32. يقيناً اخلاق کي يه حالتيں، رذائل کے اجزا ميں سے هے ليکن يه که عادت رذيله روايات ميں نفاق پر اطلاق هوتي هے يا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نهيں يہ وہ موضوع هے جسے اجاگر هونا چاهئے علامہ مجلسي بحار الانوار ج72 ص108 ميں اس نظريہ كي تائيد كرتے هيں كہ روايات ميں اسي معني ميں استعمال هوا هے، اصول كافی ج2 ميں ايك باب صفت النفاق و المنافق هے اس باب كي اكثر احاديث انفرادي، اجتماعي اخلاقي نفاق كے سلسلہ ميں بيان كي گئي هے يہ خود دليل هے كہ نفاق روايات ميں اس خاص معني (نفاق اخلاقي) جس كا ميں نے اشارہ كيا هے استعمال هوا هے۔

33. غرور الحكم، حديث 3214۔

34. اصول كافی، ج2، ص396۔

35. اصول كافی، ج2، ص396۔

36. المحجۃ البيضاء، ج5، ص282۔

37. خصال شيخ صدوق، ص254۔

38. ميزان الحكمت، ج8، ص3343۔

39. غيبت و كذب سے مستثنٰي موارد كے سلسلہ ميں اخلاقي و فقهي كتب جيسے جامع السعادات اور مكاسب كي طرف مراجعہ كريں۔

40. المحجۃ البيضاء، ج5، ص280۔

41. المحجۃ البيضاء، ج5، ص282۔

42. علام الورى، ص44، بحار الانوار، ج19 ص108۔

43. سيرت ابن حشام، ج2، ص517، منشور جاويد قرآن، ج4، ص112۔

44. سورہ توبہ، 107 كے بعد كي آيتيں۔

45. مجمع البيان، ج3، ص72۔

46. تفسير الميزان، ج19 ص287 تا 290، سورہ منافقون كي آيات 1/ 8 كے ذيل ميں۔

47. "قلب المؤمن عرش الرحمن" بحار الانوار، ج58، ص39۔ "القلب حرم الله فلا تسكن حرم الله غير الله" بحار الانوار، ج70، ص25۔

48. سورہ بقرہ/ 10، مائدہ/52 ، توبہ/ 125، محمد/ 20- 29: بعض آيات ميں (في قلوبهم مرض) كے همراہ منافقون كا بهي ذكر كيا گيا هے، جيسے سورہ انفال كي آيت نمبر 49 و سورہ احزاب كي آيت نمبر 12 (اذا يقول المنافقون والذين في قلوبهم مرض) يهاں يہ سوال سامنے آتا هے كہ بيمار دل والے منافق هي هيں يا ان كے علاوہ دوسرے افراد، علامہ طباطبائي (رح) تفسير الميزان، ج15، ص286، ج9، ص99، ميں ان دونوں كو الگ الگ شمار كرتے هيں، آپ كا كهنا هے كہ بيمار دل والوں سے مراد ضعيف الاعتقاد مسلمان هيں، اور منافقين وہ هيں جو ايمان و اسلام كا اظهار كرتے هيں ليكن باطن ميں كافر هيں، بعض مفسرين كي نظر ميں، بيمار دل صفت والے افراد منافق هي هيں، نفاق كے درجات هيں، نفاق كا آغاز قلب و دل كي كجي اور روح كي بيماري سے شروع هوتا هے، اور آهستہ آهستہ پايۂ تكميل كو پهنچتا هے، ليكن ميرے خيال ميں منافقون، و (والذين في قلوبهم مرض) دو مترادف الفاظ كے مثل هيں جيسے فقير و مسكين، اگر يہ دو لفظ ساتھ ميں استعمال هو تو هر لفظ ايك مخصوص معني كا حامل هوگا، ليكن اگر جدا استعمال هوتو دونوں كے معني ايك هي هوں گے، اس بنا پر وہ آيات جس ميں لفظ منافقون و (في قلوبهم مرض) ايك ساتھ استعمال هوئے هيں، دونوں كے مستقل معني هيں، منافقون يعني اسلام كا اظهار و كفر كا پوشيدہ ركهنا، و (في قلوبهم مرض) يعني ضعيف الايمان يا آغاز نفاق، ليكن جب (في قلوبهم مرض) كا استعمال جدا هو تو اس سے مراد منافقين هيں، كيوں كہ منافقين وهي هيں جو (في قلوبهم مرض) كے مصداق هيں،

49. سورہ شعراء/ 88 و 89۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

فصل دوّم؛ منافقين كي سياسي خصائص

1- اغيار پرستی
2- ولايت ستيزی
3- منافقين كي دوسري سياسی خصوصيتيں

اغيار پرستی

اغيار سے سياسی روابط اور اس كے ضوابط و اصول
قرآن مجيد كے شديد منع كرنے كے باوجود منافقين كي سياسی رفتار كي اهم خصوصيت، اغيار سے دوستي و رابطہ كا هونا هے، اس بحث ميں وارد هونے، اور ان آيات قرآني كي تحقيق كرنے سے قبل، جو منافقين كي اغيار پرستی و دوستي كو بر ملا كرتي هيں ضروري هے كہ هم بطور اجمال اغيار سے سياسی رابطہ و رفتار كے اصول جو اسلام نے پيش كي هيں، بيان كرديں، تاكہ اغيار سے رابطہ اور رفتار كے قوانين و نظريہ كي روشني ميں منافقين كے اعمال و رفتار كا تجزيہ كيا جاسكے۔

اصل اوّل: شناخت اغيار
جيسا كہ اس سے قبل عرض كيا جاچكا هے نظام و حكومت اسلامي كے كاركنان كا اهم ترين وظيفہ دشمن كي شناخت و پهچان هے، قرآن كي مكرر و دائمي نصيحت يہ هے كہ اپنے دشمن كو پهچانو، ان كے مقاصد و اهداف كو سمجهو، تاكہ ان سے صحيح مقابلہ كرتے هوئے ان كي كاميابي كے لئے سد راہ بن جاؤ۔
قرآن كريم كي بهت زيادہ آيتيں اغيار كي صفات و خواهشات كو بيان كر رهي هيں، تاكہ صاحبان ايمان دشمن و اغيار كي شناخت كے لئے ايك معيار پيمانہ قائم كرسكيں، قرآن كريم اغيار كے سلسلہ ميں جو صفتيں اور علامتيں بيان كر رها هے، ايك خاص عصر و زمان سے مرتبط و محدود نهيں هے، بلكہ هر زمان و مكان ميں ان كي سيرت و كردار كو پركهنے كي كسوٹي هے، قرآن كي روشني ميں بطور اختصار اغيار كي سات خصوصيتيں ذكر كي جارهي هيں۔

1- رجعت و عقب نشيني كي آرزو ركهنا
اغيار كي خواهش مومنين كو رجعت يعني اسلام سے قبل كي ثقافت و كلچر كي طرف پلٹانے كي هوتي هے، دشمنان اسلام كي دلي تمنا هوتي هے كہ، مومنين شرك و كفر كے زمانہ كي طرف پلٹ جائيں، مومنين سے اسلامي تهذيب و اقدار كو چهين ليں:
(ودّوا لو تكفرون كما كفروا فتكونون سواء) 50
منافقين چاهتے هيں كہ تم بهي ان كي طرح كافر هوجاؤ اور سب برابر هوجائيں۔
(ولا يزالون يقاتلونكم حتي يردّوكم عن دينكم ان استطاعوا) 51
يہ كفار برابر تم لوگوں سے جنگ كرتے رهيں گے، يهاں تك كہ ان كے بس ميں هو تو تم كو تمهارے دين سے پلٹاديں۔
قرآن كي نظر ميں كفار اور بعض اهل كتاب مومنين سے عداوت و دشمني ركهتے هوئے ان كو كفر و جاهليت كي طرف پلٹانا چاهتے هيں:
(يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردّوكم علي اعقابكم فتنقلبوا خاسرين) 52
اے ايمان والو! اگر تم كفر اختيار كرنے والوں كي اطاعت كرو گے تو يہ تمهيں گزشتہ زمانہ كي طرف پلٹا لے جائيں گے، اور سر انجام تم خود هي خسارہ و نقصان اٹهانے والوں ميں هوگے۔
(ودّ كثير من اهل الكتاب لو يردّونكم من بعد ايمانكم كفار حسداً من عند انفسهم من بعد ما تبين لهم الحق) 53
بهت سے اهل كتاب حسد كي بنا پر يہ چاهتے هيں كہ تمهيں ايمان كے بعد كافر بناديں حالانكہ حق ان پر بالكل واضح و آشكار هوچكا هے۔

2. اسلامي اصول و اقدار سے انحراف كي تمنا كرنا
دشمن كي ايك اهم خواهش يہ هوتي هے كہ اسلامي حكومت اور مومنين، اسلامي اصول و اقدار سے رو گرداں و منحرف هوجائيں، مومنين سے اسلامي اصول اور اس كے اقدار پر سودا كرنے كے خواهش مند هوتے هيں:
(ودّوا لو تدهن فيہ هنون) 54
يہ چاهتے هيں كہ آپ تهوڑا نرم (حق كي راه سے منحرف) هوجائيں تاكہ وه بهي نرم هوجائيں۔
اسلامي حكومت ميں الهي سياست گزار كو صرف اپني شرعي ذمہ داري و فرائض كا خيال ركهنا هوتا هے، ان كے پروگرام ميں سر فهرست الهي مقاصد اور اصولوں كي حفاظت مقصود هوتي هے، ان كے طريقۂ كار ميں اصولي و بنيادي مسائل پر سودا گري اور ساز باز كا كوئي مفهوم نهيں هوتا هے۔
ليكن دنياوي اور ماده پرست سياست گزار كا هدف و مقصد صرف حكومت و استعماريت هوتا هے ان كي سياست كي بساط، اصول كي سودا گري و ساز و باز پر هوتي هے وهي سياست كہ جس كا معاويہ شيدائي تها ليكن مولائے كائنات علي ابن ابي طالب عليہ السلام شدت سے مخالف تهے، آپ اس طريقۂ كار كو شيطنت و مكر و فريب سمجهتے تهے۔
حضرت علي عليہ السلام ايسي پست سياست و طرز عمل سے دور تهے، وه لوگ جو معاويہ كي حركات كو زيركي و دانائي تصور كرتے تهے، امام علي عليہ السلام ان كے جواب ميں فرماتے هيں:
((و الله ما معاوية با دهٰي مني و لكنہ يغدر و يفجر ولو لا كراهية الغدر لكنت منّي ادهيٰ الناس)) 55
خدا كي قسم! معاويہ مجهہ سے زياده هوشيار و صاحب هنر نهيں هے، ليكن وه مكر و فريب اور فسق و فجور كا ارتكاب كرتا هے، اگر مجهے مكر و فريب نا پسند نہ هوتا تو مجهہ سے زياده هوشيار كوئي نهيں تها۔
امير المومنين حضرت علي عليہ السلام اپني مختصر مدت حكومت و خلافت ميں بعض قريبي اصحاب كي نصيحت و مشوره كے باوجود هرگز اسلامي اصول سے انحراف و سودا گري كو قطعاً قبول نهيں كرتے تهے، بعض صاحبان تفسير ابن عباس سے نقل كرتے هيں، يهودي مذهب كے بزرگان ايك نزاع كے سلسلہ ميں رسول اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كو اسلامي اصول سے منحرف كرنے كي غرض سے آپ كي خدمت ميں آئے، اور اپني آرزؤں كو اس انداز سے پيش كيا، هم يهودي قوم و مذهب كے اشراف و عالم هيں اگر هم آپ پر ايمان لے آئيں گے، تو تمام يهودي هم لوگ كي پيروي كرتے هوئے آپ پر ايمان لے آئيں گے، ليكن همارے ايمان لانے كي شرط يہ هے كہ آپ اس نزاع ميں همارے فائدے و حق ميں فيصلہ ديں، ليكن مرسل اعظم صلي الله عليہ وآلہ وسلم نے ان كي شرط اور ايمان لانے كي لالچ كو ٹهكراديا، اسلام كے اصول و اركان يعني عدالت سے هرگز منحرف نهيں هوئے، ذيل كي آيت اسي واقعہ كي بنا پر نازل هوئي هے:
(و ان احكم بينهم بما انزل الله ولا تتبع اهوائهم و احذرهم ان يفتنوك عن بعض ما انزل الله اليك) 56
اور پيامبر آپ كے درميان تنزيل خدا كے مطابق فيصلہ كريں اور ان كي خواهشات كا اتباع نہ كريں، اور اس بات سے بچتے رهيں كہ يہ بعض احكام الهي سے جو تم پر نازل كيا جاچكا هے منحرف كرديں۔
سوره اسراء ميں پيامبر صلي الله عليہ وآلہ وسلم كو اصول سے منحرف كرنے كے لئے دشمنون كے شديد وسوسہ كا ذكر كيا گيا هے خدا كا ارشاد هو رها هے، اگر آپ كو عصمت اور وحي كي مساعدت نہ هوتي، اگر آپ عام بشر كے مثل هوتے تو ان كے دلداده هوجاتے۔
(و ان كادوا ليفتنوك عن الذي اوحينا اليك لتفتري علينا غيره و اذاً لاتّخذوك خليلا ولولا ان ثبتناك لقد كدت تركن اليهم شيئا قليلا) 57
اور يہ ظالم اس بات كے كوشاں تهے كہ آپ كو ميري وحي سے هٹا كر دوسري باتوں كي افترا پر آماده كرديں، اور اسي طرح يہ آپ كو اپنا دوست بنا ليتے اور اگر هماري توفيق خاص نے آپ كو ثابت قدم نہ ركها هوتا تو آپ (بشري طور سے) كچهہ نہ كچهہ ان كي طرف ضرور مائل هوجاتے۔

3. خير خواه نہ هونا
قرآن كريم نے اغيار كي شناخت كے سلسلہ ميں دوسري جو صفت بيان كي هے وه اغيار كا مسلمانوں كے سلسلہ ميں خير خواه نہ هونا هے، وه اپني بد خصلت اور پست فطرت خمير كي بنا پر هميشہ اسلام كے افكار و نظام كے خلاف سازش كرتے رهتے هيں وه مومنين كے سلسلہ ميں صرف عدم خير خواهي پر اكتفا نهيں كرتے بلكہ صاحبان ايمان كي آسائش و آرام، امن و سكون، فتح و كامراني كو ايك لمحے كے لئے تحمل بهي نهيں كرسكتے۔

(ما يودّ الذين كرو من اهل الكتاب ولا المشركين ان ينزل عليكم من خير من ربكم) 58
كافر اهل كتاب (يهود و نصاريٰ) اور عام مشركين يہ نہيں چاھتے كہ تمھارے اوپر پروردگار كي طرف سے كوئي خير و بركت نازل ہو۔
وہ مومنين كے سلسلہ ميں صرف خير و بركت كے عدم نزول كي خواھش ھي نہيں ركھتے بلكہ مومنين كي سختي و پريشاني كو ديكھ كر خوشحال اور ايمان والوں كي خوشي كو ديكھ كر غمگين ہوتے ہيں۔
(ان تمسسكم حسنۃ تسؤھم وان تصبكم سيئۃ يفرحوا بھا) 59
اگر تمھيں ذرا بھي خير و نيكي ملے تو انھيں برا لگے گا اور اگر تمھيں تكليف پھونچےتو وہ خوش ہوں گے۔

4بغض و كينہ كا ركھنا

اغيار كي ايك اور اھم خصوصيت بغض اور كينہ پرستي ھے ان كا تمام وجود اسلام كے خلاف عداوت و نفرت سے بھرا ھوا ھے، يہ صفت رذائل فقط دل كي چھار ديواري تك محدود نہيں بلكہ عملي طور سے ان كے افعال و كردار ميں حسد و كينہ توزي كے آثار ھويدا ھيں، اپني اس كيفيت كو پوشيدہ و مخفي ركھے بغير اھل اسلام كے خلاف وسيع پيمانے پر معركہ و جنگ كي جد و جھد ميں مصروف رھتے ھيں۔
(لا يألونكم خبالا ودّوا ما عنتّم قد بدت البغضاء من افواھم وما تخفي صدوركم اكبر...... اذا لقوكم قالوا آمنا واذا خلوا عضو عليكم الأنامل من الغيظ قل موتوا بغيظكم) 60
يہ تمھيں نقصان پھونچانے ميں كوئي كوتاھي نھيں كريں گے، يہ صرف تمھاري مشقت و زحمت رنج و مصيبت كے خواھش مند ھيں ان كي عداوت و نفرت زبان سے بھي ظاھر ھے اور جو دل ميں پوشيدہ كر ركھا ھے وہ تو بھت زيادہ ھے اور جب تم سے ملتے ھيں تو كھتے ھيں كہ ھم ايمان لے آئے اور جب اكيلے ھوتے ھيں تو خشم و غصہ سے انگلياں كاٹتے ھيں، پيامبر آپ كہہ ديجئے كہ تم اسي غصہ ميں مرجاؤ۔

5. غفلت پذيري ميں مبتلا كرنا

دشمن و اغيار كا اپني كاميابي و موفقيت كے لئے مسلمانوں كو غفلت و بے خبري كے جال ميں پھنسائے ركھنا ھے، وہ چاھتے يہ ھيں كہ ايسي فضا و حالات وجود ميں لائے جائيں جس كي بنا پر صاحبان ايمان اپني قوت و طاقت كي صلاحيت و موقف سے غفلت ورزي كا شكار ھوجائيں تاكہ وہ ان پر قابض و كامران ھوسكيں، ان كي دائمي كوشش رھتي ھے كہ مسلمان كي نظر ميں ان كي اقتصادي طاقت فوجي قدرت، ثمرۂ وحدت اور دين و دنيا كي شان و شوكت كو بے وقعت پيش كيا جائے، تاكہ زيادہ سے زيادہ غفلت و بے خبري كے دام ميں الجھے رھيں جس كے نتيجہ ميں اغيار كي فتح و ظفر كي زمين ھموار ھوسكے۔
(ودّا لذين كفروا لو تغفلون عن اسلحتكم و امتعتكم فيميلون عليكم ميلۃ واحدۃ) 61
كفار كي خواھش يھي ھے كہ تم اپنے ساز و سامان اور اسلحہ سے غافل ھوجاؤ تو يہ يكبارگي تم پر حملہ كرديں۔
مذكورہ آيت ميں اگر چہ اسلحہ و ساز و سامان كا ذكر ھے ليكن آيت كي دلالت صرف اقتصادي ساز و سامان وجنگي اسلحہ جات پر منحصر نہيں ھے بلكہ تمام وہ وسائل و عوامل جو مسلمانوں كے لئے عزت و شرف قوت و طاقت كا باعث ھو آيت كي غرض وغايت ھے، اس لئے كہ دشمن كا ھدف ان وسائل سے غفلت و لاپرواھي ميں مبتلا كرنا ھے تاكہ تسلط كے مواقع فراھم ھوسكيں۔
امير المومنين حضرت علي عليہ السلام مالك اشتر كو خطاب كرتے ھوئے عھد نامہ ميں فرماتے ھيں:
((الحذر كل الحذر من عدوك بعد صلحہ فان العدو ربما قارب ليتغفل فخذ با لحزم و اتھم في ذلك حسن الظن)) 62
صلح كے بعد دشمن كي طرف سے قطعاً مكمل طور پر ھوشيار رھنا كہ كبھي كبھي وہ تمہيں غفلت ميں ڈالنے كے لئے تم سے قربت اختيار كرنا چاھيں گے لھذا اس سلسلہ ميں مكمل ھوشيار رھنا، اور كسي حسن ظن سے كام نہ لينا۔

6. مومنين سے سخت و تند برتاؤ كرنا

قرآن كريم كي روشني ميں اغيار كي ايك دوسري صفت، مومنين كي ساتھ سخت طرز عمل و سلوك كا انجام دينا ھے، يہ عھد و پيمان كي پابندي اور دوستي كا اظھار كرتے ھوئے مومنين كو فريب دينا چاھتے ھيں، ان كے عھد و پيمان، قول و قرار پر اعتماد كرنا منطقي عمل نہيں، جب ناتواں اور كمزور ھوجاتے ھيں تو حقوق بشر اور اخلاق انساني كي بات كرتے ھيں، ليكن

جب قوي و مسلط هوجاتے هيں، تمام حقوقِ اور انساني اخلاق كو پامال كرتے هيں، عهد و پيمان، قول و قرار، حقوق و اصول بشريت، عظمت انسانيت، سب هتكنڈے هيں تاكه اپنے منافع كو حاصل كرسكيں، منظور نظر منافع كے حصول كے بعد ان قوانين و عهد و پيمان كي كوئي وقعت نهيں رهتي هے۔
(كيف وان يظهروا عليكم لا يرقبوا فيكم الّا ولا ذمّة يرضونكم بأفواههم و تأبي قلوبهم و اكثرهم فاسقون) 63
ان كے ساتهه كس طرح رعايت كي جائے، جب كه يه تم پر غالب آجائيں گے تو نه كسي همسايگي و قرابتداري كي رعايت كريں گے اور نه هي كسي عهد و پيمان كا لحاظ كريں گے يه تو صرف زباني تم كو خوش كر رهے هيں، ورنه ان كا دل قطعي منكر هے اور ان كي اكثريت فاسق و بد عهد هے۔

7. خيانت كاري اور دشمني كا مستمر هونا

اغيار كي ايك اور صفت، تجاوز گري و تخريب كاري هے، جب تك ان كے اهداف پايه تكميل كو نهيں پهنچتے فتنه گرى و خراب كاري كا بازار گرم كئے رهتے هيں۔
(لا يزالون يقاتلونكم حتي يردّوكم عن دينكم) 64
اور يه كفار برابر تم لوگوں سے جنگ كرتے رهيں گے، يهاں تك كه ان كے امكان ميں هو تو وه تم كو تمهارے دين سے پلٹاديں۔
اسي بنا پر دشمن كي عارضى، خاموشي و سكوت يا دوستي و محبت كا اظهار، دشمني كے پايان و اتمام كي علامت نهيں، يه صرف دشمن كي بدلتي هوئي طرز و روش هے، برابر كچه وقفه كے بعد كوئي نه كوئي خيانت كاري كا آشكار هونا اس بات كي دليل هے كه جب تك اغيار و دشمن اپنے اهداف و مقاصد كو عملي جامه نه پهناليں تب تك وه فتنه گرى و دشمني سے دست بردار نهيں هوں گے۔
(ولا تزال تطلع علي خائنة منهم) 65
آپ ان كي طرف سے خيانتوں پر مطلع هوتے رهيں گے۔
اصل اوّل كا ماحصل، اسلام كے پيش نظر اغيار سے سياسى روابط و اصول اور اغيار كي شناخت هے جس ميں ان كي چند خصائص كو بيان كيا گيا هے كسي فرد يا گروه ميں ايك خصوصيت كا بهي پايا جانا قرآن كي رو سے اس كا شمار اغيار ميں هے، لهذا ان سے رابطه كے سلسله ميں اسلام كے اغيار سے رابطه و اصول كا لحاظ كيا جانا چاهئے۔

اصل دوّم: دشمن كے مقابله ميں هوشياري اور اقتدار كا حصول
اسلام كے فردي و اجتماعي روابط ميں حسن ظن كي رعايت اسلام كے اصل دستورات ميں سے هے ليكن اغيار سے روابط كے سلسله ميں اسلام كي تاكيد سوء ظن پر هے، هر زمان و مكان ميں ان سے بهترين اقتصادى، سياسى، ثقافتي روابط هونے كے باوجود سوء ظن كي كيفيت باقي ركهتے هوئے هوشيار رهنا چاهئے۔ ان كي چهوٹي حركتيں اور هلكے مناظر دشمني كو نظر انداز نهيں كرنا چاهئے۔
اسلام كي تاكيد يه هے كه اسلامي نظام و حكومت اغيار كے مقابله ميں زياده سے زياده قدرت و طاقت كا حصول كريں، اس قدر قوي اور طاقتور هوں كه دشمن تجاوز كا خيال بهي دل ميں نه لاسكے۔
(و اعدّوا لهم ما استطعتم من قوة و من رباط الخيل ترهبون به عدو الله و عدوكم) 66
اور تم سب ان كے مقابله كے لئے امكاني قوت اور گهوڑے كي صف بندي (سلاح) كا انتظام كرو جس سے الله كے دشمن اور اپنے دشمن سب كو خوف زده كردو۔
آيت قرآن سے استفاده هوتا هے كه دشمن كے مقابله ميں قوي و قدرت مند هونا، جديد اسلحه جات سے آراسته هونا ضروري هے تاكه اسلامي حكومت و نظام كا دفاع كيا جاسكے، (ما استطعتم) عبارت كا مفهوم وسيع هے وسائل و سلاح، اطلاعاتي و نظامى، اقتصادي و سياسى، فرهنگي و ثقافتي آمادگى، سب پر منطبق هوتا هے، جيسا كه ذيل كي آيت ميں كلمه حذر كا مفهوم وسيع و عريض
هے۔
(يا ايها الذين آمنوا خذوا حذركم فانفرو اثبات او انفروا جميعا) 67
اے صاحبان ايمان! اپنے تحفظ كا سامان سنبهال لو اور گروه در گروه يا اكٹها جيسا موقع هو سب نكل پڑو۔
يه آيت ايك جامع و كلي آئين و دستور هر زمان و مكان كے مسلمانوں كو دے رهي هے، اپني امنيت و سرحد كي حفاظت كے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

لئے ہر وقت آمادہ رھیں اجتماع و معاشرے میں ایك قسم كي مادي و معنوي آمادگي كا ھمیشہ وجود رھے۔
حذر كے معني اس قدر وسیع ھیں كہ ہر قسم كے مادي و معنوي وسائل پر اطلاق ھوتے ھیں۔
مسلمانوں كو چاھئے كہ مدام دشمن كي حركات و سكنات، سلاح كي نوعیت، جنگ كے اطوار پر نگاہ ركھے رھیں، اس لئے كہ یہ تمام موارد دشمن كے خطرات كو روكنے میں مؤثر اور آیت حذر كے مفهوم كي نشان دھي ھے۔
آیت حذر كے دستور كے مطابق مسلمانوں كے چاھئے كہ اپنے تحفظ كے لئے زمان و مكان كے اعتبار سے انواع و اقسام كے وسائل كو فراھم كریں، نیز ان وسائل و سلاح سے بهترین استفادہ كے طور و طریقہ كو بھي حاصل كریں۔

اصل سوم: اغیار سے دوستي و صمیمیت كا ممنوع ھونا
اغیار سے سیاسی رفتار و روابط كے سلسلہ میں اسلام كي نظر كے مطابق ان سے دوستانہ روابط و صمیم قلبي كو منع كیا گیا ھے، عداوت پسند افراد نیز وہ لوگ جو اسلامي مقدسات كي بے حرمتي كرتے ھیں ان سے سخت برتاؤ سے پیش آنا چاھئے۔
(یا ایها الذین آمنوا لاتتخذوا الذین اتخذوا دینكم هزوا ولعبا من الذین اوتوا الكتاب من قبلكم و الكفار اولیاء واتقوا الله ان كنتم مؤمنین و اذا نادیتم الي الصلاة اتخذوها هزوا ولعبا ذلك بانهم قوم لا یعقلون) 68
اے ایمان والو! خبر دار اھل كتاب میں جن لوگوں نے تمھارے دین كو مزاق و تماشا بنا لیا ھے اور دیگر كفار كو بھي اپنا ولي (دوست) و سرپرست نہ بناؤ اور اللہ سے ڈرو، اگر تم واقعي صاحب ایمان ھو اور تم جب نماز كے لئے اذان دیتے ھو تو یہ اس كو مذاق و كھیل بنالیتے ھیں اس لئے كہ یہ بالكل بے عقل قوم ھیں۔
ھنر و تمسخر آمیز گفتگو و حركات كو كھا جاتا ھے جو كسي چیز كي قدر و قیمت كو كم كرنے كے لئے استعمال ھوتا ھے۔
لعب، وہ افعال جب كے اھداف غلط یا بے ھدف ھوں ان پر اطلاق ھوتا ھے آیت كا مفهوم یہ ھے كہ مومنین كي حیا وغیرت كا تقاضا یہ ھے كہ وہ اسلامي مقدسات و دیني اقدار كو پامال كرنے والوں سے سخت اور تند برتاؤ كریں، اور ان كا یہ برتاؤ دیني تقوے كي ایك جھلك ھے، كیونكہ تقوا صرف فردي مسائل پر منحصر نھیں ھے۔
سورۂ ممتحنہ كي پہلي آیت میں بھي صریحاً اغیار سے دوستانہ روابط برقرار كرنے كي ممانعت كي گئي ھے۔
(یا ایها الذین آمنوا لا تتخذوا عدوي و عدوكم اولیاء تلقون الیهم بالمودة وقد كفروا بما جاءكم من الحق)
اے ایمان والو خبردار میرے اور اپنے دشمنوں كو دوست مت بنانا، كہ تم ان كي طرف دوستي كي پیش كش كرو جب كہ انھوں نے اس حق كا انكار كیا ھے، جو تمھارے پاس آچكا ھے۔
اس بنا پر تمام وہ افراد، جو دین اسلام اور اس كي شائستگي كے معتقد نھیں ھیں ان كا شمار اغیار و بیگانے میں ھوتا ھے، لهذا ان سے دوستي و نشست و برخاست كو منع كیا گیا ھے، قرآن مجید نے اغیار سے، خصوصاً جو اسلامي مقدسات كي بے حرمتي كرتے ھیں، فكري و ثقافتي قربت كو خسران و نقصان سے تعبیر كیا ھے، كیونكہ رفت و آمد و دوستي كے اثرات انسان پر ضرور مرتب ھوتے ھیں اور اسي كے مثل بنا دیتے ھیں۔
(وقد نزّل علیكم في الكتاب ان اذا سمعتم آیات الله یكفر بها و یستهز ٔبها فلا تقعدوا معهم حتي یخوضوا في حدیث غیره انكم اذا مثلهم) 69
اور اللہ نے كتاب میں یہ بات نازل كردي ھے كہ جب آیات الھي كے بارے میں یہ سنو كہ ان كا انكار اور استهزا ھورھا ھے تو خبردار ان كے ساتھ نشست و برخاست نہ كرو جب تك وہ دوسري باتوں میں مصروف نہ ھوجائیں ورنہ تم انھیں كے مثل ھوجاؤ گے۔
بیان شدہ اصل سوم كا مفهوم یہ نھیں كہ دیگر مذاھب كے پیروكاروں كے ساتھ مسالمت آمیز زندگي كي نفي كي جائے یا ان كے انساني حقوق كو ضائع كیا جائے غیر اسلامي حكومتوں سے رابطہ نہ ركھا جائے70
بلكہ اصل سوم كا مفهوم یہ ھے كہ مسلمان دشمن سے دوستانہ وصمیمي روابط سے پرھیز كریں اغیار كي اطاعت و اثر پذیري سے دور رھیں، ان كو فكري و سیاسی اعتبار سے غیر ھي سمجھیں، قرآن اغیار پرستی سے مبارزہ اور برائت كے سلسلہ میں حضرت ابراھیم علیہ السلام اور آپ كے مقلدین كي سیرت كو بطور نمونہ پیش كر رھا ھے آپ اور آپ كے اصحاب اپني ھي قوم كي بت پرستي كو مشاھدہ كرنے كے بعد، باوجودیكہ ان كے قرابتدار بھي اس میں شریك تھے ان كے افعال سے برائت كرتے ھیں۔
(قد كانت لكم اسوة حسنة في ابراهیم و الذین معه اذ قالوا لقومهم انّا برآؤا منكم و مما تعبدون من دون الله كفرنا بكم و بدا بیننا وبینكم العداوة و البغضاء ابدا حتّي تؤمنوا بالله وحده؛) 71
تمھارے لئے بهترین نمونہ عمل ابراھیم اور ان كے ساتھیوں میں ھے، جب انھوں نے اپني قوم سے كھدیا ھم تم سے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تمھارے معبودوں سے بیزار ھیں ھم نے تمھارا انکار کردیا ھے اور ھمارے تمھارے درمیان بغض اور عداوت بالکل واضح ھے یھاں تك كہ تم خدائے وحدہ لاشريك پر ایمان لے آؤ۔

اصل چھارم: غير حربي اغيار سے صلح آميز روابط رکھنا
اسلام کے سیاسی نظریہ و اصول میں اغیار و بیگانے كي دو قسم ھیں۔
1۔ حربی: وہ افراد اور حکومت جو اسلامي حکومت اور نظام سے برسر پیکار ھیں اور مدام سازشیں و خیانتیں کرتے رھتے ھیں۔
2۔ غیر حربی: وہ کفار جو اپنے دین و مذھب پر عمل کرتے ھوئے اسلامي سر زمین پر اسلامي قانون کے تحت اسلامي حکومت کو جزیہ دیتے ھوئے زندگي گزارتے ھیں، یا وہ ممالك جو اسلامي حکومت سے پیمان صلح یا اس کے مثل عھد و پیمان رکھتے ھیں، اور اس عھد کے پابند بھي ھیں۔اگرچہ دونوں ھي دستہ كا فكري و ثقافتي اعتبار سے اغیار میں شمار ھوتا ھے اور اصل سوم میں شمولیت رکھتے ھیں لیکن ان سے معاشرتي و سماجي رفتار و سلوك میں فرق ھونا چاھئے۔
قرآن کریم ان سے رفتار و برتاؤ كي نوعیت کو بیان کر رھا ھے۔
(لا ینھا کم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم في الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبرّوھم و تقسطوا الیھم ان اللہ یحسب المقسطین انما ینھا کم اللہ عن الذین قاتلوکم في الدین و اخرجوکم من دیارکم و ظاھرو اعلي اخراجکم ان تولّوھم و من یتولّھم فاولئك ھم الظالمون) 72
خدا تمھیں ان لوگوں کے بارے میں جنھوں نے تم سے دین کے معاملہ میں جنگ نھیں كي ھے اور تمھیں وطن سے نھیں نکالا ھے اس بات سے نھیں روکتا ھے کہ تم ان کے ساتھ نیکي اور انصاف کرو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ھے وہ تمھیں صرف ان لوگوں سے روکتا ھے جنھوں نے تم سے دین میں جنگ كي ھے، اور تمھیں وطن سے نکال باھر کیا ھے اور تمھارے نکالنے پر دشمن كي مدد كي ھے کہ ان سے دوستي کرو اور جو ان سے دوستي کرے گا وہ یقیناً ظالم ھوگا۔
آیت مذکورہ سے استفادہ ھوتا ھے کہ وہ افراد یا حکومتیں جو مومنین کے حق میں ظالمانہ رویہ اپناتي ھیں نیز اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نا شائستہ عمل انجام دیتي ھیں اور اسلام کے دشمنوں كي مساعدت کرتي ھیں، اھل اسلام کے وظائف کا تقاضا یہ ھے کہ ان سے سخت و تند رفتار کا مظاھرہ کریں، ان سے ھر قسم کے سماجي و معاشرتي رابطہ کو منقطع کردیں، لیکن وہ افراد جو بے طرف رھے ھیں مسلمانوں کے خلاف سازش میں ملوث نھیں رھے ھیں ان کے حقوق كي رعایت اور اسلامي حوکمت كي حمایت حاصل ھونا چاھئے، ان پر ظلم و تعدي شدید ممنوع ھے۔
پیامبر عظیم الشان (ص) فرماتے ھیں:
((من ظلم معاھداً و تخلّف فوق طاقتہ فانا حجیجہ)) 73
جو شخص بھي معاھدہ پر ظلم کرے گا میں روز قیامت اس سے باز پرس کروں گا۔
معاھد سے مراد وہ یھودي و نصراني ھیں جو جزیہ دیتے ھوئے اسلامي حکومت کے زیر سایہ زندگي بسر کرتے ھیں، اسلامي فقہ میں اغیار سے روابط کے تمام حقوقي جوانب توجّہ کے قابل ھیں، اگر اغیار و بیگانے سیاسی و فکري اعتبار سے مسالمت آمیز زندگي كي رعایت کریں مسلمانوں کے حقوق کا احترام کریں تو وہ اپنے تمام بنیادي اور جمھوري حقوق سے فیضیاب ھوسکتے ھیں کسي کو ان سے مزاحمت کا حق نھیں، ذیل کا واقعہ اسلامي نظام اور حکومت میں اغیار غیر حربي کے بنیادي حقوق كي رعایت کا آشکار نمونہ ھے۔
امیر المؤمنین حضرت علي علیہ السلام نے ایك نابینا بوڑھے آدمي کو دیکھا جو گدائي کر رھا تھا جب مولا نے اس کے احوال دریافت کئے تو معلوم ھوا وہ نصراني ھے علي علیہ السلام رنجیدہ خاطر ھوے، فرمایا: وہ تمھارے درمیان میں تھا اس سے کام لیا گیا، لیکن جب وہ بوڑھا ھوگیا تو اس کے حال پر چھوڑ دیا گیا، آپ نے اس کے مخارج بیت المال سے اداء کرنے کا حکم دیا 74

منافقین کا اغیار سے ارتباط اور ان کا طرز عمل
گزشتہ بحث میں اغیار سے روابط اور اسلام کے کلي و جامع اصول پیش کئے جاچکے ھیں، اب اغیار کے سلسہ میں منافقین كي روش اور طرز عمل کا مختصر تجزیہ پیش کیا جارھا ھے۔
قرآن کریم سے استفادہ ھوتا ھے کہ منافقین تمام دوستي و محبت اغیار اور بیگانوں پر نچھاور کرتے ھیں، یہ مسلمانوں کے ساتھ شرارت و خباثت سے پیش آتے ھیں، مومنین کو حقارت و ذلت كي نگاہ سے دیکھتے ھیں، تمسخر و نکتہ چیني ان کا

مشغلہ ھے ان كي تمام سعي و كوشش اور جد و جهد يہ هوتي ھے كہ اغيار سے قريب تر هوجائيں اغيار سے صميميت و اخلاص اور دوستانہ رفتار و گفتار كے حامي هيں۔
(الم تر الي الذين تولّوا قوما غضب الله عليهم ما هم منكم ولا منهم و يحلفون علي الكذب وهم يعلمون) 75
كيا تم نے ان لوگوں كو نهيں ديكھا ھے جنهوں نے اس قوم سے دوستي كرلي ھے جس پر خدا نے عذاب نازل كيا ھے كہ يہ نہ تم ميں سے هيں اور نہ ان ميں سے هيں اور يہ جهوٹي قسميں كھاتے هيں اور خود بھي اپنے جھوٹ سے باخبر هيں۔
منافقين كے بيگانوں سے ارتباط كے جلووں ميں سے، مشترك كانفرنس كا انجام دينا، ان سے هم آواز و هم نشين هونا ھے، قرآن صريح الفاظ ميں كفار اور الهي دستور و آئين كا استهزا كرنے والوں كے ساتھ هم نشيني كو منع كرتا ھے۔
(واذا رأيت الذين يخوضون في آياتنا فاعرض عنهم حتي يخوضوا في حديث غيره) 76
اور جب تم ديكھو كہ لوگ هماري آيات كا استهزا و تمسخر كر رهے هيں تو ان سے كناره كش هوجاؤ يهاں تك كہ وه دوسري باتوں ميں مصروف هوجائيں۔
ليكن قرآن كے صريح دستور و حكم كے باوجود منافقين، مخفي طريقہ سے اغيار كے جلسات و نشست ميں شريك هوا كرتے تھے لهذا سوره نساء كي آيت نمبر 140 منافقين كو اس رفتار و طرز عمل پر سرزنش و توبيخ كر رهي ھے۔
منافقين كے اجنبي و غير پرستي كے مظاهر ميں سے ايك، ان كے لئے مطيع و فرمان بردار هونا ھے سورۂ آل عمران كي آيت نمبر 149 منافقين كي اسي روش كو بيان كر رهي ھے اگر تم كفار كے مطيع و دوست هوگے جيسا كہ بعض منافقين كا يہ طرز عمل ھے تو قديم و جاهلي اطوار كي طرف پلٹا ديئے جاؤ گے،
(يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم علي اعقابكم) 77
اے ايمان لانے والو اگر تم كفر اختيار كرنے والوں كي اطاعت كرو گے تو يہ تمهيں گزشتہ طرز زندگي و عمل كي طرف پلٹالے جائيں گے۔
دشمنوں كي جماعت ميں مدام مومنين سے عداوت و دشمني ركھنے والے بعض يهودي هيں خدا نے قرآن مجيد ميں دشمنوں كے عمومي و كلي اوصاف كو بيان كيا ھے ليكن اس عموميت كے باوجود بعض دشمنوں كے اوصاف كے ساتھ ان كے نام كا بھي ذكر كيا ھے كہ جس ميں يهودي سر فهرست هيں۔
هم جب عصر پيامبر عظيم الشان كے منافقين كي تاريخ كي تحقيق كرتے هيں تو منافقين كے روابط كے شواهد يهودي كے تينوں گروه بني قينقاع، بني نظير، بني قريظہ ميں پائے جاتے هيں۔

اغيار سے منافقين كے روابط كا فلسفہ
وه اهم نكتہ جس كي اس فصل ميں تحقيق هوني چاهئے يہ كہ اغيار سے منافقين كے ارتباط كي حكمت كا پس منظر كيا ھے، وه كن مضمرات كي بنا پر اس سياست كے پجاري هيں، قرآن مجيد منافقين كے اغيار سے روابط كي ريشہ يابي كرتے هوئے دو وجہ كو بيان كر رها ھے:

1. تحصيل عزت
منافقين اپنے اس رويہ و طرز عمل كے ذريعہ محبوبيت و شهرت، عزت و منصب كے طلب گار هيں، منافقين اغيار كے زير سايہ خواهشات نفساني كي تكميل كے آرزو مند هيں، شرك كا آشكار ترين جلوه، وقار و عزت كو كسب كرنے كے لئے غير (خدا) سے تمسك كرنا ھے۔
(و اتّخذوا من دون الله الهۃً ليكونوا لهم عزّا) 78
اور ان لوگوں نے خدا كو چھوڑ كر دوسرے خدا اختيار كر لئے هيں تاكہ وه ان كے لئے باعث عزت رهے (كيا خيام خيالي ھے!) ۔
اسي طريقہ سے منافقين جو باطن ميں مشرك هيں، اغيار سے وابستگي و تعلقات كے ذريعہ عزت و آبرو كسب كرنا چاهتے هيں۔
(الذين يتّخذون الكافرون اولياء من دون المؤمنين أيبتغون عندهم العزة فان العزّة لله جميعا) 79
جو لوگ مومنين كو چھوڑ كر كفار كو ولي و سرپرست بناتے هيں، كيا يہ ان كے پاس عزت تلاش كر رهے هيں جب كہ ساري عزت صرف الله كے لئے ھے۔
خداوند تبارك و تعالي نے عزت كو اپنے لئے مخصوص كر ركھا ھے، پيامبر عظيم المرتبت (ص) اور صاحبان ايمان كي

عزت کا سر چشمہ عزت الهي هے، منافقين عدم ايمان کي بنا پر اس کو درك کرنے سے قاصر هيں۔
(وللہ العزّۃ و لرسولہ و للمؤمنين ولکن المنافقين لا يعلمون) 80
ساري عزت اللہ، رسول، اور صاحبان ايمان کے لئے هي هے اور منافقين يہ جانتے بھي نهيں هيں۔
قرآن کريم فقط اللہ تعالي کے وجود اقدس اور جهان کے حقيقي صاحب عزت (محبوب) سے تمسك کو عزت و عظمت کا سر چشمہ جانتا هے۔
(من کان يريد العزّۃ فللّٰہ العزّۃ جميعا) 81
جو شخص بھي عزت کا طلب گار هے وہ يہ سمجھ لے کہ عزت سب پروردگار کے لئے هے۔
اسي ذيل کي آيت ميں پيامبر اکرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم سے نقل کيا گيا هے کہ تحصيل عزت کا واحد راستہ خدا کي اطاعت و فرمان برداري هے۔
((ان اللہ يقول کلّ يوم انا ربّکم العزيز فمن اراد عزّ الدارين فليطع العزيز)) 82
خداوند عالم هر روز اعلان کرتا هے کہ ميں تمهارا عزت دار پروردگار هوں جو شخص بھي آخرت و دنيا کي عزت کا خواهش مند هے اسے چاهئے کہ حقيقي صاحب عزت کا مطيع و فرمانبردار هو۔
شايد کوئي فرد خدا کي اطاعت کئے بغير کسي اور طريقہ سے عزت کا حصول کر لے، ليکن يہ عزت وقتي و کھوکھلي هوتي هے يهي عزت اس کے لئے ذلت کا سبب بن جاتي هے۔
امير المومنين حضرت علي عليہ السلام فرماتے هيں:
((من اعتز بغير اللہ اهلکہ العز)) 83
جو شخص غير خدا سے عزت يافتہ هے وہ عزت اس کو تباہ کردے گي۔
((العزيز بغير اللہ ذليل)) 84
وہ عزت جو غير خدا کے ذريعہ حاصل هوتي هے ذلت ميں تبديل هوجايا کرتي هے۔
قرآن کي نظر ميں وہ عزت جو خدا کي طرف سے عطا نہ هو وہ تار عنکبوت کے مانند هے جس کا شمار غير مستحکم ترين گھروں ميں هوتا هے۔
(مثل الذين اتّخذوا من دون اللہ أولياء کمثل العنکبوت اتّخذت بيتاً و اِنّ اوهن البيوت لبيت العنکبوت لو کانوا يعلمون) 85
اور جن لوگوں نے خدا کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنالئے هيں ان کي مثال مکڑي جيسي هے کہ اس نے گھر تو بنا ليا ليکن سب سے کمزور گھر مکڑي کا هوتا هے اگر ان لوگوں کے پاس علم و ادراك هو (تو سمجھيں) ۔
يہ آيت منافقين کي وضعيت کو سليس و دلربا مفهوم، خوش گفتار تشبيہ، دقيق مثال کے ذريعہ ترسيم کر رهي هے۔
عنکبوت کے آشيانے بهت هي نازك تار کے ذريعہ بنے هوتے هيں، نہ ديوار هوتي هے نہ چھت، دروازے اور صحن کي بات هي الگ هے اس کے ميٹيريل اتنے کمزور هوتے هيں کہ کسي حادثہ کا مقابلہ کر هي نهيں سکتے، بارش کے چند قطرےاس کو تباہ و برباد، آگ کے هلکے شعلے اسے خاکستر، گرد و غبار کے خفيف جھٹکے اس اس کو صفحہ هستي سے محو کرنے کے لئے کافي هے کسي بھي مسئلہ ميں غير کدا پر اعتماد و اعتبار خصوصاً عزت و آبرو کسب کرنے کے ليے، يقيناً اسي نوعيت کے هيں، بي ثبات و ناتواں، ناقابل بھروسہ، حوادث کے مقابلہ ميں غير مستحکم، غير خدا جو بھي اور جيسا بھي هو عزت وعظمت کا حامل هے هي نهيں کہ عزت بخشش و نچھاور کرسکے۔
اگر هزاروں مکر و فريب کے بعد ظاهري طاقت و قوت حاصل کر بھي لي، اور کسي شخص کو عزت و مقام دے کر قابل عزت بنا بھي ديا تو بھي يہ (عزت) قابل اعتماد نهيں هوسکتي اس لئے کہ جس وقت بھي ان کے منافع اقتضا کريں گے وہ بے درنگ اپنے صميمي اتحادي گروہ کو ترك کرديں گے اور توانائي و قدرت حاصل هونے کي صورت ميں وہ تمهيں خاك ذلت پر بيٹھا ديں گے۔

2. رعب وحشت

منافقين کا اغيار سے پيوستہ دوستانہ روابط کا هونا، ان سے وحشت زدہ هونے کي علامت هے، ان کے خيال خام ميں يہ آئندہ اوضاع و احوال پر مسلّط نہ هوجائيں، اس لئے ان سے خائف رهتے هيں، يہ اس بنا پر بيگانوں سے دوستانہ روابط برقرار رکھتے هيں کہ اگر ايك روز حکومت و طاقت ان کے هاتھوں ميں آجائے تو اپني عزيز دنيا کو بچا سکيں، زندگي و حيات کا تحفظ کرسکيں، اسلام کے نظريہ کے مطابق وہ فرد جس کي روح و جان گوهر ايمان سے آراستہ هوچکي هے وہ صرف اللہ سے خائف رهتا هے، غير اللہ سے ذرہ برابر بھي وحشت زدہ نهيں هوتا، اللہ کي سفارش يہ هے کہ خوف و خشيت

اس کے لئے ھو، اور کسي قدرت و طاقت سے خوفزدہ نہ ھوا جائے يہ فقط ايمان ھي کي بنا پر عملي ھوسکتا ھے۔
قرآن مجيد انبياء عليھم السلام کي تعريف ان صفات کے ذريعہ کر رھا ھے:
(الذين يبلّغون رسالات اللہ و يخشونہ ولا يخشون احدا الا اللہ) 86
وہ لوگ جو اللہ کے پيغام کو پہنچاتے ھيں دل ميں اسي کا خوف رکھتے ھيں اور اللہ کے علاوہ کسي سے نہيں ڈرتے۔
پيغمبران الھي اور حقيقي صاحبان ايمان صرف يہي نہيں کہ غير اللہ کي قدرت و طاقت سے ھراساں نہيں ھوتے، بلکہ جس قدر ان کو خوفزدہ اور ھراساں کيا جاتا ھے اسي اعتبار سے ان کا ايمان و اعتماد خدا کي طاقت و قدرت پر زيادہ ھي ھوتا جاتا ھے۔
(الذين قال لھم الناس ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوھم فزادھم ايمانا و قالوا حسبنا اللہ ونعم الوکيل) 87
يہ وہ ايمان والے ھيں کہ جب ان سے بعض لوگوں نے کھا کہ لوگوں نے تمھارے لئے عظيم لشکر جمع کرليا ھے لھذا ان سے ڈرو تو ان کے ايمان ميں اور اضافہ ھوگيا۔ اور انھوں نے کھا کہ ھمارے لئے خدا کافي ھے اور وھي ھمارا ذمہ دار ھے۔
مذکورہ آيت ميں زيادي ايمان اور خدا پر توکل، نيز خوف الھي اور دلوں ميں اس کي عظمت ايک فطري امر ھے۔
افراد جس قدر خدا کي عظمت، قدرت، شوکت، کو زيادہ سے زيادہ درک کريں اور خالص وحدانيت سے نزديک تر ھوں، تمام قدرت و اقتدار ان کي نظروں ميں پست سے پست نظر آئيں گے۔
امير المومنين حضرت علي عليہ السلام متقين کے صفات کے سلسلہ ميں فرماتے ھيں:
((عظم الخالق في انفسھم فصغر ما دونہ في اعينھم)) 88
خالق ان کي نگاہ ميں اس قدر عظيم ھے کہ ساري دنيا نگاھوں سے گر گئي ھے۔
اگر انسان خدا سے ويسے ھي خائف رھے جيسا کہ خائف ھونے کا حق ھے اور محبت خدا سے اس کا قلب لبريز ھو تو سب کے سب اس کي عظمت کے معترف اور محبت کے قائل ھوجائيں گے ليکن اگر حريم پروردگار کہ جس کے لئے شائستہ و سزاوار ھے، رعايت نہ کی، تو ھر شي سے وہ خوف زدہ و مقھور رھتا ھے، مجاھدين راہ حقيقت و ھدايت کي صلابت و استقامت نيز راہ حق و ھدايت سے منحرفين کي دائمي تشويش اور اضطراب کا راز يہي ھے۔
حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے ھيں:
((من خاف اللہ اخاف اللہ منہ کل شيء ومن لم يخف اللہ اخافہ اللہ من کل شيء))89
جو خدا سے خائف ھوتا ھے خدا ھر شي سے اس کے خوف کو ختم کر ديتا ھے اور جو خدا سے خائف نہيں ھوتا خدا اس کو ھر شي سے مرعوب کر ديتا ھے۔
وہ منافقين جو ادنيٰ درجہ کے ايمان سے خالي ھيں اور توحيد کے معاني درک کرنے سے قاصر، مادہ پرست طاقتوں کي وحشت و ھيبت اس قدر ان کے افکار پر طاري ھے کہ ان سے ايجاد روابط کے لئے کوشاں ھيں کہ آئندہ کھيں يہ تسلط پيدا نہ کرليں۔
(فتري الذين في قلوبھم مرض يسارعون فيھم يقولون نخشي ان تصيبنا دائرۃ فعصي اللہ ان يأتي بالفتح أو أمر من عندہ فيصبحوا علي ما اسروا في انفسھم نادمين) 90
پيامبر!آپ ديکھيں گے کہ جن کے دلوں ميں نفاق کي بيماري ھے وہ دوڑ دوڑ کر ان کي طرف (يھود و نصاريٰ) جا رھے ھيں اور يہ عذر بيان کرتے ھيں کہ ھميں گردش زمانہ کا خوف ھے پس عنقريب خدا اپني طرف سے فتح يا کوئي دوسرا امر لے آئے گا تو اپنے دل کے چھپائے ھوئے راز پر پشيمان ھوجائيں گے۔
بيگانوں و اغيار سے منافقين کے ايجاد روابط کا فلسفہ يہ ھے کہ اگر آئندہ اغيار مسلمانوں پر غالب ھوجائيں تو اپنے مخفي ارتباط کے صلہ ميں حيات اور اموال کا تحفظ کرسکيں، قرآن مجيد منافقين کے اس طرز فکر و منطق کا جواب مذکورہ آيت سے دے رھا ھے، قضيہ کے اس پھلو کي طرف بھي توجہ کرني چاھئے کہ اگر مسلمانوں کو فتح و کامراني ملي تو يہ صاحب قدرت و سطوت ھوں گے اس صورت ميں تمھارا کيا حال ھوگا؟ يقيناً اھل اسلام فاتح و کامياب ھوں گے اور تم (منافقين) اپني زشت حرکات اور غلط افعال کي وجہ سے پشيمان و شرمندہ ھوگے۔

ولایت ستیزی

ولايت اور اسلام ميں ولايت پذيری
منافقين کي سياسی رفتار و کردار کي دوسري خصوصيت و صفت، ولايت ستیزی ھے اس بحث کي تحقيق سے قبل، مقدمہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کے عنوان سے بہ طور اختصار، اسلام کي نگاہ میں ولایت پذیری اور ولایت کي منزلت و مقام کے سلسلہ میں کچھ باتیں عرض کرنا ضروري ھے تاکہ منافقین کي ولایت ستیزی نیز رفتار و سیاست کو قرآني شواھد کي روشني میں تحقیق کي جاسکے۔
اسلام کي نگاہ میں ولایت اور ولایت پذیری، اصول اعتقادي و عملي دونوں ھي سے مرتبط ھے، اصول اعتقادي کي بنیاد پر نبوت و امامت کا تعلق عقائد اور اصول دین سے ھے، اصول عملي کي بنیاد پر ولي کي اطاعت کا واجب ھونا اثبات ولایت کا لازمہ ھے، یعني ولي کي اطاعت اور اس کے دستور و حکم کو قبول کرنا اسي وقت ھوگا جب اسے ھم اپنے اوپر حاکم قرار دیں۔
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ایك حدیث میں اسلام کے عملي عمود و ستون کا ذکر کرتے ھوئے ولایت کو اھم ترین ستون قرار دیتے ھیں۔
((بني الاسلام علي خمس علي الصلوة و الزکاة و الصوم و الحج و الولایۃ ولم ینادِ بشيء ما نودي بالولایۃ)) 91
اسلام کي بنا پانچ (عملي ستون) پر واقع ھے نماز، زکاة، روزہ، حج، ولایت، کسي بھي موارد کی، ولایت کے مثل سفارش نھیں کي گئي ھے۔
قرآن کریم اور روایات میں تولّا اور ولایت پذیری، محبت اور قلبي لگاؤ کے مرتبے سے کھیں زیادہ بلند و بالا ھے، اسلام میں مسئلہ ولایت کا پایا جانا، اسلام کے سیاسی نظریہ کے اھم ترین مباني میں سے ھے، ولایت، نظام اسلامي کے فقرات کے مثل ھے۔
اگر چہ قرآن میں رسول اکرم صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت علي علیہ السلام کي ولایت کي گفتگو ھے، لیکن یہ ولایت حاکمیت کے معنا میں ھے، ولایت پذیری، یعني ولایت کے دستور و احکام کي عملي اطاعت اگر چہ اھل بیت اطھار علیہم السلام کي محبت و مودت کا دیني اقدار کي بنا پر ایك الگ ھي مقام ھے۔
(النبي اولٰي بالمؤمنین من انفسھم) 92
بے شك نبي (ص) تمام مومنین سے ان کے نفس کي بہ نسبت زیادہ اولي ھے۔
(انما ولیکم اللہ ورسولہ و الذین آمنوا الذین یقیمون الصلاة و یؤتون الزکاة وھم راکعون)93
ایمان والو! پس تمھارا ولي اللہ ھے اور اس کا رسول اور وہ صاحبان ایمان جو نماز قائم کرتے ھیں اور حالت رکوع میں زکٰوة دیتے ھیں۔
نبوت و امامت کا لازمہ حاکمیت و ولایت کا وجود ھے، ان لوگوں کي ولایت کي مشروعیت (جواز) کا منشا وھي ھے جس نے ان کو رسالت اور امامت عطا کي ھے۔
(وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ) 94
اور ھم نے کسي رسول کو نھیں بھیجا ھے مگر صرف اس لئے کہ حکم خدا سے اس کي اطاعت کي جائے۔
ولایت پذیری، کمال مطلق سے عشق و محبت کا جلوہ ھے اور الھي حاکمیت کو قبول کرنے کا لازمہ ھے۔
وہ شخص جس کے وجود میں توحید خالص نیز کمال حقیقي کي محبت کي جڑیں مضبوط ھوں گي اور وہ محبوب الھي کا اشتیاق مند ھوگا یقیناً وہ ولایت پذیر ھوگا۔
(قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعوني یحببکم اللہ) 95
اي پیامبر! کہہ دیجئے کے اگر تم لوگ اللہ سے محبت کرتے ھو تو میري پیروي کرو خدا بھي تم سے محبت کرے گا۔
اس اعتبار سے مومنین، حقیقي ولایت کو قبول کرنے والے ھیں قرآن کے صریح دستورات کي پیروي کرتے ھوئے خداوند عالم کي طرف سے نصب شدہ ولي کو قبول کرنا مومنین کے صفات میں سے ھے،
(انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الي اللہ و رسولہ لیحکم بینھم ان یقولوا سمعنا و اطعنا و اولئك ھم المفلحون) 96
مومنین کو تو خدا و رسول کي طرف بلایا جاتا ھے کہ وہ فیصلہ کریں تو ان کا قول صرف یہ ھوتا ھے کہ ھم نے سنا اور اطاعت کی، اور یھي لوگ در حقیقت فلاح پانے والے ھیں۔
قرآن کي روشني میں سعادت کا یك و تنھا راستہ یھي ھے، اولیا حق کي محبت کے راستہ سے خارج ھونا باطل اور طاغوت کي آغوش میں گر پڑنا ھے، اس لئے کہ حق کے بعد باطل کے علاوہ کچھ بھي نھیں 97
(و من یطع اللہ و رسولہ و یخش اللہ و یتقہ فاولئك ھم الفائزون) 98
اور جو بھي اللہ و رسول کي اطاعت کرے گا اور اس کے دل میں خوف خدا ھوگا اور وہ پرھیز گاري اختیار کرے گا تو وھي کامیاب کھا جائے گا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پيامبر اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم و ائمہ اطہار عليہم السلام كے بلند پايہ اور ممتاز اصحاب، ولايت پرستي كے بلند مقام پر فائز تھے اور اس پر افتخار كيا كرتے تھے، عبد الله بن ابي يعفور اس گروہ ميں سے ھيں وہ مفسر قرآن تھے اور كوفہ ميں درس تفسير ديا كرتے تھے، حضرت امام صادق عليہ السلام آپ سے بے حد محبت و احترام كرتے تھے، امام صادق عليہ السلام ان كے بارے ميں فرماتے ھيں:

((ما وجدت احدا يقبل وصيتي ويطيع امري الا عبد الله بن ابي يعفور)) 99

كسي كو عبدالله بن ابي يعفور جيسا نھيں پايا وہ ميرے دستورات و نصائح كو قبول كرتے ھيں اور ميرے حكم كے فرمان بردار ھيں۔

بغير قيد و شرط كے ولايت پذيری ان كي ممتاز خصوصيت تھی، ايك دن امام صادق عليہ السلام سے عرض كيا: اگر آپ ايك انار دو حصے ميں تقسيم كريں، اس كے ايك حصے كو حلال دوسرے حصے كو حرام بتائيں، آپ كے حلال بتائے ہوئے حصے كو حلال اور حرام حصے كو حرام سمجھوں گا۔

حضرت امام صادق عليہ السلام نے ان كي اس ارادت و اطاعت كو ديكھتے ہوئے فرمايا: ((رحمك الله)) خدا تم كو مشمول رحمت قرار دے۔

ولايت كے مسئلہ ميں منافقين كي روش

قرآن كريم سے استفادہ ہوتا ھے كہ عميق و خالص نفاق كي علامت، عدم قبوليت ولايت اور ولايت ستيزی ھے۔

(و يقولون آمنّا بالله و بالرسول و اطعنا ثم يتولّيٰ فريق منهم من بعد ذالك وما اولئك بالمؤمنين و اذا دعوا الي الله و رسولہ ليحكم بينهم اذا فريق منهم معرضون) 100

اور يہ لوگ كھتے ھيں كہ ھم الله اور اس كے رسول پر ايمان لے آئے ھيں، اور ان كي اطاعت كي ھے، اور اس كے بعد ان ميں سے ايك فريق منھ پھير ليتا ھے، يہ واقعاً صاحبان ايمان نھيں ھيں، اور جب انھيں خدا و رسول كي طرف بلايا جاتا ھے كہ وہ ان كے درميان فيصلہ كريں تو ان ميں سے ايك فريق كنارہ كش ہوجاتا ھے۔

مذكورہ آيت كے شان نزول كے سلسلہ ميں بيان كيا جاتا ھے كہ امير المومنين حضرت علي عليہ السلام اور ايك فرد كے درميان جس نے آپ سے زمين خريدي تھي اختلاف در پيش ہوا وہ مرد اس پتھر كي بنا پر جو زمين ميں تھے معيوب قرار دے رھا تھا اور معاملہ كو فسخ كرنا چاھتا تھا امام علي عليہ السلام نے قضاوت كے لئے رسول اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي پيش كش كی، ليكن حكم بن ابي العاص جس كا شمار منافقوں ميں ہوتا تھااس نے خريدار كو ور غلايا كہ اگر رسول اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كے پاس جاؤ گے تو وہ حضرت علي عليہ السلام كے فائدہ ميں فيصلہ كريں گے كيونكہ علي عليہ السلام ان كے چچا زاد بھائي ھيں۔

يہ آيت اسي مناسبت سے نازل ہوئي اور حكم بن ابي العاص كي شدّت سے سرزنش كي اور اس بات كا اضافہ بھي كيا كہ، اگر حق ان كے ساتھ ھو اور فيصلہ ان كے حق ميں ہوتا ھے تو وہ دست بستہ رسول صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي خدمت ميں حاضر ہوتے ھيں ليكن اب جب كہ وہ جانتے ھيں كہ حق ان لوگوں كے ساتھ نھيں تو پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي قضاوت سے منھ موڑ ليتے ھيں101

منافقين، حق كي حكومت اور اسلامي نظام كي حاكميت كے دشمن ہونے كي بنا پر طاغوت كے قبضہ و دبدبہ كو وجود بخشنے كي فكر ميں رھتے ھيں، ھميشہ اسلامي نظام كے اھم ترين ركن، ولايت سے برسر پيكار رھے ھيں، مختلف اطوار سے اپنے اس كينہ و عداوت كو بروئے كار لاتے ھيں۔حقيقي ولايت پرستی، اور ولايت پرست ہونے كا نعرہ بلند كرنے ميں زمين و آسمان كا فرق ھے، منافقين نہ صرف يہ كہ زبان سے ولايت كو قبول نہ كرنے كا اظھار نھيں كرتے بلكہ ولايت پذيری كے نعروں كے ذريعہ اپنے كو سب سے زيادہ ولايتي فرد بتاتے ھيں، ليكن پس پردہ ولايت ستيزی و ولايت كے خلاف عملي اقدام كي فكر و ذكر ميں مشغول رھتے ھيں۔

ولايت ستيزی كے عملي مناظر

جس طريقہ سے صاحبان ايمان كي ولايت پرستي اور ولايت پذيری كے خاص عملي جلوے نظر آتے ھيں، منافقين كي بھي ولايت ستيزی كي جلوہ افروزي كم نھيں، ان جلوے اور مناظر كے ذريعہ، تحريك نفاق كي شناخت بخير و خوبي كي جاسكتي ھے قرآن مجيد منافقين كي ولايت سے برسر پيكار عملي جلوے و مناظر كے چند نمونے پيش كر رھا ھے۔

1۔ ديني حكومت و حاكميت كو قبول نہ كرنا

منافقين كي ولايت ستيزی كا ايك عملي نمونہ ان كا ديني حكومت و اسلامي نظام كي حاكميت كو قبول كرنے سے انكار كرنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هے، اسلام کے سیاسی نظریہ میں ولایت، اسلامي نظام کا اهم ترین، رکن هے بغیر ولایت کے حکومت کا نظام ایك طاغوتي نظام هے۔
قرآن کریم کے پیش نظر ایمان کا معیار و پیمانہ ولایت کے دستور و احکام کو از حیث قلب و عمل قبول و تسلیم کرنا هے۔
(فلا و ربّك لا یؤمنون حتي یحکّموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا في انفسهم حرجا مما قضیت و یسلّموا تسلیما) 102
پس آپ کے پروردگار کي قسم یہ هرگز صاحبان ایمان نہ بن سکیں گے جب تك آپ کو اپنے اختلافات میں حکم نہ بنائیں اور پھر جب آپ فیصلہ کردیں تو اپنے دل میں کسي طرح کي تنگي کا احساس نہ کریں، اور آپ کے فیصلہ کے سامنے سراپا تسلیم هوجائیں۔
روایات میں بھي اس نکتہ کي تصریح کي گئي هے، اس عصر و زمان میں جب کہ اسلامي نظام و حکومت قائم نہیں هے، اهل بیت اطهار علیهم السلام کے افکار کے مقلدین کو طاغوت کي حاکمیت قبول نہیں کرنا چاهئے، اس حالت میں اسلامي نظام کي حاکمیت کے عصر میں ان کا وظیفہ بالکل عیاں و آشکار هے، حضرت امام صادق علیہ السلام فرماتے هیں:
((من تحاکم الیهم في حق او باطل فانما تحاکم الي الطاغوت وما یحکم لہ فانما یاخذ سحتا وان کان حقہ ثابتا لانہ اخذہ بحکم الطاغوت و قد امر الله ان یکفر بہ)) 103
کسي شخص کا اپنے اس حق کے لئے جو ضائع هوگیا هے یا باطل دعويٰ کے سلسلہ میں ان (اهل باطل و ظالم) کے پاس جانا یعني محاکمہ کے لئے طاغوت کے پاس جانے کے مترادف هے، اور جو کچھ ان کي حکمیت کے ذریعہ حاصل کیا هے وہ حرام هے چاهے اس کا حق هي کیوں نہ هو اس لئے کہ اپنے حق کو طاغوت کے ذریعہ حاصل کیا هے، حالانکہ خداوند عالم نے حکم دیا هے کہ طاغوت کا انکار کریں۔
نفاق کي اهم خصوصیت، دیني حکومت کا انکار اور اغیار کي حکومت و حاکمیت کا اقرار کیا هے، منافقین پیامبر اسلام صلي الله علیہ وآلہ وسلم اور دین و مذهب کي حاکمیت کو قبول نہیں کرتے هیں، لیکن طاغوت کي حاکمیت کو دل و جان سے تسلیم کرتے هیں۔
(الم تر الذین یزعمون انهم آمنوا بما انزل الیك وما انزل من قبلك یریدون ان یتحاکموا الي الطّاغوت و قد أمروا ان یکفروا بہ) 104
کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا خیال یہ هے کہ وہ آپ پر اور آپ کے پهلے نازل هونے والي چیزوں پر ایمان لے آئیں هیں اور پھر یہ چاهتے هیں کہ سرکش لوگوں کے پاس فیصلہ کرائیں جب کہ انهیں حکم دیا گیا هے کہ طاغوت کا انکار کریں۔
تفاسیر کي کتب میں آیا هے کہ ایك منافق کا یهودي فرد سے اختلاف هوگیا یهودي شخص نے اس منافق کو پیامبر عظیم الشان (ص) کي قضاوت قبول کرنے کي عدوت دی، کها تمهارے پیامبر صلي الله علیہ وآلہ وسلم جو حکم بھي کریں گے اس کو قبول کرلوں گا، لیکن اس منافق نے رسول اعظم صلي الله علیہ وآلہ وسلم کي حکمیت کو قبول کرنے سے انکار کردیا اور اسے کعب بن اشرف یهودي کي حکمیت کي دعوت دی، مذکورہ آیت منافقت کي غلط سیاست و رفتار کي سرزنش کے سلسلہ میں نازل هوئي هے105
منافقین همیشہ پیامبر عظیم الشان کے دستورات و احکام سے مقابلہ اور صف آرائي میں مشغول رهتے تھے، نہ خود هي حق و حقیقت کي اطاعت کرتے تھے اور نہ هي دوسروں کو اس کي اجازت دیتے تھے۔
(اذا قیل لهم تعالوا الي ما انزل الله و الي الرسول رأیت المنافقین یصدون عنك صدودا)106
اور جب ان سے کها جاتا هے کہ حکم خدا اور اس کے رسول صلي الله علیہ وآلہ وسلم کي طرف آؤ تو آپ منافقین کو دیکھیں گے کہ وہ شدت سے انکار کرتے هیں۔
منافقین نہ صرف یہ کہ دین کي حاکمیت کو قبول نہیں کرتے اور خود کو اس کے حوالہ نہیں کرتے، بلکہ مدام اسلامي نظام کي حاکمیت اور دین و مذهب کي قدرت کي تضعیف و تحقیر میں مشغول رهتے هیں۔
پیامبر اکرم صلي الله علیہ وآلہ وسلم کي حاکمیت کو ضعیف و کمزور کرنے کے لئے منافقین کے طریقۂ کار میں سے ایك، اقتصادي ناکہ بندي اور مشکلات کي ایجاد، کا حربہ تھا جس کا استعمال همیشہ دشمنوں نے کیا هے اور آج بھي اسلامي نظام کي تضعیف کے لئے اس حربہ سے استفادہ هورها هے۔
(هم الذین یقولون لا تنفقوا علي من عند رسول الله حتي ینفضوا) 107
یهي وہ لوگ هیں جو کهتے هیں کہ رسول الله کے ساتھیوں پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ یہ لوگ منتشر هوجائیں۔
پیامبر رحمت (ص) کے سلسلہ میں عبد الله ابن ابي کي سازش یہ تھي کہ هر قسم کا معاملہ اور خرید و فروخت، مهاجرین

اور رسول خدا صلي الله عليہ وآلہ وسلم کے شيدائي افراد سے ممنوع قرار ديا جائے تاکہ اقتصادي و معاشي کي بنا پر رسول خدا صلي الله عليہ وآلہ وسلم کے شيدائي ان کے اطراف سے منتشر هوجائيں۔
بالکل وهي پاليسي جو مشرکين قريش نے مکہ ميں رسول خدا صلي الله عليہ وآلہ وسلم کے ساتھ انجام دي تھی، قريش کے سر کردہ افراد نے ايك پيمان کو ترتيب ديا اور دستخط کے بعد خانۂ کعبہ کي ديوار پر آويزاں کرديا، اس عهد و پيمان کي بنا پر هر قسم کے اقتصادي معاشرتي روابط مسلمانوں سے ممنوع تھے، کسي کو بھي حق نہ تھا کہ بني هاشم، پيامبر، اور ان کے اصحاب سے رشتہ داري کے روابط برقرار کرے، نيز بني هاشم سے هر قسم کي دفاعي قرار داد کا انعقاد بھي ممنوع کرديا گيا تھا۔
اس سازش کو عملي جامہ پهنايا گيا ليکن وہ تمام صعوبت اور رنج و تکليف جو اس قرار اور پيمان کي بنا پر مسلمان شکار هوئے، اهل اسلام کي استقامت و صبر کي بنا پر مشرکين کے سارے پروگرام نقش بر آب هوگئے، اور اسلام کي طاقت و اقتدار ميں اضافہ هوتا رها۔
تعجب آور هے کہ رسول خدا صلي الله عليہ وآلہ وسلم کے بعد يهي پروگرام آپ کے وصي و جانشين اور خليفہ برحق حضرت علي عليہ السلام پر جاري کيا گيا، حضرت زهرا سلام الله عليها سے فدك غصب کرليا گيا تاکہ حضرت علي عليہ السلام کي اقتصادي در آمد کے وسيلہ کو ختم کرديا جائے۔

2۔ ولايت کے دستورات و احکام کي عملي مخالفت

منافقين کي ولايت کي عدم قبوليت کا ايك اور نمونہ، ولي کے فرامين کي عملي مخالفت هے، سورہ نور کي آيت نمبر اکاون جو اس سے قبل پيش کي گئي هے، ولايت کے اوامر کي سماعت اور اس کي اتباع، حقيقي صاحبان ايمان کے اوصاف و صفات ميں شمار کيا گيا هے، ليکن منافق دين کي حکميت کو قبول نهيں کرتے هيں، ظاهر ميں پيروي کا ادعا کرتے هيں، مگر اعمال ميں ولي کے فرمان کي مخالفت کرتے هيں۔
(ويقولون طاعة فاذا برزوا من عندك بيت طائفة منهم غير الذي تقول) 108
اور يہ لوگ پهلے اطاعت کي بات کرتے هيں، پھر جب آپ کے پاس سے باهر بکلتے هيں تو پھر ايك گروہ اپنے قول کے خلاف تدبيريں کرتا هے۔
قرآن کريم نے ايمان اور نفاق کو جانچنے اور پرکھنے کے لئے معاشرتي و سياسی ميدان ميں حضور کو، معيار و محك قرار ديا هے، صرف پيامبر گرامي صلي الله عليہ وآلہ وسلم کي اجازت سے اس ميدان کو ترك کيا جاسکتا هے۔
(انما المؤمنون الذين آمنوا بالله و رسولہ و اذا کانوا معہ علي امر جامع لم يذهبوا حتي يستأذنوه ان الذين يستأذنونك اولئك الذين يؤمنون بالله ورسولہ) 109
مومنين صرف وہ افراد هيں جو خدا اور رسول پر ايمان رکھتے هوں اور جب اجتماعي کام ميں مصروف هوں تو اس وقت تك کهيں نہ جائيں جب تك اجازت حاصل نہ هوجائے، بے شك جو لوگ آپ سے اجازت حاصل کرتے هيں وهي الله و رسول پر ايمان رکھتے هيں۔
مذکورہ آيت کے مصاديق ميں سے ايك غسيل الملائہ (ملائکہ کے ذريعہ غسل دئے هوئے) حنظلہ هيں جناب حنظلہ کي شادي هي کي شب، مسلمان احد کے لئے حرکت کر رهے تھے، جناب حنظلہ نے رسول گرامي صلي الله عليہ وآلہ وسلم سے اجازت چاهي کہ ايك شب شريك حيات کے پاس گزار کر صبح کو احد ميں حاضر هوجائيں گے، آپ نے اجازت بھي فرمادي جناب حنظلہ دوسرے روز احد پهونچ کر جنگ کے لئے آمادہ هوئے اور اسي جنگ ميں درجۂ شهادت پر فائز بھي هوئے، پيامبر گرامي صلي الله عليہ وآلہ وسلم نے شهادت کے بعد فرمايا: حنظلہ کو ملائکہ غسل دے رهے تھے۔
جناب حنظلہ کے عمل کے نقطۂ مقابل، جنگ خندق ميں منافقين کي حرکت هے، رسول اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم نے اس جنگ ميں خندق بنانے کے لئے، دس دس افراد کا دستہ بنا کر ايك ايك حصہ ان کے حوالہ کرديا تھا جس وقت منافقين مسلمانوں کي چشم سے پوشيدہ هوتے تو فريضہ سے سر پيچي کرتے اور جب مسلمان کي آهٹ پاتے تو مشغول هوجاتے ذيل کي آيت منافقين کے زشت فعل کو بيان کررهي هے۔
(قد يعلم الله الذين يتسلّلون منکم ولو اذاً فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنہ او يصيبهم عذاب اليم) 110
الله ان لوگوں کو خوب جانتا هے جو تم ميں سے خاموشي سے الگ هوجاتے هيں لهذا جو لوگ حکم خدا کي مخالفت کرتے هيں وہ اس امر سے ڈريں کهيں ان تك کوئي فتنہ پهونچ جائے يا کوئي درد ناك عذاب نازل هوجائے۔
دوسري آيت جو منافقين کی، دستورات پيامبر (ص) سے عملي مخالفت کو بيان کر رهي هے، سورہ توبہ کي آيت نمبر اکاسي

ھے، خداوند عالم اس آیت اور بعد والي آیت میں منافقین کے عمل کي شدت سے سرزنش و توبیخ کرتے ھوئے سخت عذاب کا وعدہ دے رھا ھے۔
(فرح المخلّفون بمقعدھم خلاف رسول اللہ و کرھوا أن یجاھدوا باموالھم وأنفسھم في سبیل اللہ وقالوا لا تنفروا في الحرّ قل نار جھنّم اشدّ حرّا لو کانوا یفقھون فلیضحکوا قلیلا و لیبکوا کثیرا جزاء بما کانوا یکسبون) 111
جو لوگ جنگ تبوك میں نھیں گئے وہ رسول اللہ کے پیچھے بیٹھے رہ جانے پر خوشحال ھیں اور انھیں اپنے جان و مال سے راہ خدا میں جھاد ناگوار معلوم ھوتا ھے اور یہ کھتے ھیں کہ تم لوگ گرمي میں نہ نکلو تو اے پیامبر صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کھہ دیجئے کہ آتش جھنم اس سے زیادہ گرم ھے اگر یہ لوگ کچھ سمجھنے والے ھیں اب یہ لوگ ھنسیں کم اور روئیں زیادہ کہ یھي ان کے کئے کي جزا ھے۔
جیسا کہ آیت کے لحن و طرز سے ظاھر ھے منافقین رسول اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شریك نھیں ھوتے تھے اور وہ اپنے اس زشت عمل سے نادم و پشیمان ھونے کے بجائے اس خلاف ورزي سے خوش حال اور مسرور بھي رھتے تھے، وہ صرف یھي نھیں کہ خود میدان جنگ میں شریك نہ ھوتے بلکہ اپني مغرضا نہ و معاندانہ تبلیغ سے جھاد پر جانے والوں کو روکتے بھي تھے۔

3۔ ولایت کي حریم کو پامال کرنا

ولایت ستیزی کے زمرہ میں منافقین کا ایك اور عملي شاھکار، حریم ولایت کي حرمت کو پامال کرنا ھے۔
قرآن مجید نے ولایت کي حریم کو معین کر دیا ھے اور اس حریم کا تحفظ و احترام، اھل اسلام کا وظیفہ ھے، پھلي حریم یہ ھے کہ جب صاحب ولایت کي طرف سے کوئي حکم صادر ھو، بغیر کسي چون و چرا کے اطاعت کي جائے اگر ولي یعني صاحب ولایت کي اطاعت نہ ھو تو اسلامي نظام کھیں کا نھیں رھے گا۔
(وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضي اللہ و رسولہ امرا ان یکون لھم الخیرۃ من امرھم ومن یعص اللہ و رسولہ فقد ضلّ ضلالا مبینا) 112
اور کسي مومن مرد یا عورت کو اختیار نھیں ھے کہ جب خدا و رسول کسي امر کے بارے میں فیصلہ کردیں تو وہ بھي اپنے امر کے بارے میں صاحب اختیار بن جائے اور جو بھي خدا و رسول کي نافرماني کرے گا وہ بڑي کھلي ھوئي گمراھي میں مبتلا ھوگا۔
صاحب ولایت کي طرف سے فرمان و حکم جاري ھوجانے کے بعد اظھار نظر، ذاتي سلیقہ و روش، اشکال تراشي کي کوئي گنجائش نھیں منافقین صاحب ولایت کے فرامین کي مخالفت و رو گرداني سے ولایت کي حریم کو پامال کرنا چاھتے ھیں اور اپنے اس فعل کے ذریعہ دوسروں کو بھي نافرماني کي تشویق دلاتے ھیں۔
سورہ توبہ کي آیت نمبر اکاسي میں پیامبر عظیم الشان (ع) کے فرمان کی، مخالفین کے ذریعہ رو گرداني و مخالفت، نیز ان کي خوشحالي و رضایت کا ذکر، صراحتاً ھوچکا ھے، البتہ فرامین کا بغیر چون و چرا اجرا کرنے کا مطلب، مشورت و نصیحت نیز یاد دھاني کے متعارض نھیں ھے۔
جب تك منصب ولایت کي طرف سے کوئي حکم و دستور کا صدور نہ ھوا ھو، نہ صرف یہ کہ افراد نصیحت و مشورہ کا جواز رکھتے ھیں بلکہ "النصیحۃ لائمۃ المسلمین" کي بنا پر اپنے نظریات و خیالات کا صاحب ولایت کے محضر میں بیان کرنا واجب ھے لیکن جب ولي نے کسي امر کي تصمیم گیري کر لي ھے تو سب کا وظیفہ اطاعت و فرماں برداري ھے، حتي وہ افراد بھي جو مشورت کے مرحلے میں اس تصمیم و عمل کے مخالف نظر تھے یعني کوئي بھي فرد، مخالف نظر، کا عذر پیش کرتے ھوئے اطاعت سے رو گرداني نھیں کرسکتا ھے۔
ابن عباس، امیر المومنین حضرت علي علیہ السلام کو مشورے دیتے ھیں کہ آپ معاویہ کو شام میں رھنے دیں اور بصرہ و کوفہ کي امارت طلحہ و زبیر کے سپرد کردیں حالات آرام ھوجانے کے بعد ان کو معزول کردیں، امام علي علیہ السلام نے ابن عباس کا مشورہ رد کرتے ھوئے فرمایا:
((لا افسد دیني بدنیا غیري لك ان تشیر علي و اريٰ فان عصیتك فأطعني)) 113
میں اپنے دین کو دوسروں کي دنیا کے لئے تباہ و برباد نھیں کرسکتا، تمھیں مجھے مشورہ دینے کا حق حاصل ھے، اس کے بعد راي میري ھے، لھذا اگر میں تمھارے خلاف راي قائم کرلوں تو تمھارا فریضہ ھے کہ میري اطاعت کرو۔
بھت زیادہ روایات، اسلامي معاشرے کے قائدین کي نصیحت و خیر خواھي کے سلسلہ میں آئي ھیں، نصیحت و خیر خواھي ایك قیمتي شيء اور لوگوں کے لئے ایك فریضہ ھے حضرت امام علي علیہ السلام اشخاص پر رھبر و رھنما کے حقوق میں

ايك نصيحت و رهنمائي كو سمجهتے هيں۔
((و امام حقي عليكم...... النصيحة في المشهد والمغيب)) 114
ميرا حق تم پر يہ هے كہ باطن و ظاهر ميں نصيحت و خير خواهي كو هاته سے نہ جانے دو۔
اسي طريقہ سے حضرت علي عليہ السلام نے پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم اور اپنے نيك و ممتاز اصحاب كي تجليل و تكريم كے بعد، ان سے چاهتے هيں كہ خالصانہ نصيحت سے ان كي مساعدت كريں۔
((...... فاعينوني بمنا صحة خليلة من الغش سليمة من الريب)) 115
مجهے خالصانہ و هر قسم كے شك و ترديد سے جدا، نصيحت سے ميري مدد و نصرت كرو۔
نصيحت و خير خواهي سب كے لئے، خصوصاً معاشره كے افراد كي نصيحت اسلامي نظام كے رهبر كے لئے، ايك قيمتي شي اور فريضہ هے، اس شرط كے ساته كہ واقعي مصداق نصيحت هو، اس لئے كہ كينہ پروري كي بنا پر عيب كي تلاش، در حقيقت نصيحت نهيں هے، معركہ آرائی، بے مورد اتهام، ايك طرفہ و شتاب زده فيصلہ وغيره نصايح نهيں هيں۔
اس نكتہ كي طرف بهي توجہ مركوز هوني چاهئے كہ، ولائي اوامر، ميں خواه ولائي معصوم (ع) ، خواه ولائي ولي فقيہ، ميں مطيع فرماں بردار هونا چاهئے اور يہ وه نكتہ هے جسے قرآن كريم نے بهي بيان كيا هے، اور علم فقہ ميں بهي (حاكم كے حكم كو دوسرے مجتهد كا نقض كرنا حرام هے) كے تحت ذكر كيا گيا هے۔
ليكن جهاں حكم، الهي و شرعي نہ هو، هر مسلمان كو نظر كے اظهار كا حق هے، كبهي بهي پيامبر عظيم الشان صلي الله عليہ وآلہ وسلم اس نوع كے اظهار كو منع نهيں كرتے تهے بلكہ تعريف و تشويق بهي كرتے تهے۔
جنگ احزاب ميں رسول اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان (رض) كي خندق بنانے كي فكر و نظر اور خير خواهي كو قبول كرتے هوئے مورد تاكيد بهي قرار ديا، حضرت سلمان (رض) نے پيامبر صلي الله عليہ وآلہ وسلم سے عرض كيا، فارس علاقہ ميں جب بهي دشمن كا خطره هوتا هے شهر كے اطراف ميں خندق كهود كر دشمن كي پيش قدمي كو روكا جاتا هے لهذا مدينہ كے اطراف ميں آسيب پذير علاقے جهاں دشمن وسائل جنگي كو آساني سے عبور دے سكتا هے، وهاں خندق كهود كر ان كي پيش قدمي كو روك ديا جائے، اور خندق كے اطراف ميں سوراخ و برج بنا كر دشمن كي نقل و حركت پر نگاه ركهتے هوئے شهر كا دفاع كيا جائے، پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان (رض) كي نظر كو منظور كرتے هوئے خندق كهودنے ميں مشغول هوگئے116
ايك دوسري آيت تصريح كر رهي هے كہ صاحب ولايت كے فرامين سے همراهي لازم هے، اس كے اوامر پر سبقت ممنوع هے۔
(يا ايها الذين آمنوا لا تقدموا بين يدي الله ورسولہ) 117
اے ايمان والو! خبردار خدا و رسول كے سامنے اپني بات كو آگے نہ بڑهاؤ۔
خدا اور پيامبر سے سبقت لينا يعني خدا و پيامبر (ص) كے باصراحت دستور و حكم كے سامنے شخصي طور و طريقہ كو استعمال كرنا، يا كسي دوسرے نظريہ كو بيان كرنا، ولايت سے سبقت لينا يعني صاحب ولايت كي گفتار و اقوال كو كچه اس طرح تفسير و تشريح كرنا كہ اپني پسند و خواهش كے مطابق هو۔
حضرت امام جعفر صادق عليہ السلام سے اس نوعيت كي تاويل كو مورد لعنت قرار ديا هے۔
((قوم يزعمون اني اما مهم والله ما انا بامام لهم لعنهم الله كلما سترت سرا هتكوه اقول كذا وكذا فيقولون انما يعني كذا و كذا فيقولون انما يعني كذا و كذا انما انا امام من اطاعني)) 118
بعض خيال كرتے هيں كہ ميں ان كا امام هوں خدا كي قسم ميں ان لوگوں كا امام نهيں هوں خدا ان لوگوں پر لعنت كرے، ميں جس راز كو مخفي ركهنا چاهتا هوں وه افشا كرتے هيں، ميں كسي قول كو پيش كرتا هوں، وه لوگ كهتے هيں كہ امام كا مقصد يہ هے وه هے (تاويل كرتے هيں) ميں صرف ان افراد كا امام هوں جو ميرے اطاعت گزار و فرمان بردار هيں۔
بهر حال ولايت كي حريم ميں سے ايك، بغير چون و چرا صاحب ولايت كے احكام و دستور كي پيروي و اطاعت كرنا هے۔
منافقين كا طرز عمل پيامبر اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كے فرمان و دستور كي خلاف ورزى، اور حضرت كے حريم كي حرمت شكني تها، ليكن جيسا كہ وضاحت كي گئي كہ معاشرے كے قائدين كے لئے ناصح و خير خواه كا لازم هونا، چون و چرا كے بغير اطاعت گزار و فرمان بردار هونے سے كوئي تعارض و تضاد نهيں ركهتا هے۔
ولايت كے لئے دوسري حريم جو قرآن بيان كر رها هے، ولايت كے احترام كا لازم هونا هے، قرآن مجيد كا پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كے حضور ميں صدا كو بلند نہ كرنے كا حكم دينا احترام ولايت كے مصاديق ميں سے هے۔
(يا ايها الذين آمنوا لا ترفعوا اصواتكم فوق صوت النّبي ولا تجهروا الہ بالقول كجهر بعضكم لبعض) 119

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اے صاحبان ایمان خبردار! تم اپني آواز کو نبي کي آواز پر بلند نہ کرنا، اور ان سے اس طرح بلند آواز ميں بات نہ کرنا جس طرح آپس ميں ايك دوسرے کو پکارتے هو۔
دوسري آيت ميں بھي اسي قسم کے مفهوم کو پيش کيا گيا هے۔
(لا تجعلوا دعاء الرسول بينكم كدعاء بعضكم بعضاً) 120
مسلمانوں! خبردار رسول کو اس طرح نہ پکارو۔ جس طرح آپس ميں ايك دوسرے کو پکارتے هو۔
فوق کي دونوں آيات صاحب ولايت سے مومنين کے صحيح برتاؤ و رفتار کو بيان کرتے ہوئے پيامبر اکرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم سے منافقين کے زشت برتاؤ و روش کو بھي بطور کنايہ پيش کر رهي هے، صاحب ولايت کے احترام کو تباہ کرنے کے سلسلہ ميں منافقين کا ايك اور حربہ، صاحب ولايت (ولي) کو سادہ لوحي کا خطاب دينا هے۔
(ومنهم الذين يوذون النبي و يقولون هو اذن) 121
ان ميں سے وہ بھي هيں جو پيامبر کو اذيت ديتے هيں اور کهتے هيں کہ وہ تو صرف کا ن والے خوش خيال و سادہ لوح) هيں۔
ولايت کي حريم کو پامال کرنے کے لئے منافقين کي ايك دوسري روش صاحب ولايت (پيامبر اکرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم) کے افعال و رفتار پر تنقيد کرنا تھا۔
حرقوص ابن زهير جو بعد ميں خوارج کا سرغنہ قرار پايا جنگ حنين کے غنائم کي تقسيم کے وقت رسول اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرتے ہوئے کها: عدالت سے تقسيم کريں حضرت نے فرمايا: مجھ سے عادل تر کون هے؟ اس سوء ادب کي بنا پر ايك مسلمان نے اس کو هلاك کرنا چاها، پيامبر اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم نے فرمايا: اسے چھوڑدو اس کے کچھ مريد هوں گے اور اتني عبادت کريں گے کہ تم لوگ اپني عبادت کو کم حيثيت سمجھو گے ليکن اس قدر عبادت کرنے کے باوجود دين سے خارج هوجائيں گے122 حرقوص ابن زهير نهروان ميں امام علي عليہ السلام کے هاتھوں واصل جهنم هوا۔123
ذيل کي آيت حرقوص کي حرکت کي مذمت ميں اور بعض منافقين کے لئے جو رسول اکرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم کو قتل کرنا چاهتے تھے نازل هوئي هے۔
(ومنهم من يلمزك في الصدقات فان اعطوا منها رضوا وان لم يعطوا منها اذا هم يسخطون) 124
اور ان ميں سے وہ بھي هيں جو خيرات کے بارے ميں الزام لگاتے هيں کہ انهيں کچھ مل جائے تو راضي هوجائيں گے، اور نہ ديا جائے تو ناراض هوجائيں گے۔

منافقين کي دوسري سياسی خصوصيتيں

موقع پرست هونا
قرآن کي نظر کے مطابق منافقين کي سياسي خصائص ميں سے ايك موقع پرست هونا هے، ان کے لئے صرف اپنے منافع اهميت کے حامل هوتے هيں، نفاق کي طرف مائل هونے کي وجہ بھي يهي هے، موقع پرستي کا آشکار و ظاهر مصداق کہ جس کے چند مورد کي قرآن نے تصريح کي هے۔
غنائم کو حاصل کرنے اور ميدان نبرد و جنگ سے فرار کرنے ميں موقع پرستي کے ماهر تھے، جس وقت مسلمين کامياب هوتے تھے بلا فاصلہ خود کو مسلمانوں کي صف ميں پهنچا ديتے تھے تاکہ جنگ کے غنائم سے بهرہ مند هوسکيں اور جس وقت مسلمان شکست وناکامي سے دوچار هوتے تھے، فوراً اسلام کے دشمنوں سے کهتے تھے، کيا تم سے نهيں کها تھا کہ اسلامي حکومت نام نهاد حکومت هے، اور تم کامياب هوگے، همارا حصہ حوالہ کردو، قرآن مجيد منافقين کي موقع پرستيں کو ان الفاظ ميں بيان کر رها هے۔
الذين يتربصون بكم فان كان لكم فتح من الله قالوا الم نكن معكم وان كان للكافرين نصيب قالوا الم نستحوذ عليكم و نمنعكم من المؤمنين فالله يحكم بينكم يوم القيامة و لن يجعل الله للكافرين علي المومنين سبيلا) 125
اور يہ منافقين تمهارے حالات کا انتظار کرتے رهتے هيں کہ تمهيں خدا کي طرف سے فتح نصيب هو تو کهيں کيا هم تمهارے ساتھ نهيں تھے اور اگر کفار کو کوئي حصہ مل جائے گا تو ان سے کهيں گے کہ کيا هم تم پر غالب نهيں آگئے تھے اور تمهيں مومنين سے بچا نهيں ليا تھا، تو اب خدا هي قيامت کے دن تمهارے درميان فيصلہ کرے گا اور خدا کفار کے لئے صاحبان ايمان کے خلاف کوئي راہ نهيں دے سکتا۔

موقع پرست اشخاص مشكلات و رنج ميں همراه نهيں هوتے، ليكن فتح و ظفر كي علامت ظاهر هوتے هي ان كے چهرے نظر آنے لگتے هيں اور اپنے سهم و حقوق كا مطالبہ هونے لگتا هے، ذيل كي آيت واضح طريقہ سے ان كي موقع پرستي كو بيان كر رهي هے۔

(اشحّۃ عليكم فاذا جاء الخوف رأيتهم ينظرون اليك تدور اعينهم كالذي يغشي من الموت فاذا ذهب الخوف سلقو كم بألسنۃ حداد اشحۃ علي الخير) 126

يہ تم سے جان چراتے هيں اور جب خوف سامنے آجائے گا تو آپ ديكھيں گے كہ آپ كي طرف اس طرح ديكھيں گے كہ جيسے ان كي آنكھيں يوں پھر رهي هيں جيسے موت كي غشي طاري هو اور جب خوف چلا جائے گا تو آپ پر تيز زبانوں كے ساتھ حملہ كريں گے اور انهيں مال غنيمت كي حرص هوگي۔

سورۂ احزاب كي آيت نمبر بيس ميں بهي ان كے سخت، حساس، بحران زده لحظات سے فرار كو اچھے طرز سے بيان كيا گيا هے۔

(يحسبون الأحزاب لم يذهبوا و ان يأت الأحزاب يودو لو أنهم بادون في الاعراب يسئلون عن انبائكم ولو كانوا فيكم ما قاتلوا الا قليلا)

يہ لوگ ابهي تك اس خيال ميں هيں كہ كفار كے لشكر گئے نهيں هيں اور اگر دوباره لشكر آجائيں تو يہ يهي چاهيں گے كہ كاش دهاتيوں كے ساتھ صحراؤں ميں آباد هوگئے هوتے اور وهاں سے تمهاري خبريں دريافت كرتے رهتے اور اگر تمهارے ساتھ هوتے بهي تو بهت كم هي جهاد كرتے۔

مذكوره دونوں آيات (19، 20 سوره احزاب) سے استفاده هوتا هے كہ منافقين مسلمانوں كے حق ميں فوق العاده بخيل هيں، اهل اسلام كے لئے كسي قسم كي همراهي كرنے كے لئے حاضر نهيں، كسي بهي قسم كي مالي، جاني، فكري مساعدت سے گريز كرتے هوئے بالكل غيرت برتتے هيں جب ايثار و شهوت كي بات آتي هے تو خلاف عادت بزدلي كا شكار هوجاتے هيں، قلب و دل كهو بيٹھنے كا امكان رهتا هے ليكن جب خطرات دور هوجاتے هيں تو مال غنيمت كے لئے ميدان ميں حاضر هوجاتے هيں يہ چاهتے هيں كہ هميشہ حالات كا نظاره كرتے رهيں دوسرے الفاظ ميں يوں كها جائے كہ تالاب كے كناره بيٹھے رهتے رهيں اور حالات كا جائزه ليتے رهيں اور قدم اس وقت ركھتے هيں جب مطمئن هوجائيں كہ خطره ٹل چكا هے، ان كا هم و غم مال غنيمت كا حصول هے127

تاريخ سے نقل كيا جاتا هے كہ پيامبر اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم نے جنگ خيبر كے موقع پر فرمايا: خيبر كے غنائم ان اشخاص كے لئے هيں جو حديبيہ اور اس كے سخت شرائط ميں شريك تھے منافقين نے حديبيہ ميں شركت نهيں كي تهي وه جنگ خيبر ميں اس فكر كے ساتھ كہ مال غنيمت زياده ملے گا شريك هونا چاهتے تهے، پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم نے اس فرمان كے ذريعہ، ان كي موقع پرستي كو بے آبرو كر كے ركھ ديا، اگر چہ منافقين نے پيامبر عظيم الشان و مسلمانوں پر نكتہ چيني و اعتراضات كرتے هوئے حسادت ورزي كے الزام لگائے ذيل كي آيت اسي سلسلہ ميں نازل هوئي هے:

(سيقولون المخلفون اذا انطلقتم الي مغانم لتاخذوها ذرونا نتبعكم يريدون ان يبدلوا كلام الله قل لن تتبعونا كذلكم قال من قبل فسيقولون بل تحسدوننا بل كانوا لا يفقهون الا قليلا) 128

عنقريب يہ پيچھے ره جانے والے تم سے كهيں گے جب تم مال غنيمت لينے كے لئے جانے لگو گے كہ اجازت دو هم بهي تمهارے ساتھ چل چليں يہ چاهتے هيں كہ الله كے كلام كو تبديل كرديں تو تم كهدو كہ تم لوگ همارے ساتھ نهيں آسكتے هو، الله نے يہ بات پهلے سے طے كردي هے پھر يہ كهيں گے كہ تم لوگ هم سے حسد ركھتے هو، حالانكہ حقيقت يہ هے كہ يہ لوگ بات كو بهت كم سمجھ پاتے هيں۔

اگر هم اوّل اسلام سے اب تك كي تاريخ كو ملاحظہ كريں تو اس نكتہ كي طرف ضرور متوجہ هونگے كہ مسلمانوں كو اب تك جو هزيمت اٹھاني پڑي هے اس كے اسباب و علل، اهل اسلام كي صفوف ميں موقع پرست افراد كي در اندازي كا نتيجہ هے۔

بني اميہ جس نے ايك هزار سال، اسلامي مملكت پر حكومت كي اور اپنے ادوار حكومت ميں شرم آور ترين افعال اور قبيح و زشت كارنامے كے مرتكب هوئے اسلام ميں موقع پرست اشخاص كے نفوذ كا نتيجہ تها۔

ابو سفيان جس كے پاس فتح مكہ كے بعد اظهار اسلام كے علاوه كوئي چاره نہ تها جس كے جسم و روح ميں اسلام نام كي كوئي شي نہ تهي وه موقع پرستي كي بنا پر حكومت كے عالي منصب ميں نفوذ كرتا چلا گيا، يهاں تك كہ عثمان كے زمانے ميں بهت زياده هي قدرت و اقتدار كا حامل تها، بلكہ اس سے قبل هي شام كي حكومت اس كے فرزندوں كے هاتھ ميں تهي۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بني عباس كي بهي موقع پرستی، انقلاب کے تمام طرفدار حضرات کے لئے ايك عبرت كا مقام هے، بني عباس نے اهل بيت اطهار عليهم السلام كي محبوبيت و آل محمد عليهم السلام كي رضايت كے نام پر قيام كر كے لوگوں كو اپنے اطراف جمع كر ليا اور جب اپنے اس هدف ميں كامياب هوگئے تو اهل بيت اطهار پر ويسے هي مظالم كئے جيسے بني اميہ كرتے تهے تقريباً شيعوں كے نصف ائمہ كي تعداد، بني اميہ اور نصف ائمہ، بني عباس كے ذريعہ شهيد كئے گئے۔

حضرت امام صادق عليہ السلام آغاز هي سے اس موقع پرستي كي تحريك كو پهچانتے تهے جس وقت ابو مسلم نے آپ كے پاس خط لكها كہ آپ تيار رهيے هم خلافت آپ كے حوالہ كرنا چاهتے هيں امام نے فرمايا:

((ما انت من رجالي ولا الزمان زماني)) 129

نہ تم ميرے افراد ميں سے هو اور نہ هي زمانہ ميرا زمانہ هے۔

جس وقت ابو سلمہ خلال، بني عباس كے طرفدار نے اس مضمون كا خط امام كے لئے بهيجا آپ نے نامہ جلاتے هوئے فرمايا:

((مالي و لأبي سلمة هو شيعة لغيري)) 130

مجهے ابو سلمہ سے كيا كام؟ وہ تو كسي اور كا تابع اور پيرو هے۔

تاريخ معاصر ميں بهي مشروطيت تحريك ميں موقع پرستوں كے نفوذ كي بنا پر تاريخ درد ناك حوادث كو اپنے دامن ميں لئے هوئے هے، مشروطيت تحريك اور قيام كو وجود ميں لانے والے وحيد خراساني، شيخ فضل الله مازندراني و شيخ فضل الله نوري جيسے عظيم و ممتاز علماء تهے يہ علماء تهے جو سخت و مشكل مراحل ميں ميدان ميں حاضر اور تحريك كو كاميابي كي طرف لے جارهے تهے، جيسے هي كاميابي كے آثار نمايان هونے لگے مغرب زدہ افراد، آزادي اور عدم استبداد كا نعرہ بلند كرتے هوئے موقع پر حاضر هوگئے، علماء پر تمهت كي بارش كرتے هوئے، مشروطيت كو اس كے صحيح راہ و روش سے منحرف كر بيٹهے، اس وقت حالات يہ هوگئے كہ، ماحصل مشروطہ، استبداد سے لبريز پهلوي كي پچاس سالہ حكومت تهي۔

شيخ فضل الله نوري جو مشروطہ كے باني حضرات ميں سے تهے، مشروطہ كي مخالفت كے جرم ميں تختہ دار پر لٹكادئے گئے اور شهادت كے بعد ان كے بدن و جسم سے وہ بے حرمتي كي گئي جسے قلم بيان كرنے سے قاصر هے131

آخوند خراساني اور انجمن كے ديگر قائدين مخفيانہ شهيد كر دئے گئے موقع پرست تحريك كو اصل هدف و مقصد سے موڑ كر اپنے منافع كي خاطر تحريك پر قابض هوگئے۔

صنعت پيٹروليم كو ملّي كرنے كي تحريك ميں مرحوم آيت الله كاشاني مبارزے كے ميدان ميں وارد عمل هوئے هم عصر بزرگ فقهاء جيسے آيت الله محمد تقي خوانسارى، آيت الله سيد محمد روحانى، سے فتاويٰ حاصل كركے، اس تحريك كے لئے معاشرہ كے افراد كي حمايت كو منظّم كيا، ليكن اس تحريك كي كاميابي كے بعد موقع پرست، تعصب قومي كے دلدادہ (مذهب و روحانيت كے مخالف) حاضر و آمادہ دستر خوان پر براجمان هوگئے، شكر يہ سپاس گذاري كے بجائے نمك كهاكر، نمك حرامي كے مصاديق افعال انجام دينے لگے۔

آيت الله كاشاني كے محضر ميں بدترين و بيهودہ ترين حركات انجام ديتے تهے، آپ كو گوشہ نشيني پر مجبور كرديا گيا، شهيد نواب صفوي اور آپ كے هم ركاب جو اس تحريك كو كامياب بنانے ميں اهم رول ادا كئے تهے، مصدّق كے مسند قدرت پر تكيہ دينے كے بعد زندان كے حوالہ كر دئے گئے۔

آيت الله شهيد مطهري قدس سرہ نے مختلف تحريكوں ميں، موقع پرستوں كے نفوذ كے سلسلہ ميں عميق و كامل نكات كو عرض كيا هے جس كو نقل كرنا بهت فائدہ مند هے۔

ايك تحريك كے اندر، موقع پرست افراد كا نفوذ اور رخنہ اس تحريك كے لئے عظيم آفت و مصيبت هے، تحريك كے اركان و قائدين كا اهم فريضہ هے كہ اس قسم كے افراد كے نفوذ و رخنہ كے راستے كو مسدود كرديں، جو تحريك بهي اپنے اول مرحلہ كو طے كررهي هوتي هے اس كي مشكلات و دشواري وغيرہ صاحب ايمان اور اخلاص و فداكار افراد كے كاندهوں پر هوتي هے ليكن جيسے هي اس تحريك كے ثمرہ دينے كا وقت آتا هے يا اس كے آثار نمايان هونے لگتے هيں، گلستان تحريك كي كلياں كهلنے لگتي هيں، موقع پرست افراد كے سرو گردن دكهائي دينے شروع هوجاتے هيں، جيسے جيسے دشواري ميں كمي آنے لگتي هے اور ثمرے كے استفادہ كا وقت نزد يكتر هوتا رهتا هے موقع پرست و فرصت طلب پهلے سے كهيں زيادہ تحريك اور انجمن كے لئے سينہ چاك كر كے ميدان عمل ميں وارد هوتے هيں اور آهستہ آهستہ تحريك كے سابقين، انقلابی، فداكار مومن اور دل سوز كو ميدان سے بے دخل كرتے چلے جاتے هيں، اس نوعيت كے اقدام اس طرح عام هوچكے هيں كہ مثل كے طور پر كها جانے لگا هے انقلاب فرزند خور هے گويا انقلاب كي خاصيت يہ هے كہ جيسے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هي كامیابي سے هم كنار هوا اپنے فرزند (ممبران) كو ایك ایك كر كے ختم كردیتا هے، لیكن انقلاب فرزند خور نهیں هے بلكه موقع پرست افراد كے رخنه و نفوذ سے غفلت ورزي هے جو حادثه كو وجود میں لاتا هے كهیں دور تلاش كرنے كي ضرورت نهیں، مشروطیت تحریك كے انقلاب كو كون سے افراد نے پایۂ تكمیل تك پهنچایا؟ كامیابي دلانے كے بعد كیسے كیسے چهرے منصب اور مقام پر قابض هوئے اور سر انجام كیا هوا؟ آزادي طلب مجاهدین، قومي سر براه و قائدین ایك گوشه میں ڈال دئے گئے فراموشي كے حوالے كردئے گئے اور آخركار گرسنگي و گمنامي كي حالت میں سپرد خاك كردئے گئے لیكن وه فلاں الدوله وغیره...... جو كل تك استبداد و ڈكٹیر كے پرچم تلے انقلابی طاقتوں سے برسر پیكار تهے، نیز مشروطیت تحریك كے ممبران كي گردنوں میں پهانسي كي رسي ڈال رهے تهے، وه صدارت عظميٰ كے منصب پر فائز هوگئے سر انجام مشروطیت تحریك ڈكٹیر شپ میں تبدیل هوكر ره گئي۔
موقع پرستي كا منحوس اثر اسلام كي اول تاریخ میں بهي آشكار هوا عثمان كے دور خلافت میں موقع پرست افراد نے صاحبان ایمان و اسلام كے مقام و مقاصد كو اپنے هاتهوں میں لے لیا، رسول كے ذریعه مدینه سے اخراج شده فرد وزیر بن گئے اور كعب الاحبار كردار والے اشخاص مشاور، ابوذر و عمار صفت والے یا تو شهر بدر كردئے گئے یا خلافت كے قدموں تلے روند ڈالے گئے۔
كیوں قرآن فتح مكه كے قبل كے جهاد، و انفاق میں اور فتح مكه كے بعد كے انفاق و جهاد میں فرق قرار دے رها هے، در حقیقت قرآن فتح مكه كے قبل كے مومن و منفق اور فتح مكه كے بعد مومن منفق كے درمیان تفریق كا قائل هے۔
(لا یستوي منكم من انفق من قبل الفتح و قاتل اولئك اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد و قاتلوا و كلا وعدا الله الحسنيٰ والله بما تعملون خبیر) 132
اور تم میں فتح مكه سے پہلے انفاق كرنے والا اور جهاد كرنے والا اس شخص كے جیسا نهیں هوسكتا هے كه جس نے فتح مكه كے بعد انفاق اور جهاد كیا هے پہلے جهاد كرنے والے كا درجه بہت بلند هے اگر چه خدا نے سب سے نیكي كا وعده كیا هے اور وه تمهارے جمله اعمال سے باخبر هے۔
راز مطلب واضح هے فتح مكه جو كچھ بهي تها دشواری، مشكلات، مشقت كا تحمل هي تها فتح مكه سے قبل ایمان، انفاق و جهاد، اخلاص ترو بے شائبه تر تها موقع پرستي كي روح و فكر سے بعید تها، برخلاف فتح مكه كے بعد كے انفاق، ایمان و جهاد، ان میں اخلاص بي شایبه نه تها۔
تحریك كو ایك اصلاح طلب فرد آغاز كرتا هے موقع پرست نهیں، اسي طریقه سے تحریك كے مقاصد كو ایك اصلاح طلب مومن آگے بڑها سكتا هے نه موقع پرست كه همیشه اپنے منافع كے فكر و خیال میں رهتا هے۔
بهر حال موقع پرست افراد كے نفوذ و رخنه سے مبارزه و معركه آرائی هي (فریب دینے والے ظواهر كے باوجود) ایك بنیادي شرط هے تاكه ایك تحریك اپنے اصلي راسته و هدف پر گام زن رهے133
انقلاب اسلامي كے اصلي معمار حضرت امام خمیني (رح) بهي اس خطرے كو محسوس كرتے هوئے، نیز تاریخ ماضي سے عبرت حاصل كرتے هوئے فرماتے هیں:
همیشه موقع پرست اور سوء استفاده كرنے والوں سے هوشیار رهنا چاهئے، اور ان كو فرصت نهیں دینا چاهئے كه كشتي انقلاب اور اس كے چهوٹے موٹے وسائل كي بهي باگ ڈور اپنے هاتهوں میں لے سكیں، آنے والي نسلوں كے لئے آپ كي وصیت و نصیحت یه هے كه:
میں تمهارے درمیان میں رهوں یا نه رهوں تم سب لوگوں كو وصیت كر رها هوں كه موقع و فرصت نه دینا كه اسلامي انقلاب نا اهل و نامحرم (غیر) افراد كے هاتهوں میں چلا جائے134۔
امام خمیني (رح) مشروطه تحریك سے عبرت گیري كي ضرورت كو پیش كرتے هوئے فرماتے هیں:
اگر علماء، ملت، خطبا، دانشور، روشنفكر، صحافي اور متعهد حضرات سستي كریں اور مشروطه كے واقعات سے عبرت حاصل نه كریں تو انقلاب انهیں حالات سے دوچار هوگا جس سے مشروطه تحریك دوچار هوئي تهی135

صاحبان غیرت دیني كي تحقیر
ادوار تاریخ میں انبیاء كے دشمنوں كي سیاسی رفتار كي ایك خصوصیت، متدین غیرت دار افراد كي تحقیر هے حضرت نوح كے دشمن نوح كي پیروي كرنے والے افراد كو پست، حقیر، وكوتاه فكر سمجهتے تهے۔
(وما نریك اتبعك الا الذین هم ارا ذلنا بادي الراي) 136
اور تمهارے اتباع كرنے والوں كو دیكهتے هیں كه وه همارے پست طبقه كے ساده لوح افراد هیں۔
حضرت نوح علیه السلام كے دشمن آپ كي پیروي نه كرنے كي توجیه و تاویل كرتے هوئے یه عذر پیش كرتے تهے كه آپ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كي پيروي كرنے والے پست انسان هيں اور هم ان كے ساتھ هماهنگ معاسرت نهيں كرسكتے۔
(قالوا أنومن واتبعك الارذلون) 137
ان لوگوں نے كها كہ هم آپ پر كس طرح ايمان لے آئيں جب كہ آپ كے سارے پيروكار پست طبقہ سے تعلق ركھتے هيں۔
پيامبر اسلام كي تاريخ ميں بھي اسي قسم كے واقعات هميں دكھائي ديتے هوئے نظر آتے هيں قريش كے بزرگان اپنے جاهل افكار كي بنا پر مستضعف مومنين كے پهلو ميں بيٹھنے كو اپنے لئے ننگ و عار سمجھتے تھے، پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كو پيشكش كي كہ آپ ان افراد كو اپنے سے دور كرديں تو هم آپ سے مل بيٹھيں گے اور آپ سے استفادہ كريں گے، كفار قريش كي اس پيشكش كے بعد ذيل كي آيت نازل هوئي اور پيامبر اسلام كو حكم ديا گيا كہ بطور قاطع كافروں كي پيشكش كو ٹھكراديں۔
واصبر نفسك مع الذين يدعون ربهم بالغدٰوۃ والعشي يريدون وجهہ ولا تعد عيناك عنهم تريد زينۃ الحيوٰۃ الدنيا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذكرنا واتبع هواہ وكان امرہ فرطاً) 138
اور اپنے نفس كو ان لوگوں كے ساتھ صبر پر آمادہ كرو جو صبح و شام اپنے پروردگار كو پكارتے هيں اور اسي كي مرضي كے طلبگار هيں اور خبردار تمهاري نگاهيں ان كي طرف سے نہ پھر جائيں كہ نزندگاني دنيا كي زينت كے طلبگار بن جاؤ اور هرگز اس كي اطاعت نہ كرنا جس كے قلب كو هم نے اپني ياد سے محروم كرديا هے اور وہ اپني خواهشات كا پيروكار هے اور اس كا كام سراسر زيادتي كرنا هے۔
تحقير اور سفاهت كي تهمت انبياء حضرات كے ماننے والوں تك محدود نهيں بلكہ خود انبياء حضرات بھي دشمنوں كي طرف سے سفاهت كي تهمت كے شكار هوتے تھے، قوم عاد صرحتا اور تاكيد كے ساتھ حضرت هود عليہ السلام كو سفيہ كهتي تھي۔
(قال الملاء الذين كفروا من قومہ انا لنراك في سفاهۃ) 139
قوم ميں سے كفر اختيار كرنے والے رؤسا نے كها كہ هم تم كو حماقت ميں مبتلا ديكھ رهے هيں۔
انبياء و صاحبان ايمان كے دشمنوں ميں سے بعض دشمن منافق هيں جو دونوں روش كا استعمال كرتے هيں، رسول اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي بھي تحقير كرتے هيں اور مومنين كي بھی، منافق پيامبر اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كو سادہ لوح اور خوش خيال (زود باور) كهتے تھے اور مومنين كو سفهاء ميں شمار كرتے تھے140
(واذا قيل لهم آمنوا كما آمن الناس قالوا انؤمن كما امن السفهاء الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون) 141
جب ان سے كها جاتا هے كہ دوسرے مومنين كي طرح ايمان لے آؤ تو كهتے هيں كيا هم بيوقوفوں كي طرح ايمان اختيار كريں؟ حالانكہ اصل ميں يهي بيوقوف هيں اور انهيں اس كي واقفيت بھي نهيں هے۔
ليكن چونكہ منافقين، دين و ايمان كا اظهار كرتے تھے لهذا پيامبر اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي نبوت ميں زيادہ اعتراضات و تكذيب كي جرأت نهيں ركھتے تھے بلكہ حضرت كي رفتار و گفتار اور اخلاقي خصائص ميں عيب جوئي كيا كرتے تھے، اسي طريقہ سے مومنين كي تحقير و توهين ميں ان كي ديني و سياسی كار كردگي كو مورد تنقيد قرار ديتے تھے، تاكہ اس تنقيد كے ذريعہ ان كے اصل ايمان كا مضحكہ و تمسخر كيا جاسكے۔
وہ افراد جو جنگ كے سلسلہ ميں زيادہ خدمات انجام دے چكے تھے، ان كي تحقير كي نوعيت كچھ اور تھي اور وہ افراد جو اپني بے بضاعتي كي بنا پر كم خدمات انجام ديتے تھے ان كي دوسرے طريقہ سے توهين كرتے تھے۔
(الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات والذين لا يجدون الا جهدهم فيسخرون منهم سخر الله منهم ولهم عذاب اليم) 142
جو لوگ صدقات ميں فراخ دلي سے حصہ لينے والے مومنين اور ان غريبوں پر جن كے پاس ان كي محنت كے علاوہ كچھ نهيں هے الزام لگاتے هيں اور پھر ان كا مزاق اڑاتے هيں، خدا ان كا بھي مزاق بنادے گا اور اس كے پاس بڑا درد ناك عذاب هے۔
صاحبان ايمان كي تحقير و توهين كرنے ميں منافقين كا اساسي هدف يہ هے كہ ان كي ديني غيرت و حيا كو سست كرتے هوئے ديني فرائض كے انجام دينے كي حساسيت و اشتياق كو مومنين سے سلب كر ليا جائے، يہ بات سب كے لئے آشكار هے كہ جب تك مسلمانوں ميں بے لوث دينداري كے جذبات، موجزن رهيں گے اسلامي اقدار كي توهين كے مقابلہ ميں عكس العمل كا اظهار كرتے رهيں گے، لهذا منافقين اپنے اصلي هدف و مقصد ميں، جو كہ دين كي حاكميت كو پامال كرنا هے، كامياب نهيں هوسكتے منافقين، مومنين اور ان كے دينداري كے مظاهر كي تحقير و توهين كے ذريعہ كوشش كرتے هيں كہ دين و مذهب كي حساسيت كو ختم يا كم كرديں، دين و اسلامي اقدار كو فردي و شخصي رفتار كے دائرہ ميں محدود كرديں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تاكہ اس طريقۂ و زاويہ سے اسلامي حكومت كو تسخير اور دين كے چھرہ كو مسخ كرسكيں۔
اسي بنياد پر منافقين اغيار و بيگانہ سے روابط ركھے ھوئے ھيں اور دوستانہ سلوك كرتے ھيں، ليكن اپنوں اور مومنين سے غضب ناك ظلم و بربريت كا سلوك كرتے ھيں بالكل ان صفات كے مخالف ھيں جسے خداوند متعال مومنين كے لئے ترسيم كر رھا ھے، خدا مومنين كے لئے (رحماء بينھم و اشداء علي الكفار) تعريف كر رھا ھے ليكن منافقين كي بہ نسبت اشداء، اغيار كي بہ نسبت رحماء ھيں143

وحدت اور ھمبستگی
منافقين كي سياسى رفتار كي خصوصيت يہ ھے كہ اسلامي نظام كي حاكميت و اسلام پر ضرب لگانے كے لئے وہ ايك دوسرے سے مرتبط ھيں وہ لوگ اسلام كو آسيب پزير بنانے كے لئے اور ديني حاكميت كو ضعيف كرنے كے لئے اپنے داخلي اختلافات سے ھاتھ روك ركھے ھيں اور اسلام كے مقابلہ ميں متحد ھوجاتے ھيں۔
(المنافقون والمنافقات بعضھم من بعض) 144
منافق مرد اور منافق عورتيں آپس ميں سب ايك دوسرے سے ھيں۔
اس وحدت و يكجھتي كي آبياري كے لئے سازشي مركز بناتے ھيں اور اسلام كے خلاف كاركردگي كے لئے جلسات بھي تشكيل ديتے ھيں، ھر زمانہ كے سازشي مراكز اس عصر و زمان كے تناسب سے ھوتا ھے، اس كا ايك نمونہ مسجد ضرار كي تعمير ھے، كہ اس قضيہ كو بيان كيا جاچكا ھے، وہ لوگ چاھتے تھے كہ مسجد كے ذريعہ مومنين كے درميان تفرقہ كي ايجاد، اور دشمن كے لئے جاسوسي كريں اور مسلمين پر ضربہ وارد كرنے، نيز كفر كي ترويج كے لئے استفادہ كريں كہ رسوا و ذليل كردئے گئے، اس واقعہ سے استفادہ ھوتا ھے كہ منافقين اپنے منظّم پروگرام كے تحت دين كے خلاف ھر وسيلہ سے استفادہ كرتے ھيں، جھاں مناسب سمجھتے ھيں وھاں دين سے سوء استفادہ كرتے ھوئے حقيقي دين ھي كے خلاف استعمال كرتے ھيں، جيسے كہ ان كي خواھش تھي كہ مسجد بناكر، اس كے ذريعہ پيامبر اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم سے جنگ كے لئے استعمال كريں، مختلف جلسات كي تشكيل و تنظيم، تاكہ اسلام كے خلاف پروگرام مرتب كيا جائے ان كي تشكيلاتي افعال ميں سے ھے۔
قرآن باصراحت اعلان كر رھا ھے كہ منافقين روز ميں پيامبر گرامي كي سخن و گفتگو سماعت كرتے تھے، ليكن شب ميں سازشي جلسہ كي تشكيل كر كے پيامبر گرامي (ص) كے رھنمود و گفتگو كے مقابلہ كي راھيں تلاش كرتے تھے۔
(ويقولون طاعة فاذا برزوا من عندك بيت طائفة منھم غير الذين تقول واللہ يكتب ما يبيتون) 145
يہ لوگ پہلے اطاعت كي بات كرتے ھيں پھر جب آپ كے پاس سے باھر نكلتے ھيں تو ايك گروہ اپنے قول كے خلاف تدبير كرتا ھے اور خدا ان كي باتوں كو لكھ رھا ھے۔
وہ جلسہ جو جنگ تبوك كے سلسلہ ميں سويلم يھودي كے گھر ميں تشكيل پايا تھا تاكہ لوگوں كو جنگ تبوك سے روكنے كے لئے راہ و روش كو پيدا كيا جاسكے، ان ھزاروں سازشي جلسے و پروگرام ميں سے ايك ھے جسے منافقين انجام ديتے تھے۔146
منافقين سے مقابلہ كرنے كے لئے، يكجھتي و اتحاد اور پروگرام مرتب كرنے كي ضرورت ھے يكجھتي ايسي ھو جس كا ھدف و مقصد فرائض كي انجام دھي اور سازش سے مقابلہ كرنا ھو، يكجھتي كے اھداف اسلامي معاشرے ميں وحدت و اتحاد كے لئے ميدان ھموار كرنا ھو، تاكہ دشمنوں كي سازش كو ناكام بنايا جاسكے، نہ كہ يكجھتي خود جديد اور ماڈرن بتوں ميں تبديل ھوجائے اور تفرقہ و اختلاف كے عوامل بن جائے147
اختلاف سلائق، كثرت آراء، اسلامي شايستگي و اقدار كے دائرے ميں ھي رشد و نمو پاتي ھيں ليكن اگر خود پرستى، اھانت نمائى، آبروريزي وتھمت زني وغيرہ...... خدا محورى، شرح صدر، تحمل و بردباري كي جگھيں لے ليں، تو صرف دشمن ھي اس سے فايدہ اٹھائيں گے جس كے نتيجہ ميں اسلامي معاشرہ نا قابل تلافي اور ضرر سے دوچار ھوگا، جيسے اختلاف و تشتت اور پراكندگي نيز اسلام كي حاكميت كي تضعيف وغيرہ...... كہ دشمنان اسلام كي ديرينہ و بنيادي آرزو بھي يھي ھے۔
حضرت علي عليہ السلام نے شھرانبار (عراق) ميں معاويہ كے جاسوس و كار گزار كي دخالت اور تجاوز، اور افراد كے تجاوز كو رفع و دفع كرنے كے سلسلہ ميں سستي برتنے كي بنا پر فرمايا:
((فيا عجباو اللہ يميت القلب و يجلب الّھم من اجتماع ھولاء القوم عليٰ باطلھم و تفّرقكم عن حقكم)) 148
كس قدر حيرت انگيز و تعجب خيز صورت حال ھے خدا كي قسم يہ بات دل كو مردہ بنادينے والي ھے اور ھم و غم كو

سمیٹنے والي ھے کہ یہ لوگ اپنے باطل پر مجتمع اور متحده ھیں اور تم اپنے حق پر بھي متحد نھیں۔
اس نکتہ کي یاد آوري بھي ضروري ھے کہ منافقین کا اتحاد و وحدت وقتي اور مخصوص زمانہ کے لئے ھوتا ھے صرف اسلامي نظام کو ختم کرنے کے لئے ھے، لیکن جب اپنے مقاصد میں کامیاب ھوگئے یا صرف یہ کہ ابھي کامیابي کي خفیف علامت ھي سامنے آئی، تفرقہ و جدائي میں گرفتار ھونے لگتے ھیں اس لئے کہ ان کے اتحاد کا محور و مرکز باطل ھے اور ایسي وحدت کبھي بھي پائدار نھیں رہ سکتي ھے اس کا سبب یہ ھے کہ باطل ھمیشہ کمزور و ناپائدار ھے، باقي رھنے والي شي صرف حق ھے اور بس۔

فتنہ پروری

منافقین کي سیاسی رفتار کي وہ خصوصیت جسے قرآن با صراحت بیان کر رھا ھے فتنہ پروری ھے منافقین اسلامي معاشره میں فتنہ و آشوب برپا کرنے کي فکر میں رھتے ھیں اور اس وسیلہ سے اپنے شوم و نحس مقاصد تك پھنچنا چاھتے ھیں۔
کلمۂ فتنہ کے لئے چند معاني ذکر کئے گئے ھیں لیکن آیات میں منافقین کي توصیف کرتے ھوئے جو قرائن استعمال کئے گئے ھیں، اس پر توجہ کرتے ھوئے، دو معاني منافقین کي فتنہ گری کے مفهوم کو بیان کرنے والے ھوسکتے ھیں149
پھلا احتمال: یہ ھے کہ منافقین کي فتنہ پروری کا ھدف اسلامي معاشره میں اختلاف کي ایجاد اور مسلمانوں کے اندر فتنے و افتراق کا پیدا کرنا ھے۔
دوسرا احتمال: یہ ھے کہ ان کي فتنہ گری کا مقصد شرك و بي ایماني کي ترویج کرنا ھے، ذیل کي آیت میں فتنہ بہ معني شرك کا مشاھده ھوتا ھے۔
(وقاتلوھم حتي لا تکون فتنة ویکون الدین کلہ للہ) 150
اور تم لوگ ان کفار سے جھاد کرو یھاں تك کہ فتنہ کا وجود نہ رہ جائے۔
یہ آیت دو مرتبہ قرآن میں نازل ھوئي ھے فتنہ ان آیات میں شرك کے معني میں استعمال ھوا ھے، صاحب ایمان حضرات کو حکم دیا گیا ھے کہ جھان میں شرك و بت پرستي کے ریشہ کني تك مبارزه و جنگ کرتے رھیں۔
اکثر مفسرین حضرات منافقین کے لئے فتنہ گری کے معاني میں پھلے احتمال کو قبول کرتے ھیں اور فتنہ گری کے معاني کو (تفریق کلمہ) مسلمین کے درمیان تشتت و افتراق کو سمجھتے ھیں لیکن میري نظر میں دونوں احتمال کو جمع کیا جاسکتا ھے، اس بیان کے ذریعہ کہ، منافقین ایجاد و اختلاف کے ذریعہ مسلمین کي وحدت اور اسلامي حاکمیت کو تضعیف و سرنگوں کرتے ھوئے، شرك کے حامي اور طاغوتي حکومت کے خواستگار ھیں اس لئے کہ اسلام نیز حق کي حاکمیت ختم ھوجانے کے بعد طاغوت و باطل کے سواء رہ ھي کیا جاتا ھے۔
(فماذا بعد الحق الّا الضلال) 151
حق کے بعد، گمراھي کے علاوه کیا رہ گیا۔
بھر حال طول تاریخ میں مشاھده ھوتا ھے کہ انبیاء کے دشمنوں نیز استعمار گروں کا شیوۂ کار یہ رھا ھے کہ، اختلاف ڈالو اور حکومت کرو، جن لوگوں نے اس شیوه طرز کا استعمال کیا ھے ان میں سے ایك، فرعون بھي ھے۔
(ان فرعون علا في الارض و جعل اھلھا شیعا) 152
فرعون نے روئے زمین پر بلندي اختیار کي اور اس نے اھل زمین کو مختلف حصوں میں تقسیم کردیا۔
منافقین بھي اس شیوه، اختلاف ڈالو اور حکومت کرو کا استعمال کر کے فائده حاصل کرتے تھے، ھمیشہ اختلاف ایجاد کرنے کي فکر میں رھتے تھے تاکہ دوباره کفر کي حاکمیت کو واپس لے آئیں۔
(لو خرجوا فیکم مازادوکم الا خبالا ولأ وضعوا خلالکم یبغونکم الفتنة وفیکم سمّاعون لھم واللہ علیم باالظالمین) 153
اگر یہ تمھارے درمیان نکل پڑتے تو تمھاري وحشت میں اضافہ ھي کرتے اور تمھارے درمیان فتنہ کي تلاش میں گھوڑے دوڑاتے اور تم میں سے ایسے لوگ بھي تھے جو ان کي سننے والے بھي تھے، اور اللہ تو ظالمین کو خوب جاننے والا ھے۔
مذکوره کي آیت سے استفاده ھوتا ھے کہ جھاد کي صف میں منافقین کا وجود، تفرقہ و تردید اور قلوب کو ضعیف کرنے کا سبب ھے، یہ اپنے سریع حضور و شدید ھنگامہ آرائي کي بنا پر ان مسلمانوں کو جو عمیق فکر نھیں رکھتے تھے اور منافق کے خطرات کو درك کرنے سے قاصر تھے فوراً تحت تاثیر قرار دیتے تھے، تاکہ لشکر کے افراد میں تفرقہ ایجاد کرسکیں۔
مسجد ضرار کے بنانے میں بھی، ھنگامہ، فتنہ گری، مومنین کے درمیان ایجاد تفرقہ اور کفر کي ترویح جیسے امور ان کے اھداف و مقاصد تھے154
خداوند عالم سوره توبہ کي آیت نمبر اڑتالیس جو منافقین کي جنگ تبوك میں فتنہ انگیزي کے صورت حال کو بیان کرتي ھے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس ميں اس بات كي طرف اشاره هے كہ فتنہ انگيزي منافقين كي دائمي رفتار هے اور اس ميدان ميں سبقت ركھتے هيں منافقين جنگ احزاب (خندق) ميں بھي تفرقہ ايجاد كرنے كا اراده ركھتے تھے ليكن كامياب نهيں هوسكے۔
(لقد ابتغوا الفتنۃ من قبل و قلبوا لك الامور حتي جاء الحق و ظهر امر الله وهم كارهون) 155
بے شك انھوں نے اس سے قبل بھي فتنہ كي كوشش كي تھي اور تمهارے امور كو الٹ پلٹ دينا چاهتے تھے يهاں تك كہ حق آگيا اور امر خدا واضح هوگيا اگر چہ يہ لوگ اسے ناپسند كر رهے تھے۔
تاريخ ميں وافر شواهد موجود هيں كہ منافقين، مومنين ميں ايجاد اختلاف اور وحدت كلمہ كو نيست و نابود كرنے كے لئے بهت زياده سعي و كوشش كيا كرتے تھے صرف دو مورد كو بيان كيا جارها هے:
1۔ جنگ احد ميں عبد الله ابن ابي جو منافقين كے اركان ميں سے تھا، تين سو افراد كو لے كر رسول اعظم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كے لشكر سے جدا هوكر، مدينہ پلٹنے كا اراده كر ليا، بعض اشخاص نے جيسے عبد الله جابر انصاري كے والد جو خزرج قبيلہ كے سرداروں ميں سے تھے كافي نصيحتيں كيں ليكن فائده بخش نہ رهى، عبد الله ابن ابي رسول اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي صفوں سے جدا هونے كا بهانہ يہ كر رها تھا كہ هم جن افراد كي قدر و قيمت كے قائل نهيں، پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم نے ان كے مشوره كو قبول كرتے هوئے احد كي طرف حركت كي هے، عبد الله ابن ابي اپنے ان الفاظ و حركات سے چاهتا تھا كہ قبيلہ كے سرداروں كو بھڑكائے اور احد ميں شريك هونے سے منع كرسكے ليكن كامياب نہ هوسكا 156
2۔ مهاجرين ميں سے ايك شخص بنام "جهجاة" اور ايك فرد انصار بنام "سنان" كا كنويں سے پاني لينے كے موقع پر اختلاف هوگيا شخص مهاجر كے انصار كے منھ پر طمانچہ مار دينے كي وجہ سے، رسم جاهليت كي بنا پر دونوں طرف كے افراد اپنے قبيلہ و گروه كي نصرت كے لئے ننگي تلواريں لے كر ميدان ميں اتر آئے، قريب تھا كہ طرفين ميں شديد جنگ شروع هوجائے ليكن رسول اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي مداخلت سے ايسا نہ هوسكا آپ نے فرمايا: اس طرح سے لڑنا اور مدد كا مانگنا شرم اور نفرت انگيز هے منافق جماعت چاهتي تھي كہ اس موقعيت سے فائده اٹھائيں اور طرفين ميں قبيلہ كے تعصب كو بھڑكائيں اور فتنہ ايجاد كريں ليكن مرسل اعظم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي دخالت سے يہ سازش بھي ناكام رهى157
اس طرز كے مشابہ حوادث اور واقعات سے عبرت حاصل كرنا چاهئے اور اس نكتہ كي طرف متوجہ رهنا چاهئے كہ دشمن هميشہ چاهتا يہ هے كہ فضا كو كينہ عداوت اور اختلاف سے آلوده كئے رهے تاكہ دوباره جاهليت كے رسم و رواج كو حاكميت بخش سكے، يہ رفتار و شيوه فقط كل كے منافقين كا نهيں تھا بلكہ آج اور آئنده كے منافقين كا بھي ايسا هي طرز عمل رهے گا۔
حضرت امام علي افتراق كے نقصانات، منافقين كي فتنہ گرى كے خطرات كار گر هونے كے سلسلہ ميں فرماتے هيں:
((و ايم الله ما ختلفت امۃ قط بعد نبيها الاظهر اهل باطلها علي اهل حقها الا ما شاء الله)) 158
خدا كي قسم هر امت ان كے پيامبر كے بعد اختلافات سے دوچار هوئي هے اور اهل باطل حق پر قابض هوگئے هيں مگر وهاں جهاں خدا نے نهيں چاها هے۔
اهل حق كا آپس ميں اختلاف و تفرقہ پيدا كرنے كا نتيجہ و ثمره، اهل باطل كا ابھرنا اور ان كے اقتدار و قبضہ كا وسيع هونا هے لهذا اسي دليل كي بنا پر منافق جماعت شدت سے كوشش كرتي هے كہ اهل حق كے درميان اختلاف اور دو دلي ايجاد كرديں تاكہ اس كے ثمره سے فائده اٹھا سكيں۔
امير المومنين حضرت علي عليہ السلام كے دوران حكومت، معاويہ اور اس كے اهل كار امام كے لشكر اور افراد ميں فتنہ برپا كرنے اور اختلاف ڈالنے ميں كامياب هوگئے اور جب آپ كے افراد اختلاف و تفرقہ كي بنا پر مختلف گروهوں ميں تقسيم هوگئے، باوجوديكہ ان كا رهبر و قائد (امام علي عليہ السلام) جيسا بهترين فرد زمان و مكان تھا ليكن منافق جماعت اپنے هدف ميں كامياب هوگئي اور روز بروز امام علي عليہ السلام كي حكومت كا دائره تنگ سے تنگ تر كرنے لگي تھي۔
جب امام علي عليہ السلام كو يمن پر بسر بن ابي ارطاة كے مسلط هونے، نيز اس كے حولناك مظالم كي خبر پائي كوفہ كے لوگوں كو مخاطب كر كے كها: خدا كي قسم ميں جانتا تھا كہ تمهاري رفتار و اطوار اور آپسي اختلاف و تفرقہ كي بناء پر ايسا دن ضرور آئے گا۔
(اني والله لأظن ان هولاء اقوم سيد الون منكم باجتماعهم علي باطلهم وتفرقكم عن حقكم) 159
خدا كي قسم ميرا خيال يہ هے كہ عنقريب يہ لوگ تم پر مسلط و قابض هوجائيں گے اس لئے كہ يہ اپنے باطل پر متحد اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تم اپنے حق پر متحد نهيں هو۔

نفسياتي جنگ كي ايجاد

قرآن ميں منافقين كي سياسی رفتار كي خصوصيت ميں سے ايك نفسياني جنگ كي ايجاد هے، متزلزل و مضطرب ماحول سازی، نا امن فضا كي جلوه نمائی، غلط اور جھوٹ افواه كي نشر و اشاعت، معاشرے ميں بے بنياد و مختلف تهمتوں كا وجود، معاشره ميں ايك نفسياتي جنگ كے عناصر هيں وه هميشه اس كوشش ميں رهتے هيں كے نفسياتي جنگ كے ذريعه معاشرے كو اضطراب كي طرف لے جاتے هوئے عمومي حوصله كو ضعيف كرديں اور مايوسي و ناامیدي كا شكار بناديں، تاكه مومنين وقت پر صحيح اور ضروري اقدام كي صلاحيت كھو بيٹھيں، اور بر محل مناسب حركت كي قدرت بھي نه ركھ سكيں۔

نفسياتي جنگ كي ايجاد كا دوسرا مقصد يه هے كه معاشرے كو حالت ترديد كا مريض بناديں، تاكه وه ملك كي اطلاعات و اخبار كے سلسله ميں مشكوك هوجائے، اسلامي نظام كے اركان اور كار گذاران نيز ممتاز شخصيت پر سے اعتماد سلب هوجائے، جس كا ثمره معاشرے ميں اختلاف و تفرقه اور اسلامي حكومت كي تصعيف هے منافقين نفسياتي جنگ كو وجود ميں لانے كے لئے مختلف طريقه كار و طرز عمل سے استفاده كرتے هيں۔

نفسياتي جنگ كے حربے اور وسائل

1) دشمن كے عظيم اور بزرگ هونے كي جلوه نمائي كرانا

نفسياتي جنگ كے سلسله ميں ان كے وسايل ميں سے ايك، دشمن كے عظيم و بزرگ هونے كي جلوه نمائي كرانا،اور مسلمانوں كي قوتوں كو پست و تحقير كرنا هے، وه دشمن كے افراد اور وسائل كو شمار كرتے هوئے مسلمانوں كے لشكر كو بهت معمولي اور حقير پيش كرنے كي كوشش كرتے هيں، كه مومنين كے دلوں ميں خوف و رعب ڈال ديں تاكه وه دشمن كے مقابله ميں نه ٹھر سكيں۔

(واذا قالت طائفة منهم يا اهل يثرب لا مقام لكم فارجعوا) 160

اور جب ان كے ايك گروه نے كهديا كه مدينه والو اب يهاں ٹھكانه نهيں هے لهذا واپس اپنے گھر چلے جاؤ۔

منافقين دشمنوں كي كاميابي كو عظيم تصور كرتے هيں، اور مومنين كي فتح و كاميابي كو حقير سمجھتے هيں، مشركين كو مفتضحانه شكست كو ناچيز اور لشكر اسلام پر وارد شده نقصان كو خوف ناك انداز سے بيان كرتے هيں، كبھي بے محل كاميابي كي خبر سنا كر مومنين كو غرور كا شكار بناديتے هيں اور كبھي بے وقت شكست و خطرات كي اطلاع دے كر مومنين كو رعب و وحشت سے دوچار كرديتے هيں161

(واذا جاءهم أمر من الأمن او الخوف اذاعوا به ولو ردّوه الي الرسول والي اولي الأمر منهم لعلمه الذين يستنبطونه منهم) 162

جب ان كے پاس امن يا خوف كي خبر آتي هے تو فوراً نشر كرديتے هيں حالانكه اگر رسول اور صاحبان امر كي طرف پلٹا ديتے تو تو ان سے استفاده كرنے والے حقيقت حال كا علم پيدا كر ليتے۔

مذكوره آيت سے استفاده هوتا هے كه واصل شده خبريں، باوجوديكه اس كي صحت و درستگي پر مطمئن هي هوں منتشر نهيں كرنا چاهئے، بلكه اس كے نتائج و اثرات كي تحقيق كرتے هوئے نيز ذمه دار افراد سے مشوره كرنے كے بعد اسے نشر كرنا چاهئے اس بات كي كوئي ضرورت نهيں كه انسان كے علم ميں جو كچھ بھي هے وه بيان كردے۔

حضرت امام علي عليه السلام فرماتے هيں:

((لاتقل كل ما تعلم فان الله فرض عليٰ جوارحك كلها فرائض تحتج بها عليك يوم القيامة)) 163

هر وه بات جسے تم جانتے هو اسے مت بيان كرو اس لئے كه الله نے هر عضو بدن كے كچھ فرائض قرار دئے هيں اور ان هي كے ذريعه حجت قائم كي جائے گي۔

مضمون حديث اس كي طرف اشاره كر رها هے كه بعض گفتگو و سخن كا اظهار مومنين يا اسلامي نظام كے اسرار كو افشا كرنے كے مترادف هے يا فساد و فتنه كا باعث هے لهذا ايسي گفتگو كرنے والا كه جس سے ايسے اثرات مرتب هوں عدل الهي كے محضر ميں جوابده هوگا لهذا كوئي بھي كلام و گفتگو زبان پر لانے سے قبل اس كے عواقب و نتائج كے بارے ميں بھي غور و فكر كرني چاهئے، هر بات چاهے كتني هي سچ كيوں نه هو بيان كرنے سے پرهيز كرنا چاهئے۔

2) مشتبه خبروں كي ايجاد و تشهير

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نفسياتي جنگ کا دوسرا وسیلہ مشتبہ خبروں كي ايجاد اور معاشرے ميں وسيع پيمانہ پر تشہير کرنا ھے، افواہ پھیلانے والوں کا مقصد افراد پر اثر انداز ھونا ھے خواہ تھوڑے ھي عرصہ کے لئے ھو، مشتبہ خبروں کو شائع کرنا منافقين کا طرز عمل تھا اور ھے، یہ رسول اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے ميں بحراني حالات ميں رونما ھوتے تھے اضطراب اور افواہ کو پھیلا کر اسلامي معاشرے کو مضطرب کیا کرتے تھے، یہ شیطاني حرکات جنگ کے زمانے ميں زيادہ عروج پر پھونچ جاتي تھیں، دشمن کے وسائل اور تعداد کا مبالغہ آمیز بیان یا پیامبر اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کردئے جانے یا اسیر ھوجانے كي خبر، افواہ کے اصل محور ھوا کرتے تھے۔

جنگ احزاب کے موقع پر مسلمانوں كي نفسياتي کیفیت کچھ زیادہ مناسب نہیں تھي اس لئے کہ اسلام کے تمام مخالف گروہ پیامبر اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم كي حکومت کو صفحۂ ھستي سے محو کرنے کے لئے جمع ھوگئے تھے، اور مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے، اس موقع پر منافقين افواہ پھیلا کر مسلمانوں كي روحي حالت کو زیادہ سے زیادہ کمزور کر رھے تھے۔

خداوند عالم ذیل كي آیت ميں منافقين كي حرکات کو برملا کرتے ھوئے تھدید کررھا ھے کہ اگر اس بد رفتاري سے دست بردار نہ ھوئے تو ان کے ساتھ ایسا کیا جائے گا کہ یہ مدینہ ميں رہ ھي نہیں سکتے ھیں۔

(لئن لم ينتہ المنافقون والذين في قلوبھم مرض و المرجفون في المدينۃ لنغرينك بھم ثم لا يجاورونك فيھا الا قليلا) 164

پھر اگر یہ منافقين اور وہ لوگ کہ جن کے دلوں ميں بیماري ھے اور مدینہ ميں افواہ پھیلانے والے اپني حرکتوں سے بعض نہ آئے تو ھم آپ ھي کو ان پر مسلط کردیں گے پھر تو یہ آپ کے ساتھ ميں چند ھي دن رہ پائیں گے۔

سماج اور معاشرے ميں مشتبہ خبروں کے رائج ھونے سے روکنے کا بھترین راستہ یہ ھے کہ:

الف) اشخاص و افراد ان اخبار یا افواہ کو سننے کے بعد، جن کے صحیح ھونے ميں شك و شبہ رکھتے ھیں اس كي تشہیر سے پرھیز کریں، افواہ كي تکرار و تشہیر دشمن كي ايك طرح سے مدد ھے اس لئے کہ وہ اس طرح سے اپنے شوم ارادہ اور مقصد ميں کامیاب ھوجاتے ھیں اکثر مواقع پر اسلامي معاشرہ اس مصیبت ميں گرفتار ھوجاتا ھے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام نے انسان کو ھر سماعت کردہ خبر نقل کرنے سے منع فرمایا ھے

((كفي بالمرء كذبا ان يحدث بكل ما سمع)) 165

کسي انسان کے کاذب ھونے کے لئے يھي کافي ھے کہ جس چیز کو سماعت کرے زبان پر بھي لے آئے۔

ب) حقایق کو کشف کرنے، باطل کو حق سے جدا کرنے اور مشتبہ خبر کو الگ کرنے کے لئے قابل اطمینان منبع كي طرف رجوع کرنا چاھئے تاکہ وہ ابھام کو آشکار کردیں اور دشمن اپنے شوم و منحوس مقاصد یعني مسلمانوں كي روحي وضعیت کو ضعیف کرنے یا مسلمانوں کے ايك دوسرے بالخصوص کار گزاران سے اعتماد کو سلب کرنے ميں کامیاب نہ ھوسکیں۔

3) افترا پردازي و الزام تراشی

تیسرا ذریعہ جو منافقين نفسياتي جنگ کو وجود ميں لانے کے لئے استعمال کرتے ھیں افتراء پردازي و الزام تراشي ھے، منافقين كي سیاسی رفتار کے خصائص ميں سے ايك خصوصیت نفسياتي جنگ كي ايجاد ھے تا کہ اسلامي معاشرے كي حرمت و آبرو اور امنیت کو خطرہ ميں ڈال سکیں۔

اسلامي فرھنگ (کلچر) ميں اشخاص كي آبرو، عزت، جان و اموال قابل احترام ھیں کوئي کسي ايك پر بھي تعرض کا حق نہیں رکھتا، اسي وجہ سے قانون معاشرت، حدود و قصاص مرتب کئے گئے ھیں تاکہ معاشرے كي امنیت مختلف زاویہ سے قائم رھے، ان تینوں یعني جان، اموال اور آبرو ميں سے حرمت و آبرو کا خاص مقام ھے پیامبر اکرم صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ھیں:

((ان اللہ حرّم من المسلم دمہ و عرضہ وان يظن بہ ظن السوء)) 166

خداوند عالم مومن كي جان و آبرو کو محترم سمجھتا ھے، مومن کے سلسلہ ميں سوء ظن حرام ھے

اسلام كي نگاہ ميں آبرو، حرمت کا تحفظ اس قدر اھمیت کا حامل ھے کہ زنا و لواط کے الزام لگانے کو اگر ثابت نہ کرسکے تو اسي کوڑے مارنے کا حکم ھے اسي طریقہ سے غیر جنسي الزام لگانے پر حاکم شرع سزادے سکتا ھے، انبیاء حضرات کے مخالفوں کا دائمي شیوۂ کار، پاکیزہ ھستیوں پر الزام و افتراء پردازي رھي ھے خصوصاً جنسي بھتان تراشی، یھاں تك کہ حضرات موسي علیہ السلام اور بعض پیامبران پر بھي یہ تھمت لگائي گئي۔

نقل کیا جاتا ھے کہ قارون صرف اس لئے کہ زکاۃ کے قانون کو قبول نہ کرے اور فقرا و غربا کے حقوق ادا نہ کرے، ايك سازش رچی، ايك بد کردار عورت کو حکم دیا کہ مجمع ميں اٹھ کھڑي ھو اور حضرت موسي علیہ السلام پر نا مشروع

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

روابط كا الزام لگائے، خدا كے لطف كي بنا پر صرف يهي نهيں كه قارون كي سازش ناكام رهي بلكه اس عورت نے حضرت موسي عليه السلام كي پاكيزگي كا اعلان كرتے هوئے قارون كي سازش كا بهي اعلان كرديا۔
خداوند متعال اس واقعه كي طرف اشاره كرتے هوئے مسلمانوں كو نصيحت كر رها هے كه تم لوگ قارون جيسي صفت كے حامل نه هونا۔
(يا ايها الذين آمنوا لا تكونوا كا الذين آذوا موسي فبرأه الله مما قالوا وكان عند الله وجيهاً) 167
ايمان والو! خبردار ان كے جيسے نه بن جاؤ جنهوں نے موسي كو اذيت دي تو خدا نے موسيٰ كو ان كے قول سے بري ثابت كرديا اور وه الله كے نزديك ايك وجيه انسان تهے
حضرت يوسف پر تهمت لگائي گئي كه وه زنا كا اراده كررهے تهے، حضرت داؤد عليه السلام پر الزام لگايا گيا كه وه ايك سپاهي كي بيوي سے شادي كرنا چاهتے تهے لهذا اس كے شوهر كو محاذ جنگ پر بهيج كر قتل كراديا، تاكه اس كي بيوي سے شادي كرسكيں حضرت مريم عذرا سلام الله عليها پر نا مشروع روابط كي بهتان تراشي كي گئي۔
قرآن كريم كي آيتوں سے استفاده هوتا هے كه منافقين بهي اسلامي معاشره كے پاك طينت افراد كو اپني پليد فكر كا نشانه بناتے رهے هيں، افك كا واقعه اسي طرز عمل كا ايك نمونه هے آيت افك كي شان نزول اور اصل واقعه كو دو طريقه سے بيان كيا گيا هے۔
ليكن جو طرفين سے مسلم هے وه يه هے كه ايك پاك دامن خاتون منافقين كي طرف سے مورد اتهام قرار دي گئي تهى، اسلامي معاشرے كے افراد اس كي عزت و آبرو كا دفاع كرنے كے بجائے اس افواه كو وسعت دے رهے تهے خداوند عالم سوره نور كي گيارهويں آيت سے لے كر سترهويں آيت تك كے ضمن ميں منافقين كي رفتار كي سرزنش اور مسلمانوں كے رد عمل كي توبيخ كرتے هوئے، اس قسم كي افواه و افتراء پردازي سے مبارزه كرنے كے صحيح اصول و شيوه كو بتا رها هے، آيات كا ترجمه پيش كيا جارها هے:
بے شك جن لوگوں نے زنا كي تهمت لگائي وه تم هي ميں سے ايك گروه تها۔ تم اسے اپنے حق ميں شر نه سمجهو يه تمهارے حق ميں خير هے اور هر شخص كے لئے اتنا هي گناه هے جو اس نے خود كمايا هے اور ان ميں سے جس نے بڑا حصه ليا هے اس كے لئے بڑا عذاب هے، آخر ايسا كيوں نه هوا كه جب تم لوگوں نے اس تهمت كو سنا تها تو مومنين و مومنات اپنے بارے ميں خير كا گمان كرتے اور كهتے كه يه تو كهلا هوا بهتان هے، پهر ايسا كيوں نه هوا پهر يه چار گواه بهي لے آتے اور جب گواه نهيں لائے تو يه الله كے نزديك بالكل جهوٹے هيں اور خدا كا فضل دنيا و آخرت ميں اور اس كي رحمت نه هوتي تو جو چرچا تم نے كيا تها اس سے تمهيں بڑا عذاب گرفت ميں لے ليتا، جب تم اپني زبان سے چرچا كر رهے تهے اور اپنے منه سے وه بات نكال رهے تهے جس كا تمهيں علم بهي نهيں تها اور تم اسے بهت معمولي سمجه رهے تهے حالانكه الله كے نزديك وه بهت بڑي بات تهى، اور كيوں نه ايسا هوا جب تم لوگوں نے اس بات كو سنا تها تو كهتے كه همیں ايسي بات كهنے كا كوئي حق نهيں هے، خدايا! تو پاك و بے نياز هے اور يه بهت بڑا بهتان هے، الله تم كو نصيحت كرتا هے كه اگر تم صاحب ايمان هو تو اب ايسي حركت دوباره هرگز نه كرنا۔
امير المومنين حضرت علي عليه السلام كے خلاف معاويه كي پرو پيگنڈا مشيزي بهت زياده فعّال تهى، موقع به موقع، بهتان تراشي و افترا پردازي سے كام ليتي رهتي تهى، معاويه كے افتر و الزام ميں سے ايك عثمان كے قتل ميں آپ كي شركت كا پروپيگنڈا تها، جب كه آپ كي ذات ايسي حركات سے مبرا تهى، آپ كا تارك الصلاة هونا ايك دوسري تهمت تهي جو معاويه نے پورے شام ميں تشهير كرا ركهي تهي۔
هاشم بن عتبه كا بيان هے كه معاويه كے لشكر ميں ايك جوان كو ديكها جو بهت جوش ولوله سے لڑرها تها اس سے اس جوش و خروش كي وجه دريافت كى، اس نے كها ميں اس كو قتل كرنا چاهتا هوں جو نماز نهيں پڑهتا هے اور عثمان كا قاتل هے 168
امير المومنين حضرت علي عليه السلام كے فرق مبارك پر مسجد ميں ضربت لگنے اور اس كے ذريعه سے آپ كي شهادت واقع هونے كي خبر جب شام ميں منتشر هوئي تو بعض شامي تعجب سے كهتے تهے كيا علي عليه السلام نماز پڑهتے تهے؟!
حضرت علي عليه السلام پر معاويه كي طرف سے انتهائي دردناك و تكليف ده الزامات و اتهام ميں سے ايك آپ كي طرف سے مرسل اعظم صلي الله عليه وآله وسلم كو قتل كرنے كے لئے سازش اور پروگرام مرتب كرنے كي تهمت تهى169
بهر حال منافقين كا طريقه عمل، معاشره ميں تلاطم و اضطراب پيدا كرنے كے لئے اتهام و الزام كے حربے كا استعمال هوتا هے ان كے بعض مقاصد اس سلسله ميں بطور اجمال پيش كئے گئے هيں۔
شخصيت كے مجروح اور افراد كو متهم كرنے كے سلسله ميں منافقين كے اهداف يه هوتے هيں كه اپنے امنيتي و حفاظتي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دائرہ کو محکم اور اپني شخصيت کو مبرّہ قرار ديں کيونکہ اپني پوشيدہ حالت کے آشکار و عياں ہونے سے خوف زدہ رہتے ہيں، لہذا ديگر اشخاص پر افتراء پردازي و الزام تراشي سے ہنگامہ و اضطراب پيدا کرتے رہتے ہيں تاکہ صاحبان ايمان کي شخصيت اس سے مضمحل اور متأثر ہوتي رہے170

----

50. سورہ نساء/ 89-
51. سورہ بقرہ/ 217-
52. سورہ آل عمران/ 149-
53. سورہ بقرہ/ 109-
54. سورہ قلم/ 9-
55. نہج البلاغہ، خطبہ200-
56. سورہ مائدہ/ 49-
57. سورہ اسراء/ 73/ 74-
58. سورہ بقرہ/ 105-
59. سورہ آل عمران/ 120-
60. سورہ آل عمران/ 118 و /119-
61. سورہ نساء/ 102-
62. نہج البلاغہ، نامہ/ 53-
63. سورہ توبہ/ 8-
64. سورہ بقرہ/ 217-
65. سورہ مائدہ/ 13-
66. سورہ انفال/ 60-
67. سورہ نساء/ 71، بعض مفسرين نے کلمہ حذر کو اسلحہ سے تفسير کي ہے حالانکہ حذر کے معني وسيع ہيں وسائل جنگ سے مختص نہيں نساء کي آيت 102 حذر و اسلحہ کے تفاوت کو پيش کر رہي ہے اس آيت ميں دونوں لفظ کا استعمال ہوا ہے اور يہ تعدد معنا کي علامت ہے، (ان تصنعوا اسلحتکم و خذو احذرکم) -
68. سورہ مائدہ/ 57، 58-
69. سورہ نساء/140-
70. اس سلسلہ ميں بحث اصل چہارم ميں پيش کي جائے گي-
71. سورہ ممتحنہ/ 4-
72. سورہ ممتحنہ/ 8، 9-
73. فتوح البلدان، ص67-
74. وسائل الشيعہ، ج11، ص49-
75. سورہ مجادلہ/14-
76. سورہ انعام/ 68-
77. سورہ آل عمران/ 149-
78. سورہ مريم/ 81-
79. سورہ نساء/ 139-
80. سورہ منافقون/8-
81. سورہ فاطر/ 10-
82. الدرالمنصور، ص2، ص717-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

83. ميزان الحكمہ، ج6، ص298-
84. بحار الانوار، ج78، ص10-
85. سورہ عنكبوت/ 41-
86. سورہ احزاب/ 39-
87. سورہ آل عمران/ 173-
88. نہج البلاغہ، خطبہ193-
89. اصول كافی، ج2، ص68-
90. سورہ مائدہ/ 52-
91. وسائل الشيعہ، ج1، ص10-
92. سورہ احزاب/6-
93. سورہ مائدہ/ 55-
94. سورہ نساء/ 64-
95. سورہ آل عمران/ 31-
96. سورہ نور/ 51-
97. سورہ يونس/32، "فما ذا بعد الحق الا الضلال"-
98. سورہ نور/ 52-
99. قاموس الرجال، ج6، ص121-
100. سورہ نور، 47، 48-
101. سورہ نور/ 49-
102. سورہ نساء/ 65-
103. وسائل الشيعہ، ج18، ص3-
104. سورہ نساء/60-
105. مواھب الرحمٰن، ج8، ص253-
106. سورہ نساء/61-
107. سورہ منافقون/7-
108. سورہ نساء/ 81-
109. سورہ نور/62-
110. سورہ نور/63-
111. سورہ توبۂ/ 81، 82-
112. سورہ احزاب/36-
113. نہج البلاغہ، حكمت 321 و نيز تاريخ طبری ض6، ص3089، مروج ذھب، ج2، ص365-
114. نہج البلاغہ، خطبہ 34-
115. نہج البلاغہ، 118
116. تاريخ طبری، ج2، ص224- فروغ ابديت، ج2، ص535-
117. سورہ حجرات/1-
118. بحار الانوار، ج68، ص164-
119. سورہ حجرات/2-
120. سورہ نور/63- اس آيت كے لئے دو تفسير بيان كي گئي ھے، ايك وہ جو متن ميں موجود ھے دوسرے وہ جس كي علامہ طباطبائي تاكيد كرتے ھيں كہ يہ آيت پيامبر صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كي دعوت كے سلسلہ ميں ھے اور مفھوم يہ ھے كہ جس وقت پيامبر (ص) تم كو كسي امر كے لئے بلائيں چونكہ دعوت الھي رھبر كي طرف سے ھے لھذا پيامبر صلي اللہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

عليہ وآلہ وسلم كي دعوت كو ايك معمولي و عادي دعوت نہيں سمجھنا چاھئے۔
121. سورہ توبہ/61۔
122. الدرالمنثور، ذيل آيت58 سورہ توبہ۔
123. اسد الغابہ، ص1، ص474۔
124. سورہ توبہ 58: لمز ونصح كے معني ميں فرق ھے لمز كينہ پروري كے بناء پر عيب يابي كے لئے ھوتا ھے تا كہ شخصيت كو نظروں سے گرا ديا جائے، كھا جاتا ھے۔
125. سورہ نساء/ 141، نكتہ قابل توجہ يہ ھے كہ اس آيت ميں مسلمانوں كي كاميابي كو فتح سے تعبير كيا گيا ھے جب كہ كفار كي كاميابي كو نصيب سے تعبير كيا گيا، اس بات كي طرف اشارہ ھے اگر كفار كو كاميابي ملے تو وہ وقتي اور محدود و پائدار نہيں ھے، ليكن دائمي فتح مومنين كے لئے ھے اس آيت كے ذيل ميں اسي نكتہ كي تصريح ہورھي ھے كہ كفار مومنين پر مسلط نہيں ھوسكتے۔
126. سورہ احزاب/ 19۔
127. "سلقوكم، سلق" مادّہ سے ھے اس كے معنى، كسي چيز كو غصہ سے كھولنا ھے خواہ يہ كھولنا ھاتھ سے ھو يا زبان سے، يہ تعبير ان لوگوں كے لئے استعمال ھوئي ھے جو آمرانہ و طالبانہ طرز سے چيختے ھيں اور كسي چيز كو طلب كرتے ھيں۔ السنہ حداد تيز و طرار زبان خشن ھونے كے لئے كنايہ ھے۔
128. سورہ فتح/15۔
129. الامام الصادق و المذاھب الاربعہ، ج3 و 4، ص 312۔
130. ملل و نحل شھرستانى، ج1، ص241؛ الامام الصادق و المذاھب الاربعہ،ج3 و4، ص314۔
131. فضل اللہ نوري و مشروعيت: رويارويي دو انديشہ، ص251 و 255۔
132. سورہ حديد/10۔
133. نہضتھاي اسلامي در صد سال اخير، ص96-99۔
135. كلمات قصار پند ھاو حكمتھا، ص176۔
136. سورہ ھود/ 27۔
137. سورہ شعراء/111۔
138. سورہ كھف/ 28۔
139. سورہ اعراف/66۔
140. سورہ توبہ/ 16۔
141. سورہ بقرہ/ 13۔
142. سورہ توبہ/ 79۔
143. سورہ فتح/ 29۔ (محمد رسول اللہ والذين معہ اشداء الكفار رحماء بينھم) محمد خدا كے فرستادہ ھيں اور وہ لوگ جوان كے ساتھ ھيں كفار كے مقابلہ ميں سخت اور اپنوں كے درميان مھربان ھيں۔
144. سورہ توبہ/67۔
145. سورہ نساء/ 81۔
146. اس جلسہ كي تشكيل اور اس كے افشاء ھونے كے سلسلہ ميں بيان كيا جاچكا ھے۔
147. سورہ روم/31، 32 (ولا تكون من المشركين من الذين فرقوا دينھم وكانوا شيعاً كل حزب بما لديھم فرحون) مشركوں ميں سے نہ ھوجانا، ان لوگوں ميں سے جنھوں نے دين ميں تفرقہ پيدا كيا ھے اور گروھوں ميں بٹ گئے ھيں پھر ھر گروہ جو كچھ اس كے پاس ھے اسي پر مست ومگن ھے۔
148. نہج البلاغہ، خطبہ27۔
149. اصل لغت ميں فتنہ، وھاں استعمال ھوتا ھے جھاں سونے كو خالص كرنے كے لئے آگ ميں قرار ديتے ھيں۔ قرآن ميں فتنہ سات معاني ميں استعمال ھوا ھے ان كا قدر مشترك (مشكل و سختي كا وجود ھے) ۔
150. سورہ انفال/39، سورہ بقرہ/193۔
151. سورہ يونس/32۔

152. سوره قصص/4-
153. سوره توبہ/47- يهاں (سماع) سے مراد ساده لوح اور تاثير پذيري هے گرچہ بعض مفسرين نے جاسوس کے معني ميں ليا هے ليكن جب منافقين خود هي لشكر ميں هوں تو جاسوسي كرنا لغو هے-
154. سوره توبہ/107 (والذين اتخذوا مسجدا ضرارا وكفرا وتفريقا بين المومنين) ۔
155. سوره توبہ/48-
156. تفسير الميزان، ج10، ص238-
157. سيرت ابن هشام ج2، ص29- منشور جاويد قرآن، ج4، ص81، 82-
158. شرح نهج البلاغہ، ابن ابي الحديد، ج5، ص181-
159. نهج البلاغہ، خطبہ25-
160. سوره احزاب/13-
161. اس نكتہ كو سوره احزاب كي آيت نمبر 60 سے استفاده كيا جاسكتا هے-
162. سوره نساء/83-
163. نهج البلاغہ، حكمت، 382-
164. احزاب 60 اس آيت ميں جو تين عنوان ذكر كئے گئے هيں 1: منافقين 2: مريض دل 3: مرجفون (افواه پهيلانے والے) كيا يہ تينوں عنوان تين گروه كے هيں جو مدينہ ميں سازش كر رهے تهے يا يہ ايك هي گروه كے صفات هيں؟ بعض نے فرمايا هے كہ سازش كرنے والے تين گروه تهے منافقين، مريض دل كہ جن كا شمار اراذل و اوباش ميں هوتا تها جو محاذ جنگ پر جانے كے بجائے مسلمانوں كے لئے اذيت و تكليف كے اسباب فراهم كرتے تهے، مرجفون افواه پهيلانے والے هيں، ليكن يہ بهي احتمال هے كہ يہ تينوں عنوان منافقين كے لئے هوں اس توضيح كے ساتھ كہ دوسرا اور تيسرا عنوان ان كي خصوصيت كو بيان كررها هے جس كو اصطلاح ميں ذكرالخاص بعدالعام كها جا تا هے-
165. بحار الانوار، ج2، ص159-
166. تفسير قرطبی، ج16، ص332-
167. سوره احزاب/96-
168. تاريخ طبری، ج6، ص2556-
169. الغارات، ج2، ص581-
170. اس نكتہ كو سوره فتح كي آيت نمبر 15 سے استفاده كيا جاسكتا هے-

فصل سوم : منافقين كي نفسياتي خصائص

منافقين كي نفسياتي خصائص

1) تكبر اور خود بينی

قرآن مجيد وه نكات جو منافقين كي نفسياتي شناخت كے سلسلہ ميں، روحي و نفسياتي خصائص كے عنوان سے بيان كر رها هے، پهلي خصوصيت تكبر و خود محوري هے-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كبر كے معني اپنے كو بلند اور دوسروں كو پست تصور كرنا، تكبر پرستي ايك اهم نفسياتي مرض هے جس كي بنا پر بهت زياده هي اخلاقي انحرافات پيش آتے هيں امير المومنين حضرت علي عليہ السلام فرماتے هيں۔

((اياك والكبر فانہ اعظم الذنوب والئم العيوب)) 171

تكبر سے پرهيز كرو اس لئے كہ عظيم ترين معصيت اور پست ترين عيب هے۔

كبر، اعظم الذنوب هے يعني عظيم ترين معصيت هے كيونكہ تكبر هي كے ذريعہ كفر نشو و نما پاتا هے، ابليس كا كفر اسي كبر سے وجود ميں آيا تها، جس وقت اسے آدم (ع) كے سجده كا حكم ديا گيا، اس نے خود كو آدم عليہ السلام سے بزرگ و برتر تصور كرتے هوئے سجده كرنے سے انكار كرديا اور اس فعل كي بنا پر كفر كے راستہ پر چل پڑا۔

(ابيٰ واستكبر و كان من الكافرين) 172

اس نے انكار و غرور سے كام ليا اور كافرين ميں هوگيا۔

انبياء حضرات كے مخالفين، تكبر فطرت هونے هي كي بنا پر پيامبروں كے مقابلہ ميں قد علم كرتے تهے، اور انبياء حضرات كي تحقير و تكفير كرتے هوئے آزار و اذيت ديا كرتے تهے، جب ان كو ايمان كے لئے دعوت دي جاتي تهي وه اپني تكبري فكر و فطرت كي بنا پر انكار كرتے هوئے كهتے تهے۔

(قالوا ما انتم اِلّا بشر مثلنا) 173

ان لوگوں نے كها تم سب همارے هي جيسے بشر هو۔

كبر، الئم العيوب، هے يعني تكبر پست ترين عيب هے اس لئے كہ متكبر فرد كي نفسياتي حقارت و پستي كي نشان دهي هوتي هے، وه فرد جو خود كو بزرگ تصور كرتا هے وه احساس كمتري كا شكار رهتا هے، لهذا چاهتا هے كہ تكبر كے ذريعہ اس كمي كا مداوا كرسكے۔

حضرت امام جعفر صادق عليہ السلام فرماتے هيں:

((مامن رجل تكبّر او تجبّر اِلا لذلّۃ و جدها في نفسہ)) 174

كوئي فرد نهيں، جو تكبر يا ظالمانہ گفتگو كرتا هو، اور پست طبيعت و حقير نفس كا حامل نہ هو۔

احاديث و روايات كے مطابق تكبر ميں دو اهم بنيادي عنصر پائے جاتے هيں، افراد كو پست و حقير سمجهنا اور حق كے مقابلہ ميں سر تسليم خم نہ كرنا۔

حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے هيں:

((الكبر ان تغمص الناس و تسفہ الحق)) 175

تكبر يہ هے كہ لوگوں كي تحقير كرو اور حق كو بے مقدار تصور كرو۔

اسلامي اخلاق كے پيش نظر تكبر كے دونوں عنصر شديد مذموم هيں اس لئے كہ اشخاص كي تحقير كرنا خواه وه ظاهراً كسي جرم كے مرتكب بهي هوئے هوں محرمات ميں شمار هوتا هے، امير المومنين حضرت علي عليہ السلام فرماتے هيں:

((ان الله تبارك و تعالي ......اخفي وليہ في عباده فلا تستصغرون عبدا من عبيد الله فربما يكون وليہ وانت لا تعلم)) 176

خداوند عالم نے اپنے خاص افراد كو اپنے بندوں كے درميان پهيلا ركها هے، بندگان خدا ميں كسي كي تحقير و بے احترامي نہ كرو، شايد وه الله كے دوستوں ميں سے هوں اور تمهيں علم نہ هو۔

ايك دوسري روايت ميں حضرت امام صادق عليہ السلام سے نقل كيا گيا هے كہ خدا فرماتا هے:

((ليأذن بحرب مني من اذلّ عبدي المؤمن)) 177

جو بهي كسي بندۂ مومن كي تحقير و تذليل كرے هم سے جنگ كے لئے آماده هوجائے۔

جمهوري اسلامي ايران كے باني حضرت امام خميني (رح) كتاب تحرير الوسيلہ كے امر بالمعروف والے باب ميں تحرير فرماتے هيں۔

معروف كے حكم دينے اور برائي سے روكنے والے خود كو مرتكب گناه فرد سے برتر و بغير عيب كے نہ جانيں، شايد هوسكتا هے كہ مرتكب گناه (خواه كبيره) اچهے صفات كا حامل هو اور خدا اس كو دوست بهي ركهتا هو ليكن تكبر و خود بيني كے گناه كي وجہ سے امر بالمعروف كرنے والا سقوط كرجائے اور شايد هوسكتا هے كہ آمر معروف و ناهي منكر ايسے برے صفات كے حامل هوں كہ خداوند متعال كي نگاه ميں مبغوض هوں چاهے خود انسان اپنے اس برے صفت كا علم نہ ركهتا هو۔

ليكن اس بات كو عرض كرنے كا مطلب يہ نهيں كہ امر بالمعروف اور حدود الهي كا اجرا ترك كرديا جائے بلكہ انسان و اشخاص كي كرامت و حرمت اور ايماني منزلت كو حفظ كرتے هوئے امر بالمعروف اور حدود كا اجرا كرنا چاهيے۔

پيامبر اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم فرماتے هيں:
((اذا زنت خادم احدكم فليجلدها الحدو لا يعيرها)) 178
اگر تمهاري كسي كنيز نے زنا كا ارتكاب كيا هے تو اس پر زنا كي حد جاري كرو مگر اس كي عيب جوئي و طعنہ زني كا تم كو حق نهيں۔
اسي بنا پر بارها ديكها گيا كہ رسول اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم اور امير المومنين نے زناء محصنہ كے مرتكب افراد پر حد جاري كرنے كے بعد خود با احترام اس كے جنازه پر نماز ميت پڑهي هے اور ان كي حرمت و آبرو كو حفظ كيا هے 179
اكثر روايات اور احاديث ميں حق كو قبول نہ كرنے كي وجہ سے، نزاع اور جدال غير احسن كے عنوان سے اس كي مذمت كي گئي هے۔
حضرت امام صادق عليہ السلام كا قول هے:
((ما الجدال الذي بغير التي هي احسن ان تجادل مبطلا فيورد عليك مبطلا فلا تردّه بحجة قد نصبها الله ولكن تحجد قولہ او تحجد حقا يريد ذالك المبطل ان يعين بہ باطلہ فتجحد ذلك الحق مخافة ان يكون عليك فيہ حجة)) 180
جدال غير احسن يہ هے كہ كسي ايسے فرد سے بحث كيا جائے جا ناحق هے اور اس كے ساتھ حجت و منطق نيز شرعي دليل كے ذريعہ وارد بحث نہ هوا جائے اور اس كے قول يا اس كے حق كو انكار كرديا جائے اس خوف كي بنا پر كہ خدا ناخواستہ (حق) كے ذريعہ اپنے باطل كے لئے مدد لے۔
قرآن و روايات ميں تسليم حق كے سلسلہ ميں زياده تاكيد كي گئي هے حق پذيري بندگان خدا اور مومنين كے صفات ميں بيان كيا گيا هے۔
(فبشّر عباد الذين يستمعون القول فيتّبعون احسنہ، 181
اے پيغمبر! آپ ميرے بندوں كو بشارت دے ديجئے جو باتوں كو سنتے هيں اور جو بات اچهي هوتي هيں اس كا اتباع كرتے هيں،
حق كے مقابلہ سر تسليم خم كرنا مومنين كے صفات و خصائص ميں سے هے اور كبر كا نكتۂ مقابل هے۔
(طلبت الخضوع فما وجدت الا بقبول الحق، اقبلوا الحق فان قبول الحق يبعد من الكبر) 182
ميں نے خضوع كو طلب كيا اور اس كو صرف تسليم حق ميں پايا حق كے مقابل تسليم پزير رهو كہ يہ حالت تم كو كبر سے دور ركهتي هے۔
آيات قرآن كي بنا پر تكبر منافقين كي صفات ميں سے هے۔
(و اذا قيل لهم تعالوا يستغفر لكم رسول الله لوّوا رئوسهم ورايتهم يصدون و هم مستكبرون) 183
اور جب ان سے كها جاتا هے كہ آؤ رسول صلي الله عليہ وآلہ وسلم تمهارے حق ميں استغفار كريں گے تو يہ سر پهرا ليتے هيں اور تم ديكهو گے كہ استكبار كي بنا پر منھ بهي موڑ ليتے هيں۔
(و اذا قيل لہ اتّق الله اخذتہ العزّة بالاثم) 184
جب ان سے كها جاتا هے كہ تقوائے الهي اختيار كرو تو وه تكبر كے ذريعہ گناه پر اتر آتے هيں۔
(و اذا قيل لهم لا تفسدوا في الارض قالوا انّما نحن مصلحون) 185
جب ان سے كها جاتا هے كہ زمين ميں فساد برپا نہ كرو تو كهتے هيں كہ هم تو صرف اصلاح كرنے والے هيں۔
قرآن كريم منافقين كے سلسلہ ميں دونوں مناظر (تحقير افراد اور عدم تسليم حق) كي تصريح كررها هے كہ وه خود كو اهل فهم و فراست اور ديگر افراد كو سفيہ (احمق) سمجهتے هيں اور اس وسيلہ سے اشخاص كي تحقير كرتے هيں۔
(و اذا قيل لهم آمنو كما آمن الناس قالوا أنؤمن كما آمن السفهاء) 186
جب ان سے كها جاتا هے كہ دوسرے مومنين كي طرح ايمان لے آؤ تو كهتے هيں كہ كيا هم بے وقوفوں كي طرح ايمان اختيار كرليں؟
منافقين كے بارے ميں عدم تسليم حق كي تصوير كشي كرتے هوئے خدا ان كو خشك لكڑيوں سے تشبيہ دے رها هے۔
(كأنّهم خشب مسنّدة) 187
گويا سوكهي لكڑياں هيں جو ديوار سے لگادي گئي هيں۔

2) خوف و هراس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

قرآن كريم منافقين كي نفسياتي خصوصيت كے سلسلہ ميں دوسري صفت خوف و ہراس كو بتا رہا ھے، قرآن ان كو بے حد درجہ ہراساں و خوف زدہ بيان كررہا ھے، اصول كي بنا پر شجاعت و شھامت، خوف وحشت كا ريشہ ايمان ہوتا ھے، جھاں ايمان كا وجود ھے دليري و شجاعت كا بھي وجود ھے۔

حضرت امام محمد باقر عليہ السلام فرماتے ھيں:

((لايكون المومن جبانا)) 188

مومن بزدل و خائف نھيں ہوتا ھے۔

قرآن مومنين كي تعريف و توصيف كرتے ہوئے ان كي شجاعت اور مادي قدرت و قوت سے خوف زدہ نہ ہونے كي تصريح كر رہا ھے۔

(...... وانّ الله لا يضيع اجر المؤمنين الذين استجابوا لِلّٰه والرسول من بعد مَا اصابھم القرح للّذين احسنوا منھم واتقوا اجر عظيم الذين قال لھم النّاس ان النّاس قد جمعوا لكم فاخشوھم فزادھم ايمانا و قالوا حسبنا الله و نعم الوكيل) 189

خداوند عالم صاحبان ايمان كے اجر كو ضائع نھيں كرتا (خواہ شھيدوں كے اجر كو اور نہ ھي مجاھدوں كے اجر كو جو شھيد نھيں ہوئے ھيں) يہ صاحبان ايمان ھيں جنھوں نے زخمي ہونے كے بعد بھي خدا اور رسول كي دعوت پر لبيك كھا (ميدان احد كے زخم بھبود بھي نہ ہونے پائے تھے كہ حمراء الاسد ميدان كي طرف حركت كرنے لگے) ان كے نيك كردار اور متقي افراد كے لئے نھايت درجہ عظيم اجر ھے، يہ وہ ايمان والے ھيں كہ جب ان سے بعض لوگوں نے كھا كہ لوگوں نے تمھارے لئے عظيم لشكر جمع كرليا ھے لھذا ان سے ڈرو تو ان كے ايمان ميں اور اضافہ ہوگيا اور انھوں نے كھا كہ ھمارے لئے خدا كافي ھے اور وھي ھمارا ذمہ دار ھے۔

حقيقي صاحبان ايمان كي صفت شجاعت ھے ليكن چونكہ منافقين ايمان سے بالكل بے بھرہ مند ھيں، ان كے نزديك خدا كي قوت لايزال وبي حساب پر اعتماد و توكل كوئي مفھوم و معنا نھيں ركھتا ھے لھذا ھميشہ موجودہ قدرت سے خائف و ہراساں ھيں خصوصاً ميدان جنگ كہ جھاں شھامت، سرفروشی، ايثار ھي والوں كا گذر ھے، وھاں سے ھميشہ فرار اور دور ھي سے جنگ كا نظارہ كرتے ھيں اور نتيجہ كے منتظر ہوتے ھيں۔

(فاذا جاء الخوف رأيتھم ينظرون اليك تدور أعينھم كا الذي يغشي عليہ من الموت) 190 جب خوف سامنے آجائے گا تو آپ ديكھيں گے كہ آپ كي طرف اس طرح ديكھيں گے جيسے ان كي آنكھيں يوں پھر رھي جيسے موت كي غشي طاري ہو۔

سورہ احزاب كي آٹھويں آيت سے پينتيسويں آيت، جنگ خندق كے سخت حالات و مسائل سے مخصوص ھے، ان آيات كے ضمن ميں چھ مرتبہ صداقت كا ذكر كيا گيا ھے اور اسي كے ساتھ بعض افراد كے خوف و ہراس كو بھي بيان كيا گيا ھے، جنگ احزاب اپنے خاص شرائط (زماني و مكاني) كي بنا پر مومنين كي ايماني صداقت اور منافقين كے جھوٹے دعوے كو پركھنے كے لئے بھترين كسوٹي و محك ھے۔

ايمان ميں صادق افراد كا ذكر آيت نمبر تئيس اور چوبيس ميں ہورھا ھے:

(من المؤمنين رجال صدقوا ما عاھدوا الله عليہ فمنھم من قضي نحبہ و منھم من ينتظرو ما بدّلوا تبديلا ليجزي الله الصادقين بصدقھم و يعذب المنافقين ان شاء او يتوب عليھم ان الله كان غفورا رحيما) 191

مومنين ميں ايسے بھي مرد ميدان ھے جنھوں نے الله سے كئے وعدہ كو سچ كر ديكھايا ھے ان ميں بعض اپنا وقت پورا كرچكے ھيں اور بعض اپنے وقت كا انتظار كررھے ھيں اور ان لوگوں نے اپني بات ميں كوئي تبديلي نھيں كي ھے تا كہ خدا صادقين كو ان كي صداقت كا بدلہ دے اور منافقين كو چاھے تو ان پر عذاب نازل كرے يا ان كي توبہ قبول كرے الله يقيناً بھت بخشنے والا اور مھربان ھے۔

ان آيات سے استفادہ ہوتا ھے كہ ايمان ميں صادق سے مراد دين كي راہ ميں جھاد و شھادت ھے بعض افراد نے شھادت كے رفيع مقام كو حاصل كرليا ھے اور بعض اگر چہ ابھي اس عظيم مرتبہ پر فائز نھيں ہوئے ھيں ليكن شجاعت و شھامت كے ساتھ ويسے ھي منتظر و آمادہ ھيں، اسي سورہ كي آيت نمبر بيس ميں خوبصورتي كے ساتھ منافقين كے اضطراب و خوف كو ميدان جنگ كے سلسلہ ميں بيان كيا گيا ھے، آيت اور اس كا ترجمہ اس سے قبل پيش كيا جاچكا ھے۔

3) تشويش و اضطراب

منافقين كي نفسياتي خصوصيت ميں سے، تشويش و اضطراب بھي ھے چونكہ ان كا باطن ظاھر كے بر خلاف ھے لھذا ھميشہ اضطراب كي حالت ميں رھتے ھيں كھيں ان كے باطن كے اسرار افشانہ ہوجائيں اور اصل چھرہ كي شناسائي نہ ہوجائے جس شخص نے بھي خيانت كي ھے يا خلافِ امر شي كا مرتكب ہوا ھے اس كے افشا سے ڈرتا ھے اور تشويش و

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اضطراب ميں رہتا ھے عربي كي مثل مشهور ھے "الخائن خائف" خائن خوف زده رہتا ھے، دوسرے يہ كہ منافقين نعمت ايمان سے محروم ہونے كي بنا پر مستقبل كے سلسلہ ميں كبھي بھي اميد واري و در خشندگي كا اعتقاد نہيں ركھتے ھيں اور اپنے انجام كار سے خائف اور ہراساں رہتے ھيں اس كے برخلاف صاحبان ايمان ياد الھي اور اپنے ايمان كي بنا پر اطمينان و سكون سے ہمكنار رہتے ھيں۔
(ألا بذكر الله تطمئن القلوب) 192
آگاہ ہوجاؤ كہ ذكر خدا ھي سے دلوں كو سكون ملتا ھے۔
منافقين اپني خيانت كارانہ حركات كي وجہ سے اضطراب و تشويش كي وادي ميں پڑے رہتے ھيں لھذا ہر قسم كي افشا گري و تہديد كي آواز كو اپنے خلاف ھي تصور كرتے ھيں۔
(يحسبون كل صيحة عليهم) 193
يہ ہر فرياد كو اپنے خلاف ھي گمان كرتے ھيں۔
منافقين كي دائمي كوشش يہ رہتي ھے كہ جس طرح سے بھي ہو خود كو مومنين كي صفوں ميں داخل كريں اور صاحبان ايمان كو مطمئن كراديں كہ ہم بھي ايمان والے ھيں ليكن ہميشہ پريشان خيال رہتے ھيں كہ كہيں رسوا و ذليل نہ ہوجائيں۔
(و يحلفون بالله انهم لمنكم و ماهم منكم و لكنهم قوم يفرقون) 194
اور يہ اللہ كي قسم كھاتے ھيں كہ يہ تم ھي ميں سے ھيں حالانكہ يہ تم ميں سے نہيں ھيں يہ لوگ بزدل ھيں۔
ان كے ہراساں و پريشان رہنے كي كيفيت يہ ھے كہ جب بھي كوئي جديد آيت كا نزول ہوتا ھے تو ڈرتے ھيں كہ كہيں وحي كے ذريعہ ہمارے اسرار فاش نہ ہوجائيں، اس نكتہ كو قرآن كريم صراحت سے بيان كررہا ھے اور تاكيد كررہا ھے كہ راہ نفاق كا انجام خير نہيں ہوسكتا، اگر چہ چند روز اپنے باطن كو چھپانے ميں كامياب ہوجائيں ليكن سر انجام رسوا و ذليل ہوكر رہيں گے۔
(يحذر المنافقون ان تنزل عليهم سورة تنبّئهم بما في قلوبهم قل استهزئوا ان الله مخرج ما تحذرون) 195
منافقين كو يہ خوف بھي ھے كہ كہيں كوئي سوره نازل ہوكر مسلمانوں كو ان كے دل كے حالات سے باخبر نہ كردے تو آپ كہہ ديجئے كہ تم اور مزاق اڑاؤ اللہ بہر حال اس چيز كو منظر عام پر لے آئے گا جس كا تمھيں خطره ھے۔
سوره بقره كي آيات نمبر ستره سے بيس تك ميں منافقين كي كشمكش، ترس و اضطراب كي حالت، كو دو معني خيز تشبيہوں كے ذريعہ بيان كيا گيا ھے۔

4) لجاجت گرى

منافقين كي چوتھي نفسياتي خصوصيت لجاجت گري ھے لجاجت ايك روحي و نفساني مرض ھے جو صحيح معرفت كے حصول ميں اساسي مانع ھے معرفت شناسي ميں اس نكتہ كو بيان كيا گيا ھے كہ بعض اخلاقي رذائل سبب ہوتے ھيں كہ انسان حقيقت تك نہ پہونچ سكے، جيسے بيہوده تعصب، بغير دليل خاص، نظريہ پر اصرار، غلط آرزو اور خواھشات وغيره...... 196
امير المومنين حضرت علي عليہ السلام دو حديث ميں اس مطلب كو صراحتاً بيان فرما رہے ھيں:
((اللجاجة تسل الراي)) 197
لجاجت صحيح و مستحكم راي كو فنا كرديتي ھے۔
((اللجوج لا راي لہ)) 198
لجاجت گر فرد صحيح فكر و نظر كا مالك نہيں ہوتا۔
جو فرد لجاجت گري كي وادي ميں سر گردان ہو وه صاحب راي و نظر نہيں ہوسكتا ھے كيوں كہ لجاجت اس كي بينائي و دانائي پر ايك ضخيم پرده ڈال ديتي ھے جس كي بنا پر لجاجت گر فرد تمام حقائق كو اپني خاص نظر سے ديكھتا ھے لھذا ايسا فرد حق شناسي كے وسائل و نور حق كو اختيار ميں ركھتے ہوئے بھي حقيقت تك نہيں پہونچ سكتا ھے چونكہ منافقين كا بنيادي منشا اپني آمال و خواھشات كي تكميل اور باطل راه ميں قدم ركھنا ھے لھذا كبھي بھي حق كو حاصل نہيں كرسكتا ھے، امير المومنين حضرت علي عليہ السلام فرماتے ھيں:
((من كان غرضه الباطل لم يدرك الحق ولو كان اشهر من الشمس)) 199
جس كا بنيادي ہدف باطل ہو كبھي بھي حق كو درك نہيں كرسكتا ھے خواه حق آفتاب سے روشن تر ھي كيوں نہ ہو
قرآن مجيد منافقين كي حالت لجاجت كو بيان كرتے ہوئے ان كي يوں توصيف كر ركھا ھے:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(صم بكم عمي فهم لا يرجعون 200)
يہ سب بہرے، گونگے اور اندھے ھوگئے ھيں اور پلٹ كر آنے والے نہيں ھيں۔
منافقين كي لجاجت سبب بن گئي كہ وہ نہ سن سكے جو سننا چاھئے تھا، نہ ديكھ سكے جو ديكھنا چاھئے تھا، نہ كہہ سكے جو كہنا چاھئے تھا، باوجوديكہ آنكھ، كان، زبان جو ايك انسانِ بااعتدال كے لئے صحيح ادراك كے وسائل ھيں، يہ بھي اختيار ميں ركھتے ھيں ليكن ان كي لجاجت گري سبب ھوئي كہ عظيم نعمات سے محروم، اور جھالت كي وادي ميں سر گرداں ھيں۔
منافقين كا بھرہ، اندھا، گونگا ھونا آخرت سے مخصوص نھيں بلكہ اس دنيا ميں بھي ايسے ھي ھيں، ان كا قيامت ميں بھرہ، اندھا، گونگا ھونا ان كے حالات سے اسي دنيا ميں مجسم ھے۔
(لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم آذان لا يسمعون بها 201)
ان كے پاس دل ھے مگر سمجھتے نہيں ھيں، آنكھيں ھيں مگر ديكھتے نہيں ھيں، كان ھيں مگر سنتے نہيں۔
مذكورہ آيت سے استناد كرتے ھوئے كہا جاسكتا ھے منافقين اسي دنيا ميں اپني لجاجت كي بنا پر صحيح سماعت و بصارت، زبان گويا، حق كو درك اور بيان كرنے كے لئے نہيں ركھتے ھيں، اور مدام باطل كے گرداب ميں غوطہ زن ھيں۔
ماحصل يہ ھے كہ منافقين كے فھم و شعور كے منافذ و مسلمات لجاجت پسندي كي بنا پر بند ھوچكے ھيں۔
قرآن مجيد نفاق كي اس حالت كو (طبع قلوب) سے ياد كررھا ھے۔
(طبع الله علي قلوبهم فهم لا يعلمون 202)
خدا نے ان كے دلوں پر مھر لگادي ھے اور اب وہ لوگ كچھ جاننے والے نہيں۔
(فطبع علي قلوبهم فهم لا يفقهون 203)
ان كے دلوں پر مہر لگادي گئي ھے تو اب كچھ نہيں سمجھ رھے ھيں۔
جو مہر ان كے دلوں پر لگائي گئي ھے اس كا سبب يہ ھوگا كہ حق كي گفتگو سماعت نہ كرسكيں اور حق كي عدم قبوليت ان كي ھميشہ كي روش بن جائے، البتہ يہ بات واضح ھے كہ طبع قلوب (دلوں پر مہر لگانا) كے اسباب خود انھوں نے فراھم كئے ھيں اور ان كے دلوں پر مہر لگنا خود ان كے افعال و كردار كا نتيجہ ھے۔

5) ضعف معنويت

منافقين كي پانچويں نفسياتي و نفساني صفت جسے قرآن مجيد بيان كررھا ھے معنويت ميں ضعف و سستي كا وجود ھے، يہ گروہ ضعف بصارت كي بنا پر خدا سے زيادہ عوام اور لوگوں كے لئے حرمت و عزت كا قائل ھے۔
منافقين محكم و راسخ ايمان نہ ركھنے كي وجہ سے غيبي و معنوي قدرت پر بھي محكم و كامل ايمان نہيں ركھتے، ان كي ساري غيرت اور خوف فقط ظاھري ھے، عوام سے حيا كرتے ھيں، ليكن خدا كے محضر ميں بے حيا ھيں چونكہ خود كو الھي محضر ميں سمجھتے ھي نہيں اور خدا كو فراموش كر بيٹھے ھيں۔
(يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله وهو معهم اذ يبيتون مالا يرضي من القول وكان الله بما يعلمون محيطاً 204)
يہ لوگ انسانوں كي نظروں سے اپنے كو چھپاتے ھيں اور خدا سے نہيں چھپ سكتے ھيں جب كہ وہ اس وقت بھي ان كے ساتھ رھتا ھے جب وہ ناپسنديدہ باتوں كي سازش كرتے ھيں اور خدا ان كے تمام اعمال كا احاطہ كئے ھوئے ھے۔
اگر ظاھر ميں ايك عبادت انجام ديں يا ظواھر اسلامي كي رعايت كريں تو صرف عوام نيز لوگوں كي توجہ و اعتماد كو حاصل كرنے كے لئے ھوتي ھے ورنہ ان كي عبادتيں ھر قسم كے مفھوم اور معنويت سے خالي ھيں۔
(ان المنافقين... اذا قاموا الي الصلوٰة قاموا كسالٰي يرائون الناس ولا يذكرون الله الا قليلا 205)
منافقين... جب نماز كے لئے اٹھتے بھي ھيں تو سستي كے ساتھ، لوگوں كو دكھانے كے لئے عمل كرتے ھيں، اور الله كو بھت كم ياد كرتے ھيں۔
(ولا يأتون الصلوٰة الا وهم كسالٰي 206)
اور يہ نماز بھي سستي اور تساھلي كے ساتھ بجالاتے ھيں۔
اگر چہ مذكورہ دونوں آيات ميں منافقين كي ريا و كسالت (سستي) نماز كے موقع كے لئے بيان كي گئي ھے، ليكن علامہ طباطبائي (رح) تفسير الميزان ميں فرماتے ھيں نماز، قرآن ميں تمام معنويت كا محور و مركز ھے لھذا اس نكتہ پر توجہ كرتے ھوئے دونوں آيت كا مفھوم يہ ھے كے منافقين تمام عبادت و معنويت ميں بے حال و سست ھيں اور صاحبان ايمان كے جيسي نشاط و فرحت، سرور و شادماني نہيں ركھتے ھيں۔
البتہ قرآن مجيد كي بعض دوسري آيات ميں بھي منافقين كي عبادات كو بے معنويت اور سستي سے تعبير كيا گيا ھے۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

(ولا ينفقون الا وهم كارهون) 207
اور راہ خدا ميں کراہت و ناگواري کے ساتھ خرچ کرتے ھيں۔
يہ آيت صراحتاً بيان کررھي ھے کہ ان کے انفاق کي بنا اخلاص و خلوص پر نھيں ھے، سورہ انفال ميں بھي مسلمانوں کے مبارزہ و جھاد کي صف ميں ان کي حرکات کو ريا سے تعبير کيا گيا ھے اور مسلمانوں کو اس منافقانہ عمل سے دور رھنے کے لئے کھا گيا ھے:
(ولا تكونوا كالذين خرجوا من ديارهم بطرا و رئاء الناس) 208
اور ان لوگوں کے جيسے نہ ھوجاؤ جو اپنے گھروں سے اتراتے ھوئے اور لوگوں کو دکھانے کے لئے نکلتے ھيں۔
بھر حال جن اشخاص نے دين کے اظھار کو قدرت طلبی، شيطاني خواھشات کے حصول کے لئے وسيلہ قرار ديا ھے، ان کي رفتار و گفتار ميں دين داري کي حقيقي روح نھيں ملتي ھے وہ عبادت کو خود نمائي کے لئے اور سستي سے انجام ديتے ھيں۔

6) خواھشات نفس کي پيروی

منافقين کي چھٹي نفسياتي خصوصيت، خواھشات نفساني کي پيروي اور اطاعت ھے، منافقين حق کے سامنے سر تسليم خم کرنے اور عقل و نقل کي پيروي اور اطاعت کرنے کے بجائے، اميال و خواھشات نفساني کے تابع و پيروکار ھيں، ضعيف اعتقاد نيز باطل اور نحس مقاصد کي بنا پر خدا پرستي و حق محوري ان کے لئے کوئي مفھوم و معني نھيں رکھتا ھے وہ خواھشات نفساني کے مطيع و خود محوري کے تابع ھيں۔
(اولئك الذين طبع الله علي قلوبهم واتبعوا اهوائهم) 209
يھي وہ لوگ ھيں جن کے دلوں پر خدا نے مھر لگادي ھے اور انھوں نے اپني خواھشات کا اتباع کرليا ھے۔
تکبر اور برتر بيني خواھشات نفساني کي نمائش و علامت ميں سے ايك ھے، خواھشات نفساني کے دو آشکار نمونے، رياست و منصب کي طلب اور دنيا پرستي ھے جو منافقين ميں پائي جاتي ھے، مال و منصب کي محبت، نفاق کي جڑوں کو دلوں ميں رشد اور مستحکم کرنے کے عوامل ميں سے ھيں۔
پيامبر عظيم الشان فرماتے ھيں:
((حب الجاه و المال ينبتان النفاق كما ينبت الماء البقل)) 210
مال دنيا اور مقام و منصب کي محبت، نفاق کو دل ميں يوں رشد ديتي ھے جيسے پاني سبزے کو نشو نما ديتا ھے۔
ظاھر ھے کہ وہ رياست و منصب قابل مذمت ھے جس کا مقصد و ھدف انسان ھو يہ وھي مقام پرستي ھے جو لوگوں کے دين کے لئے بھت بڑا خطرہ ھے۔
نقل کيا جاتا ھے کہ حضرت امام رضا عليہ السلام کے محضر ميں کسي کا نام ليتے ھوئے کھا گيا وہ منصب و مقام پرست ھے، آپ نے فرمايا:
((ما ذئبان ضاريان في غنم قد تفرق رعاؤهاباً ضرّ في دين المسلم من الرياسة)) 211
دو خونخوار بھيڑيوں کا خطرہ ايسے گلہ کے لئے جو بغير چوپان کے ھو اس خطرہ سے زيادہ نھيں، جو خطرہ مسلمان کے دين کو رياست طلبي و مقام پرستي سے ھے۔
ليکن وہ مال و مقام جو اپني اور اپنے خانوادے کي زندگي کي بھتري نيز مخلوق خدا کي خدمت اور پرچم حق کو بلند و قائم کرنے اور باطل کو ختم کرنے کے لئے ھو، وہ قابل مذمت نھيں ھے بلکہ عين آخرت اور حق کي راہ ميں قدم بڑھانا ھے، شايد کبھي واجب بھي ھوسکتا ھے۔
امير المومنين حضرت علي عليہ السلام اپني پيوند زدہ اور بے قيمتي نعلين کي طرف اشارہ کرتے ھوئے ابن عباس کو خطاب کرکے فرماتے ھيں:
((والله لهي احب الي من امرتكم الا ان اقيم حقا او ادفع باطلا)) 212
خدا کي قسم! يہ بي قيمت نعلين مجھے تمھارے اوپر حکومت سے زيادہ عزيز ھے مگر يہ کہ حکومت کے ذريعہ کسي حق کو قائم کرسکوں يا کسي باطل کو دفع کرسکوں۔
اس بنا پر اسلام ميں اپنے اور خانوادے کي معاشي زندگي کے لئے کوشش و تلاش کو راہ خدا ميں جھاد سے تعبير کيا گيا ھے۔
((الكاد علي عيالہ كالمجاهد في سبيل الله)) 213

جو فرد بھي اپنے خانوادے کي امرار معاش کے لئے کوشش وسعي کرتا ھے وہ مجاھد راہ خدا ھے
دوسرے افراد کي خدمت گذاري کو بھي بھترين افعال ميں شمار کيا گيا ھے۔
((خير الناس انفعھم للناس)) 214
بھترين فرد وہ ھے جس سے بيشتر فائدہ لوگوں کو پھنچتا ھے۔
ليکن منافقين کے اھداف فقط دنيا کے اموال، مناصب و اقتدار پر قبضہ کرنا ھے، دوسروں کي خدمت مدنظر نھيں ھے، اور اپنے اس پست و حقير مقصد کے حصول کي خاطر تمام اسلامي و انساني اقدار کو پامال کرنے کے لئے حاضر ھيں۔
مدينہ کے منافقين کا سرغنہ، عبد اللہ ابن ابي کا باطني مرض يہ تھا کہ جب اس نے اپني رياست کے دست و بازو قطع ھوتے ديکھے تو تمام خيانت کاري و پست فطرتي کا مظاھرہ پيامبر اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم و مسلمانوں پر کرنے لگا کہ شايد ھاتھ سے جاچکا مقام و منصب دوبارہ حاصل ھوجائے۔
منافقين کي دنيا طلبي کي شديد خواھش کي کيفيت کو قرآني آيات نے بخوبي بيان کيا ھے، قرآن کريم اکثر موارد پر اس نکتہ کو بيان کررھا ھے کہ منافقين اگر چہ ميدان جنگ ميں کوئي فعال کردار ادا نھيں کرتے ليکن جنگ ختم ھوتے ھي غنائم کي تقسيم کے وقت ميدان ميں حاضر ھوجاتے ھيں، اور اپنے سھم کا مطالبہ کرنے لگتے ھيں اس موضوع سے مربوط بعض آيات کو منافقين کي موقع پرستي کي بحث ميں بيان کيا جاچکا ھے۔

7) گناہ کي تاويل گرى

منافقين کي نفسياتي خصوصيت کي ساتويں کڑى، گناہ کي توجيہ و تاويل گري ھے اس سے قبل اشارہ کيا گيا ھے کہ منافقين کي تمام سعي لا حاصل يہ ھے کہ اپنے باطن اور پليد نيت کو مخفي کرکے، اور جھوٹي قسميں کھاکر، ظواھر کي آراستگي کرتے ھوئے خود کو صاحبان ايمان واقعي کي صفوف ميں شامل کرليں۔
اگر چہ صدر اسلام ميں ايسا ممکن ھوسکا ھے ليکن ھميشہ کے لئے اپنے باطن کو مخفي نھيں رکھ سکتے چونکہ ان سے بعض اوقات ايسے افعال و اعمال صادر ھوجاتے ھيں کہ جس کي وجہ سے مومنين ان کے ايمان ميں شك کرنے لگتے ھيں لھذا منافقين، اس لئے کہ مسلمانوں کي نظروں سے نہ گر جائيں، نيز مسلمانوں کا اعتماد ان سے سلب نہ ھوجائے اپنے کردار اور برے افعال کي عام پسند توجيہ و تاويل کرنے لگتے ھيں۔
(فکيف اذا اصابتھم مصيبة بما قدمت ايديھم ثم جاؤوك يحلفون باللہ ان اردنا الا احسانا و توفيقا اولئك الذين يعلم اللہ ما في قلوبھم فأعرض عنھم و عظھم و قل لھم في انفسھم قولا بليغا) 215
پس اس وقت کيا ھوگا جب ان پر ان کے اعمال کي بنا پر مصيبت نازل ھوگي وہ آپ کے پاس آکر خدا کي قسم کھائيں گے کہ ھمارا مقصد صرف نيکي کرنا اور اتحاد پيدا کرنا تھا يھي وہ لوگ ھيں جن کے دل کا حال خدا خوب جانتا ھے لھذا آپ ان سے کنارہ کش رھيں انھيں نصيحت کريں اور ان کے دل پر اثر کرنے والي موقع و محل سے مربوط بات کريں۔
جھاد و معرکہ کا ميدان ان مقامات ميں سے ھے جھاں منافقين حاضر ھوتے ھوئے بے حد درجہ خائف و ھراساں رھتے ھيں لھذا جھاد ميں شريك نہ ھونے کي خاطر (جھاد ميں عدم شرکت عظيم گناہ ھے) عذر تراشي کرتے ھوئے تاويل و توجيہ کيا کرتے تھے ذيل کي آيت ميں ايك منافق کي جنگ تبوك ميں عدم شرکت کي عذر تراشي اور تاويل کو بيان کيا گيا ھے۔
(ومنھم من يقول ائذن لي ولا تفتني الا في الفتنۃ سقطوا وان جھنم لمحيطة بالکافرين) 216
ان ميں وہ لوگ بھي ھيں جو کھتے ھيں کہ ھم کو اجازت دے ديجئے اور فتنہ ميں نہ ڈاليے تو آگاہ ھوجاؤ کہ يہ واقعاً فتنہ ميں گر چکے ھيں اور جھنم تو کافرين کو ھر طرف سے احاطہ کئے ھوئے ھے۔
اس آيت کي شان نزول کے لئے بيان کيا گيا ھے کسي قبيلہ کا ايك بزرگ جو منافقين کے ارکان ميں تھا رسول اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم سے اجازت چاھي کہ جنگ تبوك ميں شرکت نہ کرے اور عدم شرکت کي وجہ اور دليل يہ بيان کي کہ اگر اس کي نظريں رومي عورتوں پر پڑے گي تو ان پر فريفتہ اور گناھوں ميں مبتلا ھوجائے گا، پيامبر اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم نے اجازت فرمادي کہ وہ مدينہ ھي ميں رھے، اس واقعہ کے بعد يہ آيت نازل ھوئي جس نے اس کے باطن کو افشا کر کے رکھ ديا اور خداوند عالم نے اسے جنگ ميں عدم شرکت کي بنا پر عصيان گر اور فتنہ ميں غريق فرد سے تعبير کيا ھے 217، منافقين کے دوسرے وہ افراد جو جنگ احزاب ميں شريك نھيں ھوئے تھے ان کا عذر يہ تھا کہ وہ اپنے گھر اور مال و دولت کے تحفظ سے مطمئن نھيں ھيں، ذيل کي آيت ان کي پليد فکر کو فاش کرتے ھوئے ان کي عدم شرکت کے اصل مقصد کو جنگ سے فرار بيان کيا ھے۔
(ويستاذن فريق منھم النبي يقولون ان بيوتنا عورة وما ھي بعورة ان يريدون الا فرارا) 218

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اور ان میں سے ایك گروہ نبي صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اجازت مانگ رہا تھا کہ ھمارے گھر خالي پڑے ہوئے ھیں حالانکہ وہ گھر خالي نہیں تھے بلکہ یہ لوگ صرف بھاگنے کا ارادہ کررھے تھے۔
بھر حال گناہ کي تاویل و توجیہ خود عظیم گناہ ھے جس کے منافق مرتکب ہوتے رہتے تھے بسا اوقات ممکن ھے منافقین سیدھے، سادے و زور باور و مومنین کو فریب دیدیں، لیکن وہ اس سے غافل ھیں کہ خدا ھر اس شي سے جو وہ اپنے قلب کے اندر مخفي کئے ہوئے ھیں آگاہ ھے ان کو اس دنیا میں ذلیل و رسوا کرے گا اور آخرت میں بھي دوزخ کے عذاب سے ان کا استقبال کیا جائے گا، یہ نکتہ بھي قابل ذکر ھے کہ منافقین کي تاویل و توجیہ کا سلسلہ صرف فردي مسائل سے مختص نہیں بلکہ اجتماعي و معاشرتی، ثقافتي اور سیاسي مسائل میں بھي تاویل و توجیہ کرتے رہتے ھیں کہ اس موضوع پر بھي بحث ہوگي۔

---

171. تصنیف الغرر الحکم، ص309۔
172. سورہ بقرہ/34۔
173. سورہ یس/15۔
174. اصول کافی، ج2، ص312۔
175. میزان الحکمۃ، ج8، ص305، بحارالانوار، ج73، ص217۔
176. بحار الانوار، ج90، ص263۔
177. بحار الانوار، ج75، ص145۔
178. مجموعہ ورام، ج1، ص57۔
179. سفینۃ البحار، ج1، ص512، وسائل الشیعہ، ج18، ص375، بحار الانوار، ج28 ص12۔
180. تفسیر نور الثقلین، ج2، ص163۔
181. سورہ زمر/17، 18۔
182. بحار الانوار، ج69، ص399۔
183. سورہ منافقون/5۔
184. سورہ بقر/ 206۔
185. سورہ بقر/11۔
186. سورہ بقرہ/13۔
187. سورہ منافقون/4۔
188. بحار الانوار، ج67، ص364۔
189. سورہ آل عمران/ 173، 171۔
190. سورہ احزاب/19۔
191. سورہ احزاب 32، 24۔
192. سورہ رعد/28۔
193. سورہ منافقون/4۔
194. سورہ توبہ/56۔
195. سورہ توبہ/64۔
196. نظریۃ المعرفہ، ص319۔
197. نہج البلاغہ، حکمت، 179۔
198. میزان الحکمۃ، ج8، ص484۔
199. غرر الحکم، نمبر 8853۔
200. سورہ بقرہ/18۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

201. سوره اعراف/179-
202. سوره توبہ/93-
203. سوره منافقون/3-
204. سوره نساء/108-
205. سوره نساء/142-
206. سوره توبہ/54-
207. سوره توبہ/54-
208. سوره انفال/47-
209. سوره محمد/16-
210. المحجۃ البيضاء، ج،6، ص، 112-
211. بحار الانوار، ج73، ص145-
212. بهج البلاغہ، خطبہ33-
213. بحار الانوار، ج96، ص324-
214. مستدرك الوسايل، ج12،ص391-
215. سوره نساء/ 62، 63-
216. سوره توبہ/49-
217. مجمع البيان، ج3، ص36-
218. سوره احزاب/13-

فصل چهارم: منافقين كي ثقافتي (كلچرل) خصائص

1- خودي اور اپنائيت كا اظهار
2- ديني يقينيات كي تضعيف

خودي اور اپنائيت كا اظهار

منافقين كو اپني تخريبي اقدامات جاري ركهنے كے لئے تاكہ صاحب ايمان حضرات كي اعتقادي اور ثقافتي اعتبار سے تخريب كاري كرسكيں، انهيں هر چيز سے اشد ضرورت مسلمانوں كے اعتماد و اعتبار كي هے تاكہ مسلمان منافقين كو اپنوں ميں سے تصور كريں اور ان كي اپنائيت ميں شك سے كام نہ ليں، اس لئے كہ منافقين كے انحرافي القائات معاشرے ميں اثر گذار هوں اور ان كے منحوس مقاصد كي تكميل هوسكے۔
ان كي تمام سعي و كوشش يہ هے كہ خود معاشرے ميں اپنائيت كي جلوه نمائي كرائيں، اس لئے كہ وه جانتے هيں اگر ان كے باطن كا افشا، اور ان كے اسرار آشكار هوگئے تو كوئي شخص بهي منافقين كي باتوں كو قبول نهيں كريگا اور ان كي سازشيں جلد هي ناكام هوجائيں گی، ان كے راز افشا هونے كي بنا پر اسلام كے خلاف هر قسم كي تبليغي فعاليت، نيز سياسي سر گرمي سے هاته دهو بيٹهيں گے، لهذا منافقين كا بنيادي اور ثقافتي هدف اپنے خير خواه هونے كي جلوه نمائي اور عمومي مسلمانوں كے اعتماد كو كسب كرنا هے اور يہ بهت عظيم خطره هے كہ افراد و اشخاص، بيگانے اور اجنبي شخص كو اپنوں ميں شمار كرنے لگيں، اور معاشره ميں خواص كي نگاه سے ديكها جانے لگے، ثقافتي حادثہ اس وقت وجود ميں آتا هے كہ جب مسلمين منافقين كي ثقافتي روش طرز سے آشنائي نہ ركهتے هوں اور ان كو اپنا دوست بهي تصور كريں، امير المومنين حضرت علي عليہ السلام مختلف افراد كے ظواهر پر اعتماد كرنے كے خطرات اور اشخاص كي اهميت پر توجہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

كرنے كي ضرورت كے متعلق فرماتے هيں۔
((انما اتا كبا لحديث اربعة رجال ليس لهم خامس رجل منافق مظهر للايمان متصنع بالاسلام لا يتأثم ولا يتحرج يكذب علي رسول الله متعمدا فلو علم الناس انه منافق كاذب لم يقبلوا منه ولم يصدقوا قوله ولكنهم قالوا صاحب رسول الله رآه وسمع منه و لقف عنه فياخذون بقوله) 219
ياد ركهو كه حديث كے بيان كرنے والے چار طرح كے افراد هوتے هيں جن كي پانچويں كوئي قسم نهيں ايك وه منافق هے جو ايمان كا اظهار كرتا هے اسلام كي وضع و قطع اختيار كرتا هے ليكن گناه كرنے اور افترا ميں پڑنے سے پرهيز نهيں كرتا هے اور رسول اسلام صلي الله عليه وآله وسلم كے خلاف قصداً جهوٹي روايتيں تيار كرتا هے كه اگر لوگوں كو معلوم هوجائے كه يه منافق اور جهوٹا هے تو يقيناً اس كے بيان كي تصديق نهيں كريں گے ليكن مشكل يه هے كه وه سمجهتے هيں كه يه صحابي هيں انهوں نے حضور كو ديكها هے ان كے ارشاد كو سنا هے اور ان سے حاصل كيا هے اور اسي طرح اس كے بيان كو قبول كرليتے هے۔

اظهار اپنائيت كے لئے منافقين كي راه و روش
منافقين اظهار اپنائيت كے لئے مختلف روش و طريقے سے استفاده كرتے هيں، چونكه يه مبدا و معاد پر ايمان هي نهيں ركهتے هيں، لهذا راه و روش كي مشروعيت يا عدم جواز ان كے لئے كوئي معني نهيں ركهتا، اور ان كے نزديك قابل بحث بهي نهيں هے ان كي منطق ميں هدف كي تحصيل و تكميل كے لئے، هر وسائل سے استفاده كيا جاسكتا هے خواه وسائل ضد انساني هي كيوں نه هوں يهاں منافقين كي اظهار اپنائيت كے سلسله ميں فقط پانچ طريقوں كي جانب اشاره كيا جارها هے۔

1) كذب و رياكاري كے ذريعه اظهار كرنا
جيسا كه پهلے اشاره كيا گيا هے نفاق كا اصلي جو هر كذب اور اظهار كا ذبانه هے منافقين اظهار اپنائيت كے لئے وسيع پيمانه پر حربۂ كذب سے استفاده كرتے هيں كبهي اجتماعي اور گروهي شكل ميں پيامبر اكرم صلي الله عليه وآله وسلم كے پاس آتے هيں اور آپ كي رسالت كا اقرار كرتے هيں، خداوند عالم با صراحت ان كو اس اقرار ميں كاذب تعارف كراتا هے اور پيامبر عظيم الشان سے فرماتا هے، اگر چه تم واقعاً فرستاده الهي هو ليكن وه اس اقرار ميں كاذب هيں اور دل سے تمهاري رسالت پر ايمان نهيں ركهتے هيں۔
(اذا جاءك المنافقون قالوا نشهد انك لرسول الله والله يعلم انك لرسوله والله يشهد ان المنافقون لكاذبون) 220
پيامبر! يه منافقين آپ كے پاس آتے هيں تو كهتے هيں كه هم گواهي ديتے هيں كه آپ الله كے رسول هيں اور الله بهي جانتا هے كه آپ اس كے رسول هيں ليكن الله گواهي ديتا هے كه يه منافقين اپنے دعوے ميں جهوٹے هيں۔
جس وقت مومنين، منافقين كو ايجاد فساد و تباهي سے منع كرتے هيں، خود كو تاكيد كے ساتھ مصلح و آباد گر كهتے هيں خداوند عالم ان كي گفتار كي تكذيب كرتے هوئے ان كے مفسد هونے كا اعلان كررها هے۔
(واذا قيل لهم لا تفسدوا في الارض قالوا انما نحن مصلحون الا انهم هم المفسدون ولكن لا يشعرون) 221
جب ان سے كها جاتا هے كه زمين ميں فساد نه برپا كرو تو كهتے هيں كه هم تو صرف اصلاح كرنے والے هيں حالانكه يه سب مفسد هيں اور اپنے فساد كو سمجهتے بهي نهيں هيں۔
منافقين اپني كذب بياني سے، پهلے كهي گئي بات كو آساني سے انكار بهي كرديتے هيں، تاريخي شواهد كے مطابق كسي مودر ميں جب يه كوئي بات كرتے تهے اور اس كي خبر رسول اسلا صلي الله عليه وآله وسلم كو هوجاتي تهي تو يه سرے هي سے اس كا انكار اور شدت سے اس خبر كي تكذيب كرديتے تهے۔
نقل كيا گيا هے كه"جلاس" نام كا منافق جنگ تبوك كے زمانه ميں پيامبر اكرم صلي الله عليه وآله وسلم كے بعض خطبے كو سننے كے بعد اس كا انكار كرتے هوئے پيامبر اسلام صلي الله عليه وآله وسلم كي تكذيب بهي كی، حضور كي مدينه واپسي كے بعد عامر ابن قياس نے پيامبر اسلام صلي الله عليه وآله وسلم كي خدمت ميں جلاس كي حركات كو بيان كيا، جب جلاس حضور كے خدمت ميں پهونچا تو عامر بن قيس كي گزارش كو انكار كر بيٹها، آپ نے دونوں كو حكم ديا كه مسجد نبوي ميں منبر كے نزديك قسم كهائيں كه جهوٹ نهيں بول رهے هيں دونوں نے قسم كهائی، عامر نے قسم ميں اضافه كيا خدايا! اپنے پيامبر صلي الله عليه وآله وسلم پر آيت نازل كركے جو صادق هے اس كا تعارف كرادے، حضور اور مومنين نے آمين كهی، جبرئيل نازل هوئے اور اس آيت كو پيامبر اسلام صلي الله عليه وآله وسلم كي خدمت ميں پيش كيا۔
(يحلفون بالله ما قالوا ولقد قالوا كلمة الكفر وكفروا بعد اسلامهم) 222
يه اپني باتوں پر الله كي قسم كهاتے هيں كه ايسا نهيں كها حالانكه انهوں نے كلمه كفر كها اور اپنے اسلام كے بعد كافر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

هوگئے هيں۔
يہ اور مذكوره آيات سے استفاده هوتا هے كہ كذب اور تكذيب، منافقين كا ايك طرۂ امتياز هے تاكہ مومنين كي صفوف ميں نفوذ كركے اپنائيت كا اظهار كرسكيں۔
منافقين پيامبر عظيم الشان (ص) كے دور ميں تصور كرتے تهے كہ كذب و تكذيب كے ذريعہ آپ كو فريب دے سكتے هيں تاكہ اپنے باطن كو مخفي كرسكيں خداوند عالم منافقين كي اس روش كو افشا كرتے هوئے تاكيد كررها هے كہ ايسا نهيں هے كہ پيامبر گرامي صلي الله عليہ وآلہ وسلم تمهارے احوال و اوضاع سے بے خبر هيں يا خوش خيالي كي بنا پر تمهاري باتوں پر اطمينان كرليتے هيں۔
نقل كيا جاتا هے كہ جماعت نفاق كے افراد آپس ميں بيٹهے هوئے پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كو ناسزا الفاظ سے ياد كررهے تهے، ان ميں سے ايك نے كها: ايسا نہ كرو، ڈرتا هوں كہ يہ بات (حضرت) محمد صلي الله عليہ وآلہ وسلم كے كانوں تك پهنچ جائے اور وه هم كو برا بهلا كهيں اور افراد كو همارے خلاف ورغلائيں، ان ميں سے ايك نے كها: كوئي اهم بات نهيں، جو همارا دل چاهے گا كهيں گے، اگر يہ بات ان كے كانوں تك پهنچ بهي جائے، تو ان كے پاس جاكر انكار كرديں گے چونكہ (حضرت) محمد صلي الله عليہ وآلہ وسلم خوش خيال و منهہ ديكهے هيں، كوئي جو كچھ بهي كهتا هے قبول كرليتے هيں اس موقع پر سوره توبہ كي ذيل آيت نازل هوئي اور ان كے اس غلط تصور و فكر كا سختي سے جواب ديا۔
(منهم الذين يوذون النبي ويقولون هو اذن) 223
ان (منافقين) ميں سے جو پيامبر صلي الله عليہ وآلہ وسلم كو اذيت ديتے هيں اور كهتے هيں وه تو صرف كان (ساده لوح و خوش باور) هيں۔

2) باطل قسميں ياد كرنا

دوسري وه روش جس كو استعمال كرتے هوئے منافقين مومنين كے حلقہ ميں نفوذ كرتے هيں، باطل قسميں كهانا هے، وه هميشہ شديد قسموں كے ذريعہ سعي كرتے هيں تاكہ اپنے باطن كو افشا هونے سے بچا سكيں اور اسي كے سايہ ميں تخريبي حركتيں انجام ديتے هيں۔
(اتخذوا ايمانهم جنۃً فصدوا عن سبيل الله) 224
انهوں نے اپني قسموں كو سپر بنا ليا هے اور لوگوں كو راه خدا سے روك رهے هيں۔ منافقين باطل اور جهوٹي قسموں كے ذريعہ كوشش كرتے هيں كہ خود كو مومنين كا خير خواه ثابت كريں، اور صاحب ايمان كے حلقہ ميں اپنا ايك مقام بناليں۔
(ويحلفون بالله انهم لمنكم وما هم منكم و لكنهم قوم يفرقون) 225
اور يہ الله كي قسم كهاتے هيں اس بات پر كہ يہ تمهيں ميں سے هيں حالانكہ يہ تم ميں سے نهيں هيں يہ بزدل لوگ هيں۔
منافقين چونكہ واقعي ايمان كے حامل نهيں، رضائے الهي كا حصول ان كے لئے اهميت نهيں ركهتا هے اور معاشرے ميں اپني ساكھ اور اعتبار بهي بنائے ركهنا چاهتے هيں اور معاشره كے افراد كي توجہ كي حصول كے لئے زياده اهتمام بهي كرتے هيں لهذا مختلف ميدان ميں جهوٹي قسميں كهاكر مومنين حضرات كي رضايت و خشنودي كو حاصل كرتے هيں۔
خدا قرآن ميں تصريح كررها هے كہ منافقين كا بنيادي مقصد مومنين كي رضايت كو حاصل كرنا هے حالانكہ رضايت الهي كا حصول اهميت كا حامل هے جب تك خدا راضي نہ هو بندگان خدا كي رضايت منافقين كے لئے سودمند هو هي نهيں سكتي هے شايد مومنين كي رضايت سے سوء استفاده كرتے هوئے مزيد كچھ دن تخريبي كاروائي انجام دے سكيں۔
(يحلفون بالله لكم ليرضوكم والله ورسولہ احق ان يرضوه ان كانوا مومنين) 226
يہ لوگ تم لوگوں كو راضي كرنے كے لئے خدا كي قسم كهاتے هيں حالانكہ خدا و رسول اس بات كے زياده حق دار تهے اگر يہ صاحبان ايمان تهے تو واقعاً انهيں اپنے اعمال و كردار سے راضي كرتے۔
(يحلفون لكم لترضوا عنهم فان ترضوا عنهم فان الله لا يرضي عن القوم الفاسقين)227 يہ تمهارے سامنے قسم كهاتے هيں كہ تم ان سے راضي هوجاؤ اگر تم راضي بهي هوجاؤ تو بهي خدا فاسق قوم سے راضي هونے والا نهيں۔

3) غلط اقدامات كي توجيہ كرنا

منافقين صاحبان ايمان كي تحصيل رضايت اور حسن نيت كي اثبات كے لئے اپنے غلط اقدامات و حركات كي توجيہ كرتے هيں كہ اپنائيت كا اظهار كرتے هوئے فائده حاصل كرسكيں منافقين كي نفسياتي خصوصيت ميں يہ نكتہ مورد بحث قرار ديا گيا هے اور تصريح كيا گيا هے كہ منافقين تاويل و توجيہ كے هتكنڈے كو تمام هي موارد ميں استعمال كرتے هيں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

منافقين عمومي افكار اور اعتماد كو هاته سے جانے دينا نهيں چاهتے لهذا اظهار اپنائيت كرتے هوئے اپنے غلط اقدامات و حركات كي توجيه كرتے هيں اور اپنے باطل مقاصد كو حق كے لباس اور قالب ميں پيش كرتے هيں۔
امير المومنين حضرت علي عليه السلام اهل نفاق كي توصيف كرتے هوئے فرماتے هيں:
((يقولون فيشبهون ويصفون فيموهون)) 228
جب بات كرتے هيں تو مشتبه انداز ميں اور جب تعريف كرتے هيں تو باطل كو حق كا رنگ دے كر، كرتے هيں۔
قرآن مجيد نے منافقين كے مختلف عذر اور غلط اقدامات كا ذكر كيا هے اور ان كي تكذيب بهي كي هے، بطور مثال جنگ تبوك ميں اپنے عدم حضور كي توجيه، ناتواني و عدم قدرت كي شكل ميں پيش كرنا چاهتے تهے كه خداوند عالم ان سے قبل ان كي اس توجيه كي تكذيب كرتے هوئے فرماتا هے:
(لو كان عرضاً قريباً و سفرا قاصدا لا تبعونك ولكن بعدت عليهم الشقّه وسيحلفون بالله لو استطعنا لخرجنا معكم يهلكون انفسهم والله يعلم انهم لكاذبون) 229
پيامبر! اگر كوئي فوري فائده يا آسان سفر هوتا تو تمهارا اتباع كرتے ليكن ان كے لئے دور كا سفر مشكل بن گيا هے اور عنقريب يه خدا كي قسميں كهائيں گے اس بات پر كه اگر ممكن هوتا تو هم ضرور آپ كے ساته چل پڑتے، يه اپنے نفس كو هلاك كررهے هيں اور خدا خوب جانتا هے كه يه جهوٹے هيں۔
منافقين كے غلط اقدام كي توجيه كا ايك اور موقع يه هے كه، تقريباً منافقين ميں سے ايك سو اسّي افراد نے غزوه تبوك ميں شركت نهيں كی، جب رسول اكرم صلي الله عليه وآله وسلم اور مسلمان وهاں سے واپس آئے تو منافقين مختلف توجيه كرنے لگے۔
ذيل كي آيت منافقين كي اس غلط حركات كي سرزنش كے لئے نازل هوئي هے خداوند عالم بطور واضح بيان كررها هے كه ان كے جهوٹے عذر خدا كے لئے پوشيده نهيں هيں ان كے حالات سے مومنين كو باخبر كركے منافقين كے اسرار سے پرده اٹها رها هے۔
(يعتذرون اليكم اذا رجعتم اليهم قل لا تعتذروا لن نؤمن لكم قد نبّأنا الله من اخباركم و سيري الله عملكم ورسوله ثم تردون الي عالم الغيب و الشهادة فينبئكم بما كنتم تعملون) 230
يه تخلف كرنے والے منافقين تم لوگوں كي واپسي پر طرح طرح كے عذر بيان كريں گے تو آپ كهه ديجئے كه تم لوگ عذر نه بيان كرو هم تصديق كرنے والے نهيں هيں الله نے همیں تمهارے حالات بتاديئے هيں وه يقيناً تمهارے اعمال كو ديكهرها هے اور رسول بهي ديكهرها هے اس كے بعد تم حاضر و غائب كے عالم (خدا) كي بارگاه ميں واپس كئے جاؤ گے اور وه تمهيں تمهارے حال سے باخبر كرے گا۔

4) ظاهر سازي كرنا
ظواهر ديني كي شديد رعايت، خوش نما و اشخاص پسند گفتگو، اصلاح طلب نظريات و افكار كا اظهار، منافقين كے حربه هيں تاكه طرف كے مقابل كو اپنا همنوا بناكر خودي هونے كا القاء كرسكيں۔
امير المومنين حضرت امام علي عليه السلام كے هم عصر بعض منافقين ظاهر ميں عبّاد و زهّاد دهر تهے نماز شب، قرآن كي تلاوت، ان سے طولاني ترين سجدے ترك نهيں هوتے تهے، ان كي ظاهر سازي سے اكثر مومنين فريب كے شكار هوجاتے تهے، بهت كم هي تهے جو ان كے دين و ايمان ميں شك ركهتے هوں۔
منافقين كي ظاهر سازي كچه اس نوعيت كي تهي كه بقول قرآن، خود پيامبر عظيم الشان (ص) كے لئے بهي باعث حيرت و تعجب خيز تهي۔
(واذا رأيتهم تعجبك اجسامهم ان يقولوا تسمع لقولهم) 231
اور جب آپ انهيں ديكهيں گے تو ان كے جسم بهت اچهے لگيں گے اور بات كريں گے تو اس طرح كه آپ سننے لگيں گے۔
منافقين كي ظواهر سازی، رفتار و كردار سے اختصاص نهيں ركهتي بلكه ان كي گفتار بهي فريب و جاذبيت سے لبريز هے۔
(ومن الناس من يعجبك قوله في الحيوة الدنيا و يشهد الله علي ما في قلبه وهو الدّ الخصام) 232
انسانوں ميں ايسے لوگ بهي هيں جن كي باتيں زندگاني دنيا ميں بهلي لگتي هيں اور وه اپنے دل كي باتوں پر خدا كو گواه بناتے هيں حالانكه وه بدترين دشمن هيں۔

5) جهوٹے عهد و پيمان كرنا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خودي ظاهر كرنے كے لئے منافقين كا ايك اور وطيره وعده اور اس كي خلاف ورزي هے بسا اوقات منافقين سے عادتاً ايسي خطائيں سرزد هوتي تهيں كہ جس كي كوئي توجيہ و تاويل ممكن نهيں تهي يا مومنين كے لئے قابل قبول نهيں هوتي تهي ايسے مقام پر وه توبہ كو وسيلہ بناتے تهے اور عهد كرتے تهے اب ايسي خطائيں نهيں كريں گے اور صحيح راستہ پر مستحكم و ثابت قدم رهيں گے ليكن چونكہ دين اور دين كے اعتبارات كے لئے منافقين كے قلب ميں كوئي جگہ تهي هي نهيں جو اپنے عهد و پيمان پر باقي رهتے، تخلف وعده ايسے هي تها جيسے ان كے لئے كذب وغيره...... جنگ احزاب ميں منافقين كي وعده خلافي كي بنا پر ذيل كي آيت كا نزول هوا:

(ولقد كانوا عاهدوا الله من قبل لا يولون الأدبار وكان عهد الله مسئولا) 233

اور ان لوگوں نے الله سے يقيني عهد كيا تها كہ هرگز پشت نهيں دكهائيں گے، اور الله كے عهد كے بارے ميں بهر حال سوال كيا جائے گا۔

خداوند عالم "ثعلبہ بن حاطب" كي عهد گزاري نيز پيمان شكني كے واقعہ كو ياد دهاني كے طور پر پيش كررها هے، ثعلبہ بن حاطب ايك فقير مسلمان تها اس نے پيامبر اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم سے دعا كرنے كي خواهش كي تاكہ وه صاحب ثروت هوجائے حضرت نے فرمايا: وه تهوڑا مال جس كا تم شكر ادا كرسكتے هو اس زياده اموال سے بهتر هے جس كي شكر گزاري نهيں كرسكتے هو، ثعلبہ نے كها: اگر خدا عطا كرے تو اس كے تمام واجب حقوق كو ادا كرتا رهوں گا۔

پيامبر اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي دعا سے اموال ميں اضافہ هونے لگا، يهاں تك كہ اس كے لئے مدينہ ميں قيام، نماز جماعت نيز جمعہ ميں شركت كرنا مشكل هوگيا اطراف مدينہ ميں منتقل هوگيا، جب زكوٰة لينے والے گئے تو يہ كہہ كر واپس كرديا كہ مسلمان اس لئے هوئے هيں تاكہ جزيہ و خراج نہ دينا پڑے، اگر چہ بعد ميں ثعلبہ پشيمان تو هوا ليكن رسول اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم نے اس كي تنبيہ اور دوسروں كي عبرت كے لئے زكوٰة لينے سے انكار كرديا، ذيل كي آيت اسي واقعہ كو بيان كررهي هے۔

(ومنهم من عاهد الله لئن آتانا من فضلہ لنصدقن و لنكونن من الصالحين فلما آتيهم من فضلہ بخلوا بہ وتولوا و هم معرضون فاعقبهم نفاقاً في قلوبهم الي يوم يلقونہ) 234

ان ميں سے وه بهي هيں جنهوں نے خدا سے عهد كيا اگر وه اپنے فضل و كرم سے عطا كرے گا، تو اس كي راه ميں صدقہ ديں گے اور نيك بندوں ميں شامل هوجائيں گے، اس كے بعد جب خدا نے اپنے فضل سے عطا كرديا تو بخل سے كام ليا، اور كناره كش هوكر پلٹ گئے تو ان كے بكل نے ان كے دلوں ميں نفاق راسخ كرديا، اس دن تك كے لئے جب يہ خدا سے ملاقات كريں گے اس لئے كہ انهوں نے خدا سے كئے هوئے وعده كي مخالفت كي هے اور جهوٹ بولتے هيں۔

پيمان گزاري و پيمان شكنى، وعده اور وعده كي خلاف ورزى، آئنده صالح هونے كا پيمان اور اس سے روگرداني وغيره......، يہ وه طريقے هيں جس سے منافقين استفاده كرتے هوئے مومنين كے حلقہ و ديني معاشرے ميں خود كو مخفى؛ كئے رهتے هيں اور عوام فريبي كے لئے زمين هموار كرتے هيں۔

ديني يقينيات و مسلّمات كي تضعيف

منافقين كي ثقافتي رفتار و كردار كي دوسري خصوصيت ديني و مذهبي يقينيات و مسلّمات كي تضعيف هے يقيناً جب تك انسان كا عقيده تحريف، تزلزل، ضعف سے دوچار نہ هوا هو۔ كوئي بهي طاقت اس كے عقيده كے خلاف زور آزمائي نهيں كرسكتي قدرت كا اقتدار، حكومت كي حاكميت اجسام و ابدان پر تو هوسكتي هے دل ميں نفوذ و قلوب پر مسلط نهيں هوسكتي سر انجام انسان كي رسائي اس شي تك هو هي جا تي هے جسے دل اور قلب پسند كرتا هے اسلام كا اهم ترين اثر مسلمانوں پر، بلكہ تمام هي اديان كا اپنے پيروكاروں پر يہ رها هے كہ فرضي و خرافاتي رسم و رواج كو ختم كرتے هوئے منطقي و محكم اعتقاد كي بنياد ڈاليں، پهلے تو اسلام نے انسانوں كے اندروني تحول و انقلاب كے لئے كام كيا هے پهر اسلامي حكومت كے استقرار كي كوشش كي هے تاكہ ايسا سماج و معاشره وجود ميں آئے جو اسلام كے نظريہ كے مطابق اور مورد تاييد هو۔

پيامبر عظيم الشان (ص) پهلے مكہ ميں تيره سال تك انسان سازي اور ان كے اخلاقى، فكرى، اعتقادي ستون كو محكم مضبوط كرنے ميں مصروف رهے اس كے بعد مدينہ ميں اسلام كي سياسي نظريات كي تابع ايك حكومت تشكيل دي منافقين جانتے تهے كہ جب تك مسلمان پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم كي انسان ساز تعليمات پر گامزن اور خالص اسلامي عقيده پر استوار و ثابت قدم رهيں گے، ان پر نہ تو حكومت كي جاسكتي هے اور نہ هي وه تسليم هوسكتے هيں، لهذا ان كي طرف سے هميشہ يہ كوشش رهي هے كہ مومنين عقائد، ديني و مذهبي تعليمات كے حوالہ سے هميشہ شك و شبہ ميں مبتلا رهيں جيسا كہ آج بهي اغيار كے ثقافتي يلغار و حملہ كا اهم ترين هدف يهي هے۔

منافقین کے اهداف یہ هیں کہ اهل اسلام سے روح اسلام اور ایمان کو سلب کرلیں، منافقین کي تمام تر سعی، دین کے راسخ عقائد اس کے اهداف و نتائج، مذهب کي حقانیت و مسلمات سے مسلمانوں کو دور کردینا هے تاکہ شاید اس کے ذریعہ اسلامي حکومت کي عنان اپنے هاتھ میں لے سکیں اور مسلمانوں پر تسلط و قبضہ کرسکیں لهذا منافقین کا اپنے باطل مقاصد کے تکمیل کے لئے بهترین طریقۂ کار یہ هوتا هے کہ لوگوں کے دلوں میں طرح طرح کے شکوك پیدا کریں، اور انواع و اقسام کے شبهات کے ذریعہ مسلمانوں کو دیني مسلّمات کے سلسلہ میں وادي تردید میں ڈال دینے کي کوشش کرتے هیں، تاریخي شواهد اور وہ آیات جو منافقین کي اس روش کو اجاگر کرتي هیں، بیان کرنے سے قبل، ایك مختصر وضاحت سوال اور ایجاد شبہ کے سلسلہ میں عرض کرنا لازم هے، اس میں کوئي شك نهیں کہ سوال اور جستجو کي فکر ایك مستحسن اور مثبت پهلو هے، تمام علوم و معارف انهیں سوالات کے رهین منت هیں جو بشر کے لئے پیش آئے هیں اور جس کے نتیجہ میں اس نے جوابات فراهم کئے هیں، اگر انسان کے اندر جستجو و تلاش کا جذبہ نہ هوتا جو اس کي فطرت کا تقاضا هے نیز ان سوالات کا حل تلاش کرنے کي فکر دامن گیر نہ هوتي تو یقیناً موجوده علوم و دانش کي یہ ترقي کسي صورت سے حاصل نہ هوتي۔

ان سوالات کے حل کے لئے جو انسان کے لئے پیش آتے هیں دین اسلام میں فراوان تاکید کي گئي هے، یہ کها جاسکتا هے جس قدر علم و تحصیل کي تشویق و ترغیب کي گئي هے اسي طرح سوالات اور اس کے حل پر بهي زور دیا گیا هے، قرآن مجید صریح حکم دے رها هے اگر کسي چیز کو نهیں جانتے هو تو اس علم کے علماء اور دانشمندوں سے سوال کرو۔

(فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون) 235

اگر نهیں جانتے هو تو اهل ذکر (علماء) سے سوال کرو۔

دوسرا وہ مطلب جو اسلام میں جواب و سوال کي اهمیت کو ظاهر کرتا هے وہ جوابات هیں جو خداوند عالم نے قرآن میں بیان کئے هیں یہ سوالات پیامبر اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئے جاتے تهے خدا نے قرآن میں "یسئلونك" سے بات آغاز کرتے هوئے ان کے جوابات دئے هیں236

پیامبر اکرم صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب روح، هلال، انفال شراب و قمار کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ سوال اور فکر سوال کي تشویق و تمجید کرتے هوئے فرماتے هیں:

((العلم خزائن و مفاتیحها السوال فاسئلوا یرحمکم اللہ فانہ یوجر فیہ اربعة السائل والعالم و المستمع والمحب لهم)) 237

علم خزانہ هے اور اس کي کنجیاں سوال کرنا هے، سوال کرو، (جس چیز کو نهیں جانتے هو) خداوند متعال تم کو اپني خاص رحمت سے نوازے گا هر سوال میں چار فرد کو فائده نفع حاصل هوتا هے سوال کرنے والے، جواب دینے والے، سننے والے اور اس فرد کو جو ان کو دوست رکهتا هے۔

ائمہ حضرات کے بهت سارے دلائل، بحث و مباحثات نیز مختلف افراد کے سوالات کا جواب دینا، حتي دشمنوں اور کافرین کے مسائل کا حل پیش کرنا اس بات کي دلیل هے کہ سوال ایك امر پسندیده و مطلوب شي هے، ائمہ حضرات کي سیرت میں اس امر کا اهتمام کافي حد تك مشهور هے 238

ظاهر هے کہ وہ سوالات جو درك و فهم اور استفاده کے لئے کیا جائے، وہ مفید هے اور فهم و کمال کو بلندي عطا کرتا هے، لیکن وہ سوالات جو دوسروں کي اذیت، آزمایش یا ایسے علم کے حصول کے لئے هو جو انسان کے لئے فائده مند نهیں هے، صرف یهي نهیں کہ ایسے سوالات بے قدر و قیمت هیں بلکہ ممنوع قرار دئے گئے هیں۔

امیر المومنین حضرت امام علي علیہ السلام نے ایك پیچیده اور بي فائده سوال کے جواب میں فرمایا:

((سل تفقها ولا تسأل تعنتا)) 239

سمجهنے کے لئے دریافت کرو الجهنے کے لئے نهیں۔

قرآن مجید میں بهي پیامبر اکرم صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئے گئے بعض سوالوں کے جواب کے لحن و طرز سے اندازه هوتا هے کہ ایسے سوالات نهیں کرنا چاهئے جن کے جوابات ثمر بخش نهیں هیں۔

بعض مسلمانوں نے هلال (ماہ) کے سلسلہ میں سوالات کئے کہ ماہ کیا هے، وہ کیوں تدریجاً کامل هوتا هے، پهر کیوں پهلي حالت پر پلٹ آتا هے240

اللہ اس سوال کے جواب میں پیامبر عظیم الشان کو حکم دیتا هے کہ هلال کے تغییرات کے آثار و فوائد کو بیان کریں، هلال کے متعلق اس جواب کا مفهوم یہ هے کہ وہ چیز جو سوال کرنے و جاننے کے قابل هے وہ هلال کي تغییرات کي بنا پر اس کے آثار و فوائد هیں نہ یہ کہ، کیوں ماہ تغییر کرتا هے اور اس کي علت کیا هے (علت شناسي زیاده اهمیت کي حامل نهیں) ۔

سوال اور شبہ کا اساسي و بنیادي فرق یہ هے کہ شبہ القا کرنے والے کا هدف، جواب کا حاصل کرنا نهیں هے بلکہ شبہ کا

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

موجد اپنے باطل مطلب كو حق كے لباس ميں ان افراد كے سامنے پيش كرتا ھے، جو حق و باطل ميں تشخيص دينے كي صلاحيت نھيں ركھتے ھيں امير المونين حضرت علي عليہ السلام شبہ كي اسم گزاري كے سلسلہ ميں فرماتے ھيں:
((وانما سميت الشبھۃ شبھۃ لانھا تشبہ الحق)) 241
شبہ كو اس لئے شبہ كا نام ديا گيا كہ حق سے شباھت ركھتا ھے۔
اگر شبہ ايجاد كرنے والے كو علم ھوجائے كہ كسي مقام پر ھمارا مغالطہ كشف ھوجائے گا اور اس كا باطن ھونا آشكار ھوجائے گا تو ايسي صورت ميں وہ اس مقام يا فرد كے پاس اصلاً شبہ كو طرح و پيش ھي نھيں كرتا بلكہ وہاں پيش كرنے سے گريز كرتے ھيں سعي و كوشش يہ ھوتي ھے كہ شبہ كے احتمالي جواب كو بھي مخدوش كركے پيش كرے۔
ايسے افراد كے اھداف بعض اشخاص كو اپنے ميں جذب اور ان كے مباني و اصول ميں تزلزل پيدا كرنا ھوتا ھے، تاكہ حق كو دور و جدا كرسكيں، شبہ كرنے والے حضرات اپنے باطل كو حق ميں اس طرح آميزش كرديتے ھيں كہ وہ افراد جو تفريق و تميز كي صلاحيت نھيں ركھتے ھيں وہ فريب كا شكار ھوجائيں۔
شبھات ھميشہ حق كے لباس ميں پيش كئے جاتے ھيں اور آساني سے سادہ لوح افراد مجذوب ھوجاتے ھيں، شبہ خالص باطل نھيں ھے اس لئے كہ باطل محض اور خالص آساني سے ظاھر ھوجاتا ھے۔
حضرت امير المومنين علي عليہ السلام فتنہ كا سر چشمہ حق و باطل كي آميزش كو بيان كرتے ھيں، آپ مزيد فرماتے ھيں كہ اگر حق و باطل ايك دوسرے سے جدا كردئے جائيں تو راستہ كي تشخيص بھت ھي آسان اور سھل ھوجاتي ھے۔
((انما بدء وقوع الفتن اھواء تتبع و احكام تبتدع يحلاف فيھا كتاب اللہ ويتولي عليھا رجال رجالا علي غير دين اللہ فلو ان الباطل خلص من مزاج الحق لم يخف علي المرتادين ولو ان الحق خلص من لبس الباطل انقطعت عنہ السن المعاندين ولكن يوخذ من ھذا ضغث و من ھذا ضغث فيمز جان)) 242
فتنہ كي ابتدا ان خواھشات سے ھوتي ھے جن كا اتباع كيا جاتا ھے اور ان جديد ترين احكام سے ھوتي ھے جو گڑھ لئے جاتے ھيں اور سراسر كتاب خدا كے خلاف ھوتے ھيں اس ميں كچھ لوگ دوسرے لوگوں كے ساتھ ھوجاتے ھيں اور دين خدا سے الگ ھوجاتے ھيں كہ اگر باطل حق كي آميزش سے الگ رھتا تو حق كے طلبگاروں پر مخفي نھيں رہ سكتا تھا اور اگر حق باطل كي ملاوٹ سے الگ رھتا تو دشمنوں كي زبانيں كھل نھيں سكتي تھيں، ليكن ايك حصہ اس ميں سے ليا جاتا ھے اور ايك اس ميں سے، اور پھر دونوں كو ملا ديا جاتا ھے۔
تحقيقي اور تخصصي مسائل كو علمي ظاھر كرتے ھوئے، غير علمي حلقے و ماحول ميں پيش كرنا ايجاد كرنے كا روشن ترين مصداق ھے۔

شبہ كا القا
ديني و اعتقادي مسلّمات كو ضعيف و كمزور كرنے كے لئے منافقين كي اھم ترين روش، القا شبہ ھے جس كے ذريعہ دين و ايمان كي روح و فكر كو خدشہ دار كرديتے ھيں۔
منافقين سخت اور حساس مواقع پر خصوصاً جنگ و معركہ كے ايام ميں شبہ اندازي كركے مومنين كي مشكلات ميں اضافہ اور مجاھدين كي فكر و حوصلہ كو تباہ اور برباد كر ديتے ھيں تاكہ ميدان جنگ و نبرد كے حساس مواقع پر شركت كرنے سے روك
سكيں۔
اس مقام پر منافقين كي طرف سے پيش كئے گئے دو شبہ قرآن مجيد كے حوالہ سے پيش كئے جارھے ھيں۔

1) دين كے لئے فريب كي نسبت دينا
منافقين جنگ بدر كے موقع پر خداوند عالم كي نصرت و مدد اور مسلمين كي كاميابي و فتح يابي كے وعدے كي تكذيب كرتے ھوئے، ان كے وعدے كو فريب و خوش خيالي قرار دے رھے تھے، قصد يہ تھا كہ ايجاد اضطراب كے ذريعہ وعدہ الھي كے سلسلہ ميں مسلمانوں كے اعتقاد و ايمان ميں ضعف و تزلزل پيدا كرديں، تاكہ وہ ميدان جنگ ميں حاضر نہ ھوسكيں۔
خداوند عالم اس مسئلہ كي ياد دھاني كرتے ھوئے مسلمانوں كے لئے تصريح كرتا ھے كہ خدا كا وعدہ يقيني ھے اگر توكل و اعتماد ركھو گے تو كامياب و كامران ھوجاؤ گے۔
(واذ يقول المنافقون والذين في قلوبھم مرض غرّ ھولاء دينھم ومن يتوكل علي اللہ فان اللہ عزيز حكيم) 243
جب منافقين اور جن كے دل ميں كھوٹ تھا كہہ رھے تھے كہ ان لوگوں (مسلمان) كو ان كے دين نے دھوكہ ديا ھے حالانكہ

جو شخص اللہ پر اعتماد کرتا ھے تو خدا ھر شي پر غالب آنے والا اور بڑي حکمت والا ھے۔
منافقين نے اسي سازش کو جنگ احزاب (خندق) ميں بھي استعمال کيا۔
(واذ يقول المنافقون والذين في قلوبهم مرض ما وعدنا الله ورسولہ الا غرورا) 244
اور جب منافقين اور جن کے دلوں ميں مرض تھا يہ کہہ رھے تھے کہ خدا و رسول نے ھم سے صرف دھوکہ دينے والا وعدہ کيا ھے۔
آيت فوق کي شان نزول يہ ھے کہ مسلمان خندق کھودتے وقت ايك بڑے پتھر سے ٹکرائے، سعي فراوان کے بعد بھي پتھر کو نہ توڑ سکے، رسول اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم سے مدد کے لئے درخواست کی، آپ نے الھي طاقت کا مظاھرہ کرتے ھوئے تين وار اور ضرب سے پتھر کو توڑ ڈالا، اور آپ نے فرمايا: يھاں سے حيرہ، مدائن، کسريٰ و روم کے قصر و محل ميرے لئے واضح و آشکار ھيں، فرشتۂ وحي نے مجھے خبر دي ھے کہ ميري امت ان پر کامياب اور فتحياب ھوگي نيز ان کے تمام قصر و محل زير تصرف ھوں گے پھر آپ نے فرمايا: خوش خبري اور مبارك ھو تم مسلمانوں پر اور اس خدا کا شکر ھے کہ اس محاصرہ و مشکلات کے بعد فتح و ظفر ھے۔
اس موقع پر ايك منافق نے بعض مسلمانوں کو مخاطب کرتے ھوئے کھا: تم محمد صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم کي بات پر تعجب نھيں کرتے ھو، کس طريقہ سے تم کو بے بنياد وعدوں کے ذريعہ خوش کرتے ھيں اور کھتے ھيں کہ يھاں سے روم و حيرہ و مدائن کے قصر کو ديکھ رھا ھوں اور جلد ھي فتح نصيب ھوگی، يہ اس حال ميں تم کو وعدہ دے رھے ھيں کہ تم دشمن سے مقابلہ کرنے ميں خوف و ھراس کے شکار ھو 245

2) حق پر نہ ھونے کا شبہ ايجاد کرنا

دوسرا وہ القاء شبہ جسے ھميشہ منافقين خصوصاً ميدان جنگ اور معرکہ ميں ايجاد کرتے تھے حق پر نہ ھونے کا شبہ تھا، جب جنگوں ميں مسلمان خسارہ اور نقصان ميں ھوتے تھے يا بعض مجاھدين درجہ شھادت پر فائز ھوتے تھے، يا اھل اسلام شکست سے دوچار ھوتے تھے تو منافقين اس کا بھانہ لے کر طرح طرح کے شبہ ايجاد کرتے تھے کہ اگر حق پر ھوتے تو شکست نھيں ھوتی، يا قتل نھيں کئے جاتے، اور اس طرح سے مسلمانوں کو شك اور تزلزل ميں ڈال ديتے تھے۔
قرآن مجيد سے استفادہ ھوتا ھے کہ منافقين نے جنگ احد اور اس کے بعد سے اس انحرافي فکر کو القا کرنے ميں اپني سعي تيز تر کردي تھي۔
(ويقولون لو كان لنا من الأمر شيء ما قتلنا ههنا) 246
اور کھتے ھيں کہ اگر اختيار ھمارے ھاتھ ميں ھوتا ھم يھاں نہ مارے جاتے۔
منافقين ميدان جنگ ميں شکست کو نبوت پيامبر صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم اور ان کے آئين کي نا درست و ناسالم ھونے کي علامت سمجھتے تھے اور يہ شبہ ايجاد کرتے تھے اگر يہ (شھدا) ميدان جنگ ميں نہ جاتے تو شھيد نہ ھوتے۔
(الذين قالوا لأخوانهم و قعدوا لو اطاعونا ما قتلوا) 247
يھي (منافقين) وہ ھيں جنھوں نے اپنے مقتول بھائيوں کے بارے ميں يہ کھنا شروع کرديا کہ وہ ھماري اطاعت کرتے تو ھرگز قتل نہ ھوتے۔
خداوند عالم ان کے اس شبہ (جنگ ميں شرکت قتل کئے جانے کا سبب ھے) کا جواب بيان کررھا ھے، موت ايك الھي تقدير و سر نوشت ھے موت سے فرار ميسر نھيں، اور معرکہ احد ميں قتل کيا جانا نبوت و پيامبر صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم کے نا سالم ھونے اور ان کے نادرست اقدام کي علامت نھيں، جن افراد نے اس جنگ ميں شرکت نھيں کي ھے موت سے گريز و فرار نھيں کرسکتے ھيں يا اس کو موخر کرنے کي قدرت و توانائي نھيں رکھتے ھيں۔
(قل لو كانوا في بيوتكم لبرز الذين كتب عليهم القتل الي مضاجعهم) 248
تو آپ کہہ ديجئے کہ اگر تم گھروں ميں بھي رہ جاتے تو جن کے لئے شھادت لکھ دي گئي ھے وہ اپنے مقتل تك بہر حال جاتے۔
قرآن موت و حيات کو خدا کے اختيار ميں بتاتا ھے معرکہ و جنگ کے ميدان ميں جانا موت کے آنے يا تاخير سے آنے ميں مؤثر نھيں ھے۔
(والله يحيي و يميت والله بما تعملون بصير) 249
موت و حيات خدا کے ھاتھ ميں ھے اور وہ تمھارے اعمال سے خوب باخبر ھے اس مطلب کي تاکيد کي کہ موت و حيات انسان کے اختيار ميں نھيں ھے منافقين کے لئے اعلان کيا جارھا ھے کہ اگر تمھارا عقيدہ يہ ھے کہ موت و حيات تمھارے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اختيار ميں هے تو جب فرشتۂ مرگ نازل هو تو اس كو اپنے سے دور كردينا اور اس سے نجات حاصل كرلينا۔
(قل فادرئوا عن انفسكم الموت ان كنتم صادقين) 250
پيامبر صلي الله عليہ وآلہ وسلم ان سے كہہ ديجئے كہ اگر اپنے دعوے ميں سچے هو تو اب اپني هي موت كو ٹال دو۔
مسلمانوں كو اپنے مذهب و عقيده ميں شك سے دوچار كرنے كے لئے منافقين هميشہ يہ نعره بلند كيا كرتے تهے، اگر هم حق پر تهے تو كيوں قتل هوئے اور كيوں اس قدر هميں قرباني ديني پڑی، هميں جو جنگ احد ميں ضربات و شكست سے دوچار هونا پڑا هے اس كا مطلب يہ هے كہ همارا دين اور آئين حق پر نهيں هے۔
قرآن كے كچھ جوابات اس شبہ كے سلسلہ ميں گزر چكے هيں، اساسي و مركزي مطلب اس شبہ كو باطل كرنے كے لئے مورد توجہ هونا چاهئے وه يہ كہ ظاهري شكست حق پر نہ هونے كي علامت نهيں هے جس طريقہ سے ظاهري كاميابي بهي حقانيت كي دليل نهيں هے۔
بهت سے انبياء حضرات كہ جو يقيناً حق پر تهے، اپنے پروگرام كو جاري كرنے ميں كاميابي سے هم كنار نهيں هوسكے، بني اسرائيل نے بين الطلوعين ايك روز ميں ستر انبياء كو شهيد كر ڈالا اور اس كے بعد اپنے كاموں ميں مشغول هوگئے جيسے كچھ هوا هي نهيں، كوئي حادثہ وجود ميں آيا هي نهيں، تو كيا ان پيامبران الهي كا شهيد و مغلوب هونا ان كے باطل هونے كي دليل هے؟ اور بني اسرائيل كا غالب هوجانا ان كي حقانيت كي علامت هے؟ يقيناً اس كا جواب نهيں ميں هے، دين كے سلسلہ ميں فريب كي نسبت دينا اور حق پر نہ هونے كے لئے شبہ پيدا كرنا، منافقين كے القاء شبهات كے دو نمونہ تهے جسے منافقين پيش كرتے تهے ليكن ان كے شبهات كي ايجاد ان دو قسموں پر منحصر و محصور نهيں هے۔
دين كو اجتماع و معاشرت كے ميدان سے جدا كركے صرف آخرت كے لئے متعارف كرانا، دين كے تقدس كے بهانے دين و سياست كي جدائي كا نعره بلند كرنا، تمام اديان و مذاهب كے لئے حقانيت كا نظريہ پيش كرنا، صاحب ولايت كا تمام انسانوں كے برابر هونا، صاحب ولايت كي درايت ميں ترديد اور اس كے اوامر ميں مصلحت سنجي كے نظريہ كو پيش كرنا، احكام الهي كے اجرا هونے كي ضرورت ميں تشكيك وجود ميں لانا، خدا محوري كے بجائے انسان محوري كي ترويج كرنا، اس قبيل كے هزاروں شبهات هيں جن كو منافقين ترويج كرتے تهے اور كررهے هيں، تا كہ ان شبهات كے ذريعہ دين كے حقايق و مسلّمات كو ضعيف اور اسلامي معاشره سے روح ايمان كو خالي كرديں اور اپنے باطل و بيهوده مقاصد كو حاصل كرليں۔
البتہ يہ بات ظاهر و عياں هے كہ منافقين مسلمانوں كے اعتقادي و مذهبي يقينيات و مسلّمات ميں القاء شبهات كے لئے اس نوع كے مسائل كا انتخاب كرتے هيں جو اسلامي حكومت و معاشرے كي تشكيل ميں مركزي نقش ركهتے هيں اور ان كے تسلط و قدرت كے لئے موانع ثابت هوتے هيں، اسي بنا پر منافقين كے القاء شبهات كے لئے زياده تر سعي و كوشش دين كے سياسي و اجتماعي مباني نيز دين و سياست كي جدائي اور دين كو فردي مسائل سے مخصوص كردينے كے لئے هوتي هيں۔

----

219. نهج البلاغہ، خطبہ 210-
220. سوره منافقون/1-
221. سوره بقره/11، 12-
222. سوره توبہ/74-
223. سوره توبہ/61-
224. سوره منافقون/2-
225. سوره توبہ/56-
226. سوره توبہ/62-
227. نهج البلاغہ، خطبہ194-
228. نهج البلاغہ، خطبہ 194-
229. سوره توبہ/42-
230. سوره توبہ/94-
231. سوره منافقون/2-
232. سوره بقره/204-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

233. سوره احزاب/15-
234. سوره توبہ/75/77-
235. سوره نحل/42 و سوره انبياء/7-
236. رجوع كريں بقره/89 /215 /217 /219-
237. ميزان الحكمۃ ج4، ص330-
238. بعض مطالب كو كتاب الاحتجاج، مرحوم طبرسی، ج1، 2 ميں حاصل كيا جاسكتا ہے۔
239. نہج البلاغہ، حكمت320-
240. سوره بقره/189-
241. نہج البلاغہ، خطبہ38-
242. نہج البلاغہ، خطبہ50-
243. سوره انفال/49-
244. سوره احزاب/12-
245. سيرة ابن هشام، ج2، ص219، منشور جاويد، ص74، 75-
246. سوره آل عمران/154-
247. سوره آل عمران/168-
248. سوره آل عمران/154-
249. سوره آل عمران/156-
250. سوره آل عمران/168-

فصل پنجم: منافقين كي اجتماعي و معاشرتي خصائص

1) اهل ايمان و اصلاح هونے كي تشهير

منافقين هميشہ سماج اور معاشره ميں ظاهراً ايمان اور اصلاح كا نعره بلند كرتے هوئے قد علم كرتے هيں، دين اور اسلامي نظام سے و معركہ آرائي كي صريح گفتگو نهيں كرتے اسي طرح منافقين كبهي بهي فساد كا دعويٰ نهيں كرتے بلكہ شدت سے انكار كرتے هوئے، بلكہ خود كو اصلاح كي دعوت دينے والا اور ديندارى كا علمبردار پيش كرتے هيں۔

اس سے قبل منافقين كي فردي رفتار كي خصوصيت كے ذيل ميں بعض آيات جو منافقين كے كردار كي عكاسي كرتي هيں، پيش كي گئي هيں، جس ميں عرض كيا گيا كہ منافقين اس طرح خوبصورت اور دلچسپ انداز ميں گفتگو كرتے هيں كہ پيامبر اكرم صلي الله عليہ وآلہ وسلم كے لئے بهي تعجب خيز هوتا هے، پيامبر اسلام صلي الله عليہ وآلہ وسلم بعض منافقين كو پهچانتے بهي تهے، ليكن اس كے باوجود ديكهتے تهے كہ وه اچهائي اور بهتري كا نعره لگاتے هيں، دل موه لينے والي گفتگو كرتے هيں، ان كي گفتگو ميں خير و صلاح كي نمائش بهي هوتي هے، منافقين كي يہ فردي خصوصيات ان كي اجتماعي رفتار ميں بهي مشاهده كي جاسكتي
هے۔

(ويقولون آمنّا بالله و بالرسول و اطعنا ثم يتولّيٰ فريق منهم من بعد ذلك وما اولئك بالمومنين) 251

اور يہ لوگ كهتے هيں كہ هم الله اور رسول پر ايمان لے آئے اور هم نے ان كي اطاعت كي اور اس كے بعد ان ميں سے ايك فريق منهہ پهير ليتا هے اور يہ واقعاً صاحبان ايمان نهيں هيں۔

مسجد ضرار كي سازش ميں منافقين كا نعره مريض، بيمار افراد كي مساعدت اور ايك مقدس هدف كا اظهار تها، قرآن صريحي اعلان كررها هے كہ ان لوگوں نے مسجد، اسلام و مسلمانوں كو ضرر اور نقصان پهونچانے اور كفر كي تقويت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دینے کے لئے بنائي تھی، مسجد کا ھدف صاحبان ایمان کے مابین تفرقہ و اختلاف کي ایجاد اور دشمنان اسلام کے لئے سازشي مرکز تیار کرنا تھا حالانکہ وہ قسم کھاتے تھے کہ ھمارا ارادہ خدمت خلق اور نیکي کے علاوہ کچھ بھي نہیں ھے۔
(ولیحلفن ان اراد الّا الحسني) 252
اور یہ قسم کھاتے ھیں کے ھم نے صرف نیکي کے لئے مسجد بنائي ھے۔
ایك دوسرے مقام پر قرآن منافقین کو اس طرح بیان کررھا ھے کہ منافقین پیامبر اکرم صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں ان کے دستور و آئین کي فرماں فرداري اور مطیع محض ھونے کا اظھار کرتے ھیں لیکن جب خصوصي جلسہ تشکیل دیتے ھیں تو پیامبر اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف سازش کا پروگرام بناتے ھیں253
ظواھر کا آراستہ ھونا اور اچھے اچھے نعرے لگانا، منافقین کے دونوں گروہ، یعني منافق خوف، اور منافق طمع، کي اجتماعی خصوصیات میں سے ھے، منافقین، اسلامي و ایماني معاشرے میں پلید افعال انجام دینے کے لئے ایمان کے نعرے بلند کرتے ھیں اور دین داري و اصلاح طلبي کا اظھار کرتے ھیں۔

2) معروف کي نھي و منکر کا حکم

منافقین کي دوسري اجتماعی خصوصیت معروف کي نھي اور منکر کا حکم دینا ھے کلمہ (معروف و منکر) وسیع مفھوم کے حامل ھیں، تمام فردی، اجتماعی، سیاسی، نظامي ثقافتي اور معاشرتي اقدار و ضد اقدار کو شامل ھوتے ھیں جماعت نفاق کا نشانہ اور ھدف انواع منکرات کي اشاعت اور اسلامي اقدار و شائستگي کو محو کرنا ھے، لھذا اپنے منافقانہ کردار و رفتار کے ذریعہ شوم مقاصد کو حاصل کرنا چاھتے ھیں۔
(المنافقون والمنافقات بعضھم من بعض یامرون باالمنکر وینھون عن المعروف) 254
منافق مرد اور منافق عورتیں آپس میں سب ایك دوسرے سے مربوط ھیں سب برائیوں کا حکم دیتے ھیں اور نیکیوں سے روکتے ھیں۔
مذکورہ آیت میں جیسا کہ اس کے شان نزول سے استفادہ ھوتا ھے منکر کا مصداق سیاسی اقدار کي خلاف ورزي ھے، منافقین افراد کو پیامبر اسلام صلي اللہ علیہ وآلہ وسلم کي ھمراھي نہ کرنے کي دعوت دیتے تھے جو اسلامي نظام کي علامت اور باني تھے، صاحبان ایمان حضرات کو ولایت کے فرامین سے عدول اور نافرماني کي ترغیب دلاتے تھے، ظاھرا ھے کہ اس منکر سیاسی کا خطرہ، فردي منکرات سے کھیں زیادہ ھے۔
لیکن کبھي خطا سرزد ھوجاتي ھے اور معروف کي جگہ منکر اور منکر کي جگہ معروف انجام ھوجاتا ھے قصد تخریب نھیں ھوتا ھے، لھذا اس قسم کے موراد قابل گذشت ھیں لیکن اس کے مقابل بعض افراد معروف کي شناخت رکھتے ھوئے اس کے برخلاف دعوت عمل دینے کے پابند ھیں منکر سے آگاہ ھوتے ھوئے بھي لوگوں کو اس کے انجام کے لئے ورغلاتے ھیں۔
ابو حنیفہ کي یہ کوشش رھتي تھي کہ وہ بعض موارد میں حضرت امام صادق علیہ السلام کے خلاف فتويٰ دے، چنانچہ وہ سجدے کے مسئلہ میں حضرت امام صادق علیہ السلام کے فتوے کو نھیں جانتا تھا کہ اس حالت میں آپ کا فتويٰ آنکھ بند کرنے کا ھے یا کھلي رکھنے کا لھذا اس نے فتويٰ دیا کہ ایك آنکھ کھلي اور ایك بند رکھي جائے تاکہ ھر حال میں حضرت امام صادق علیہ السلام کے فتوے کي مخالفت ھوسکے۔
منافقین، اسلامي معاشرے میں معروف و منکر کي عمیق شناخت رکھتے ھوئے منکر کا حکم اور معروف سے نھي کرتے تھے لیکن انتھائي زیر کي اور فریب کاري کے ساتھ کہ کھیں ان کے راز فاش نہ ھوجائیں اور ان کے حربے ناکام ھوجائیں۔

3) بخل صفت ھونا

منافقین کي اجتماعی رفتارکي دوسري خصوصیت بخیل ھونا ھے وہ سماج و معاشرے کي تعمیر اور اصلاح کے لئے مال صرف کرنے سے گریز کرتے ھیں۔
(یقبضون ایدیھم) 255
اور (منافقین وہ لوگ ھیں جو) اپنے ھاتھوں کو (نفاق و بخشش سے) روکے رھتے ھیں۔
سورہ احزاب میں بھي منافقین کي توصیف کرتے ھوئے ان کي اس معاشرتي فکر کي طرف اشارہ کیا گیا ھے۔
(اشحۃ علیکم) 256
وہ (منافقین) تمام چیزوں میں، تمھارے حق میں بخیل ھیں۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

منافقين نہ صرف يہ کہ خود بخيل، کوتاہ دست، نيز محرومين و فقراء کي مدد و مساعدت نہيں کرتے بلکہ دوسروں کو بھي اس صفت کا عادي بنانا چاھتے ھيں اور انفاق کرنے سے روکتے ھيں۔
(هم الذين يقولون لا تنفقوا علي من عند رسول الله حتي ينفضّوا ولله خزائن السماوات والارض ولكن المنافقين لا يفقهون) 257
يھي وہ لوگ ھيں جو کھتے ھيں کہ رسول اللہ کے ساتھيوں پر کچھ خرچ نہ کرو تاکہ يہ لوگ منتشر ھوجائيں حالانکہ آسمان و زمين کے سارے خزانے اللہ ھي کے ھيں اور يہ منافقين اس بات کو نہيں سمجھ رھے ھيں۔
مذکورہ آيت کي شان نزول کے بارے ميں کھا جاتا ھے کہ غزوہ بني المصطلق کے بعد مسلمانوں کے دو فرد کا کنويں سے پاني لينے کے سلسلہ ميں جھگڑا ھوگيا ان ميں ايک انصار اور دوسرا مھاجرين کے گروہ سے تعلق رکھتے تھے دونوں نے اپنے اپنے گروھوں کو مدد کے لئے آوازدی، عبداللہ ابن ابي جو منافقين کے ارکان ميں سے تھا، گروہ انصار کي طرف داري کرتے ھوئے ميدان ميں اتر آيا دونوں گروہ ميں لفظي جنگ شروع ھوگئي۔
عبد اللہ ابن ابي نے کھا: ھم نے مھاجرين جماعت کو پناہ دی، اور ان کي مدد کي ليکن ھماري مدد و مساعدت اس معروف مثل کے مانند ھوگئي جس ميں کھا جاتا ھے "ثمن كلبك يأكلك" اپنے کتے کو کھلا پلا کر فربہ کرو تاکہ وہ تم کو کھا جائے يہ ھم انصار کي مدد و نصرت کا نتيجہ ھے جو ھم نے مھاجرين ھمارے ساتھ کررھے ھيں ھم نے اس گروہ (مھاجر) کو اپنے شھر ميں جگہ دي اپنے اموال کو ان کے درميان تقسيم کئے، اگر اپني باقي ماندہ غذا کو ان مھاجرين کو نہ ديتے تو آج ھم انصار کي يہ نوبت نہ آتي کہ مھاجر ھماري گردنوں پر سوار ھوتے بلکہ ھماري مدد نہ کرنے کي صورت ميں اس شھر سے چلے جاتے اور اپنے قبائل سے ملحق ھوجاتے۔
قرآن عبداللہ ابن ابي کي توھين آميز گفتگو اور اس کي تاکيد کہ انصار مھاجرين کي مدد کرنا ترک کرديں، کا ذکر کرتے ھوئے اضافہ کررھا ھے کہ آسمان و زمين کے خزائن خدا کے ھاتھوں ميں ھے منافقين کے بخل کرنے اور انفاق سے ھاتھ روک لينے سے، کچھ بدلنے والا نہيں ھے۔

4) صاحبان ايمان کي عيب جوئي اور استھزا

منافقين کي اجتماعي خصائص ميں سے ايک خصوصيت صاحب ايمان کا استھزا، عيب جوئي اور تمسخر ھے، منافقين سے ايسے افعال کا صدور ان کي ناسالم طبيعت اور روحاني مريض ھونے کي غمازي کررھا ھے، تمسخر اور عيب جوئي ايک قسم کا ظلم شخصيت پر دست درازي اور انساني حيثيت کي بے حرمتي ھے، حالانکہ انسان کے لئے اس کي شخصيت و حرمت اور آبرو ھرشي سے عزيز تر ھوتي ھے۔
اشخاص کي تمسخر و عيب جوئي کے ذريعہ رسوائي اور بے حرمتي کرنا، فرد مقابل کے مريض، کينہ پرستي سے لبريز قلب اور پست فطرتي کي علامت ھے، منافقين بھي اس مرض ميں مبتلا ھيں۔
(واذا لقوا الذين آمنوا قالوا آمنا واذا خلوا الي شياطينهم قالوا انا معكم انما نحن مستهزون) 258
جب صاحبان ايمان سے ملتے ھيں تو کھتے ھيں کہ ھم اھل ايمان ھيں، اور جب اپنے شياطين کے ساتھ خلوت اختيار کرتے ھيں تو کھتے ھيں کہ ھم تمھارے ساتھ ھيں، ھم تو صرف صاحبان ايمان کا مذاق اڑاتے ھيں۔
منافقين جنگوں ميں ھر زاويہ سے مومنين پر اعتراض کرتے تھے جو جنگ ميں زيادہ حصہ ليتے تھے اور اچھي کارکردگي کا مظاھرہ کرتے تھے ان کو ريا کاري کا عنوان ديديتے تھے اور جن کي بضاعت کم تھي اور مختصر مساعدت کرتے تھے، تو ان کا استھزا کرتے ھوئے کھتے تھے لشکر اسلام کو اس کي کيا ضرورت ھے؟!
نقل کيا جاتا ھے ابو عقيل انصاري نے شب و روز کام کرکے دومن خرمے حاصل کئے ايک من اپنے اھل و عيال کے لئے رکھے اور ايک من پيامبر اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم کي خدمت ميں پيش کيا، منافقين ابو عقيل انصاري کے اس عمل پر تمسخر و استھزا ميں مشغول ھوگئے، اس وقت ذيل کي آيت کا نزول ھوا۔
(الذين يلمزون المطوعين من المؤمنين في الصدقات والذين لا يجدون الا جهدهم فيسخرون منهم سخر الله منهم ولهم عذاب اليم) 259
جو لوگ صدقات ميں فراخ دلي سے حصہ لينے والے مومنين اور ان غريبوں پر جن کے پاس ان کي محنت کے علاوہ کچھ نہيں ھے الزام لگاتے ھيں اور پھر ان کا مذاق اڑاتے ھيں خدا ان کا بھي مذاق بنادے گا اور اس کے پاس بڑا درد ناک عذاب ھے۔
آيت فوق سے استفادہ ھوتا ھے کہ منافقين ايک گروہ کي عيب جوئي کرتے تھے اور ايک گروہ کا استھزا و مسخرہ کرتے تھے ان کا استھزا ان افراد کے لئے تھا جو لشکر اسلام کے لئے مختصر اور ناچيز مساعدت کرتے تھے اور عيب جوئي ان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اشخاص کے لئے تھي جو وافر مقدار ميں نصرت و مدد کرتے تھے پہلي قسم کے افراد کو استھزا کرتے ہوئے بے مقدار و ناچيز مدد کرنے والے القاب سے نوازتے تھے اور دوسري قسم کے اشخاص کو ريا کار سے تعارف کراتے تھے۔

5) تضحيك و خنده زنى

منافقين کي ايک دوسري اجتماعی رفتار کي خصوصيت تضحيك اور خنده زني ھے يعني جب بھي صاحب ايمان سختي و عسرت ميں ھوتے تھے تو منافقين خوشحال ھوتے اور ھنستے تھے اور مومنين کي سرزنش کيا کرتے تھے ليکن جب صاحبان ايمان کو آرام اور آسائش ميں ديکھتے تھے تو ناراض اور غمزده ھوتے تھے، قرآن مجيد چند آيات کے ذريعہ منافقين کي اس کيفيت کو بيان کر رھا ھے۔

(ان تمسسكم حسنۃ تسؤهم وان تصبكم سيئۃ يفرحوا بها) 260

تمھيں ذرا بھي نيکي پہنچتي ھے تو وه ناراض ھوتے ھيں اور تمھيں تکليف پھنچتي ھے تو وه خوش ھوتے ھيں۔

(وان اصابتكم مصيبۃ قال قد انعم الله علي اذالم اكن معهم شهيداً) 261

اور اگر تم پر کوئي مصيبت آگئي تو کھيں گے خدا نے ھم پر احسان کيا کہ ھم ان کے ساتھ حاضر نھيں تھے۔

(ان تصبك حسنۃ تسؤهم وان تصبك مصيبۃ يقولوا قد اخذنا امرنا من قبل ويتولوا وهم فرحون) 262

ان کا حال يہ ھے کہ جب آپ تك نيکي آتي ھے تو انھين بري لگتي اور جب کوئي مصيبت آجاتي ھے تو کھتے ھيں کہ ھم نے اپنا کام پھلے ھي ٹھيك کرليا تھا اور خوش و خرم واپس چلے جاتے ھيں۔

منافقين عداوت و دشمني کي بنا پر جو مسلمانوں کے لئے رکھتے ھيں ان کي خوش حالي اور آسائش کو ديکھنا پسند نھيں کرتے ھيں ليکن جب صاحب ايمان مصيبت يا جنگ ميں گرفتار ھوتے ھيں تو بھت شادمان اور خوش نظر آتے ھيں۔

جب مسلمان سختي و عسرت ميں ھوتے ھيں تو ان کي سرزنش کرتے ھيں اور اپنے موقف کو ان سے جدا کر ليتے ھے، اور شکر خدا بھي کرتے ھيں کہ ھم مومنين کے ساتھ (گرفتار) نھيں ھوئے۔

6) کينہ توزى

منافقين، مومنين و اسلامي نظام کي نسبت شديد عداوت و کينہ رکھتے ھيں، کينہ و عداوت کے شعلے ھميشہ ان کے دل و قلب ميں افروختہ ھيں جو کچھ بھي دل ميں ھوتا ھے وه ان کي زبان و عمل سے ظاھر ھو ھي جاتا ھے خواه وه اظھار خفيف ھي کيوں نہ ھو۔

امير المومنين حضرت امام علي عليہ السلام اپني گران قدر گفتگو ميں صراحت کے ساتھ اس باريکي کو انسانوں کے لئے بيان فرماتے ھيں۔

((ما اضمر احد شيئا الا ظهر في فلتات لسانہ و صفحات وجهہ)) 263

انسان جس بات کو دل ميں چھپانا چاھتا ھے وه اس کي زبان کے بے ساختہ کلمات اور چھره کے آثار سے نماياں ھوجاتي ھے۔

مذکوره کلام کي بنياد پر منافقين جو شديد کينہ و عداوت صاحب ايمان سے رکھتے ھيں اس کا مختصر حصہ ھي منافقين کي رفتار و گفتار ميں جلوه گر ھوتا ھے۔

قرآن مجيد نے اس باريك مطلب کي طرف اشاره کرتے ھوئے وضاحت کي ھے کہ منافقين نے اپنے دلوں ميں جو مخفي کر رکھا ھے وه اس سے کھيں زياده ھے جو ان کي رفتار و گفتار ميں ديکھا جاتا ھے۔

(قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفي صدورهم اكبر) 264

ان کي عداوت زبان سے بھي ظاھر ھے اور جو دل ميں چھپا رکھا ھے وه تو اس سے بھي زياده ھے۔

لھذا منافقين کي رفتار و گفتار کے ظواھر سے اسلامي نظام اور صاحبان ايمان سے عداوت و کينہ کے کچھ بخش و حصہ کي شناخت کي جاسکتي ھے اور يہ آگاھي و شناخت مقدمہ ھے کہ ان سے مبارزه کيا جاسکے اور اس نوعيت کے دشمنوں کو اسلامي معاشرے سے جدا اور اخراج کيا جاسکے۔

---

251. سوره نور/47۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

252. سورہ توبہ/107-
253. سورہ نساء/ 81-
254. سورہ توبہ/67-
255. سورہ توبہ /67-
256. سورہ احزاب 19، اشحة، شیح کي جمع ھے اس کے معني شديد بخل حرص کے ساتھ، کرنا ھے۔
257. سورہ منافقون/7-
258. سورہ بقرہ/14-
259. سورہ توبہ/79-
260. سورہ آل عمران/120-
261. سورہ نساء/72-
262. سورہ توبہ/50-
263. نہج البلاغہ، حکمت26-
264. سورہ آل عمران/118-

فصل ششم: منافقين سے مقابلہ کرنے کي راہ و روش

روشن فکري و افشا گری

منافقين سے مقابلہ و مبارزہ کرنے کي راہ و روش ايك مفصل اور طولاني بحث ھے، يھاں بطور اجمال اشارہ کيا جارھا ھے، منافقين سے مقابلہ کے طريقوں ميں زيادہ وہ طريقے قابل بحث ھيں جو منافقين کے سياسي و ثقافتي فعاليت کو مسدود کرسکيں اور ان کے شوم اھداف کے حصول کو ناکام بناسکيں۔

منافقين سے مقابلہ اور مبارزہ کے سلسلہ ميں پھلا مطلب يہ ھے کہ تحريك نفاق، ان کے اھداف نيز ان کے طور طريقہ اور روش کے سلسلہ ميں روشن فکر ھونا چاھئے، نفاق کے چھروں کا تعارف نيز ان کے اعمال و افعال کا افشا کرنا نفاق و منافقين سے مقابلے و مبارزہ کے سلسلہ ميں ايك مؤثر قدم ھوسکتا ھے۔

بطور مقدمہ اس مطلب کي ياد دھاني بھي ضروري ھے کہ دوسروں کے گناہ، اسرار کا افشا اور عيب جوئي کو اسلام ميں شدت سے منع کيا گيا ھے۔

بعض روايات و احاديث ميں دوسروں کي معصيت و گناہ کو فاش کرنے کا گناہ، اسي معصيت و گناہ کے مطابق ھے، صاحبان ايمان کو نصيحت کي گئي ھے اگر تم چاھتے ھوکہ خداوند عالم قيامت ميں تمھارے عيوب پر پردہ ڈالے رھے تو دنيا ميں دوسروں کے عيوب کي پردہ پوشي کرتے رھو۔

رسول اکرم صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم ايك سوال کے جواب ميں، جس نے سوال کيا تھا ھم کون سا فعل انجام ديں کہ اللہ قيامت ميں ھمارے عيوب کو ظاھر نہ کرے، آپ فرماتے ھيں:

((استر عيوب اخوانك يستر اللہ عليك عيوبك)) 265

اپنے (ديني) برادران کے عيوب کو پوشيدہ رکھو تاکہ اللہ بھي تمھارے عيوب کو پوشيدہ اور چھپائے رکھے۔

امير المومنين حضرت علي نھج البلاغہ ميں فرماتے ھيں:

جو لوگ گناھوں سے محفوظ ھيں اور خدا نے ان کو گناھوں کي آلودگي سے پاك رکھا ھے ان کے شايان شان يھي ھے کہ گناھگاروں اور خطا کاروں پر رحم کريں اور اس حوالے سے خدا کي بارگاہ ميں شکر گزار ھوں کيوں کہ ان کا شکر کرنا ھي ان کو عيب جوئي سے محفوظ رکھ سکتا ھے، چہ جائيکہ انسان خود عيب دار ھو اور اپنے بھائي کا عيب بيان کرے اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس كے عيب كي بنا پر اس كي سرزنش بھي كرے، يہ شخص يہ كيوں نہيں فكر كرتا ھے كہ پروردگار نے اس كے جن عيوب كو چھپاكر ركھا ھے وہ اس سے بڑے ھيں جن پر يہ سرزنش كر رھا ھے اور اس عيب پر كس طرح مذمت كررھا ھے جس كا خود مرتكب ھوتا ھے اور اگر بعينہ اس گناہ كا مرتكب نہيں ھوا ھے تو اس كے علاوہ دوسرے گناہ كرتا ھے جو اس سے بھي عظيم تر ھيں اور خدا كي قسم! اگر اس سے عظيم تر نہيں بھي ھيں تو كمتر تو ضرور ھي ھيں اور ايسي صورت ميں برائي كرنے اور سرزنش كرنے كي جرأت بھر حال اس سے بھي عظيم تر ھے۔
اے بندہ خدا! دوسرے كے عيب بيان كرنے ميں جلد بازي سے كام نہ لے خدا نے اسے معاف كرديا ھو اور اپنے نفس كو معمولي گناہ كے بارے ميں محفوظ تصور نہ كر شايد كہ خداوند عالم اسي پر عذاب كردے ھر شخص كو چاھئے كہ دوسرے كے عيب بيان كرنے سے پرھيز كرے كيونكہ اسے اپنا عيب بھي معلوم ھے اور اگر عيب سے محفوظ ھے تو اس سلامتي كے شكريہ ھي ميں مشغول رھے266
حضرت علي عليہ السلام كي فرمايش كے مطابق نہ صرف يہ كہ افراد كو چاھئے كہ اپنے ديني اور انساني برادران كے اسرار كو فاش نہ كريں اور ان كي بے حرمتي نہ كريں بلكہ حضرت كي فرمايش و نصيحت يہ ھے كہ اگر حكومت بھي، سماج و معاشرہ كے جن افراد كے اسرار و عيوب كو جانتي ھے تو اس كو چاھئے، ان كے عيوب كو پوشيدہ ركھے ان كي خطاؤں سے جھاں تك ممكن ھے چشم پوشي كرے، حضرت ايك نامہ كے ذريعہ مالك اشتر كو لكھتے ھيں:
((وليكن ابعد رعيتك منك واشنأهم عندك اطلبهم لمعائب الناس فان في الناس عيوبا الوالي احق من سترها فلا تكشفنّ عما غاب عنك منها فانّما عليك تطهير ما ظهر لك والله يحكم علي ما غاب عنك فاستر العورة ما استطعت يستر الله منك ما تحبّ ستره من رعيتك)) 267
رعايا ميں سب سے زيادہ دور اور تمھارے نزديك مبغوض وہ شخص ھونا چاھئے جو زيادہ سے زيادہ لوگوں كے عيوب كو تلاش كرنے والا ھو اس لئے كہ لوگوں ميں بھر حال كمزورياں پائي جاتي ھيں ان كي پردہ پوشي كي سب سے بڑي ذمہ داري، والي پر ھے لھذا خبردار جو عيب تمھارے سامنے نہيں ھے اس كا انكشاف نہ كرنا تمھاري ذمہ داري صرف عيوب كي اصلاح كرنا ھے اور غائبات كا فيصلہ كرنے والا پروردگار ھے جھاں تك ممكن ھو لوگوں كے ان تمام عيوب كي پردہ پوشي كرتے رھو كہ جن كے سلسلہ ميں اپنے عيوب كي پردہ پوشي كي پروردگار سے تمنا كرتے ھو۔
البتہ گناہ و معصيت كو پوشيدہ ركھنے اور فاش نہ كرنے كا حكم اور دستور وھاں تك ھے جب تك گناہ فردي و شخصي ھو اور سماج و معاشرے يا اسلامي نظام كے مصالح كے لئے ضرر و زيان كا باعث نہ ھو ليكن اگر كسي فرد نے بيت المال ميں خيانت كي ھے، عمومي اموال و افراد كے حقوق ضائع كئے ھيں يا اسلامي نظام كے خلاف سازش اور فعاليت انجام دي ھے، تو اس كے افعال و رفتار كي خبر ديني چاھئے اور اس كو بيت المال كي خيانت و افراد كے حقوق ضائع كرنے كي بنا پر محاكمہ اور سزا ديني چاھئے۔
امير المومنين حضرت علي عليہ السلام اپنے تعيين كردہ امراء اور كارندوں كے افعال و رفتار كي تحقيق و نظارت كے لئے بھت سے مقام پر اپنے تفتيش كرنے والوں كو بھيجا كرتے تھے، اور جب كبھي ان كار گزاروں كي طرف سے خطا و نافرماني كي خبر ملتي تھي ان كو حاضر كر كے شديد توبيخ كرتے اور سزا ديتے تھے۔
امير المومنين حضرت علي عليہ السلام بيت المال كے خيانت كاروں اور اموال عمومي كو ضائع كرنے والوں سے قاطعانہ طور پر باز پرس كرتے تھے آپ كے دوران خلافت و حكومت ميں يہ مسئلہ بطور كامل مشھود ھے۔
منافقين كے عيوب و معصيت كے لئے يہ دونوں طريقے يقيني طور پر قابل اجرا ھيں، اگر ان كے گناہ، فسق و فجور فردي ھيں تو چشم پوشي سے كام لينا چاھئے ليكن اگر ان كي سرگرمي و فعاليت دشمن اسلام كے مانند ھو ان كا ھدف اسلام اور اسلامي نظام كي بنياد كو اكھاڑ پھينكنا ھو تو ايسي صورت ميں ان كي حركت كو فاش كرنا چاھئے ان كے افراد و اركان كا تعارف كرانا چاھئے تاكہ امنيت كا فائدہ اٹھاتے ھوئے تخريبي حركتيں انجام نہ ديں، جيسا كہ اس سے قبل عرض كيا گيا قرآن مجيد نے تين سو آيات كے ذريعہ منافقين كي افشا گري كرتے ھوئے ان كي تخريبي فعاليت كي نشاندھي كي ھے اور ان كي صفات كو بطور دقيق بيان كيا گيا ھے، نفاق كي تحريك اور منافقين جماعت كي افشا گري چند بنيادي فوائد ركھتے ھيں۔
1۔ منافق جماعت كے ذريعہ فريب كے شكار ھوئے افراد خواب غفلت سے بيدار ھوكر حق كے دامن ميں واپس آجائيں گے۔
2۔ دوسرے وہ افراد جو تحريك نفاق سے آشنائي نہيں ركھتے وہ ھوشيار ھوجائيں گے اور اس كے خلاف موقف اختيار كريں گے ان كے موقف كي بنا پر حزب نفاق كے افراد كنارہ كش اور خلوت نشين ھوجائيں گے۔
3۔ تيسرے منافقين كي جاني امنيت اور مالي حيثيت، افشا گري كي بنا پر خطرہ سے مواجہ ھوجائيں گي اور ان كي فعاليت ميں خاصي كمي واقع ھوجائے گي۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

نفاق کے وسائل سے مقابلہ
منافقين سے مقابلہ کے سلسلہ ميں دوسرا نکتہ يہ ھے کہ نفاق کے وسايل و حربے نيز ان کي راہ و روش کي شناخت ھے، پهلے منافقين کي تخريبي فعاليت کے وسايل اور اهداف کي شناخت هونا چاهئے پهر ان سے مقابلہ کرنا چاهئے۔
نفاق کي شناخت کے لئے ضروري ترين امر، ان کي سياسي و ثقافتي فعاليت کي روش اور طريقہ کي شناسائي ھے، يہ شناخت نفاق ستيزي کے لئے بنيادي رکن کي حيثيت رکھتي ھے، اس لئے کہ جب تك دشمن اور اس کے وسايل و حربے شناختہ شدہ نہ هوں تو مبارزہ و مقابلہ کي بساط کهيں کي نهيں هوتي ھے۔
يهاں پر وسائل نفاق سے مقابلہ و مبارزہ کے لئے چند اساسي و بنيادي طريقہ کو بيان کيا جارها ھے ، البتہ دشمن کے هجومي اور هر قسم کے تخريبي حملے سے مقابلہ کے لئے کچھ خاص طريقۂ کار کي ضرورت ھے کہ جس کا يهاں احصا ممکن نهيں۔

1) صحيح اطلاع فراهم کرنا

اس سے قبل اشارہ کيا جاچکا ھے کہ منافقين کا ايك اور حربہ و وسيلہ افواہ کي ايجاد ھے، اس حربہ سے مقابلہ کے لئے بهترين طريقۂ کار صحيح اور موقع سے اطلاع کا فراهم کرنا ھے، افواہ پهيلانے والے افراد، نظام اطلاعات کے خلاء سے فائدہ اٹهاتے هوئے افواهوں کا بازار گرم کرتے هيں، اگر اخبار و اطلاعات بہ موقع، صحيح اور دقيق، افراد و اشخاص اور معاشرے کے حوالہ کي جائے تو اس ميں کوئي شك نهيں کہ افواہ و شايعات اپنے اثرات کهو بيٹهيں گے۔
اميرالمومنين حضرت علي عليہ االسلام نهج البلاغہ ميں حاکموں پر عوام کے حقوق ميں سے ايك حق، ملك کے حالات سے عوام کو آگاہ کرنا بتاتے هيں، آپ فرماتے هيں:
((ألا و انّ لکم عندي ان لا احتجز دونکم سراً الا في حرب)) 268
ياد رکهو! مجھ پر تمهارا ايك حق يہ بهي ھے کہ جنگ کے علاوہ کسي بهي موقع پر کسي راز کو تم سے چهپاکر نہ رکهوں۔
مذکورہ کلام ميں جنگ کے مسائل و فوجي و نظامي اسرار کا ذکر کسي خصوصيت کا حامل نهيں، صرف ايك نمونہ کا ذکر ھے، نظامي اسرار اور اطلاعات کے سلسلہ ميں عدم افشا کا معيار معاشرہ اور حکومت کے لئے ايك مصلحت تصور کرنا چاهئے، لهذا اسي اصل پر توجہ کرتے هوئے اور اموي مشيزي کي افواہ سازي کے حربہ کو ناکام بنانے کے لئے آپ نے جنگ صفين کے اتمام کے بعد مختلف شهروں ميں خطوط بهيجے اور ان خطوط ميں جنگ صفين کے تمام تفصيلات بيان کئے، معاويہ اور اس کے افراد کي جنگ طلبي کي وجہ اور علت کو تحرير فرمايا اور دونوں گروہ کے مذاکرات کي تفصيل بهي مرقوم فرمائی269
امام عليہ السلام کے خطوط بهيجنے کي اصل وجہ يہ تهي کہ امام پيش بيني کر رهے تهے کہ معاويہ اور اس کے افراد افواهوں کا بازار گرم کريں گے مسلمانوں کے درميان مسموم تبليغ کے ذريعہ، عمومي افکار کي تخريب کرتے هوئے علوي حکومت کے خلاف عوام کو ورغلائيں گے لهذا امام نے پهل کرتے هوئے سريع اور صحيح اطلاعات فراهم کرتے هوئے لوگوں کے افکار اور قضيہ کے ابهامات روشن کرديئے۔
مذکورہ مقام کے علاوہ بهت سے ايسے موارد نهج البلاغہ ميں پائے جاتے هيں کہ جس ميں حضرت نے مختلف مواقع پر حکومتي امور کي گزارش عوام کے سامنے پيش کي ھے، اور اس عمل کے ذريعہ بهت سي افواہ و شايعات کو وجود ميں آنے سے روك ديا ھے۔

2) شبهات کي جواب دهي اور سياسي و ديني بصيرت کي افزائش

شبہ کا القا ايك دوسري روش ھے جس کے ذريعہ منافقين سوء استفادہ کرتے هيں، منافقين کے شبهات کا منطقي اور بر محل جواب دے کر ان کو خلع سلاح کرتے هوئے اثرات کو زائل کيا جاسکتا ھے۔
شبهات کے جواب ميں منطقي استدلال پيش کرنا ايك، مکتب فکر کے قدرت مند اور مستحکم هونے کي اهم ترين علامت ھے، بحمدالله اسلام کے حيات بخش آئين کو عقل قوي اور فطرت کي پشت پناهي حاصل ھے، اهل نفاق کے اس حربہ سے مقابلہ کرنے کے لئے لازم ھے کہ اسلامي مکتب فکر سے عميق آشنائي رکهتے هوئے ايجاد کردہ شبهات کي شناسائي اور ان کے شبهات کو حل کرتے هوئے ان کو گندے عزائم کي تکميل و تحصيل سے روکنا چاهئے۔
انسان حق پزير فطرت و خصلت کے حامل هيں اگر هم حق کي صورت کو شفاف پيش کرنے کي کوشش کريں تو وہ حق کے مقابل تسليم هوسکتے هيں، خصوصاً نوجوان افراد جن کے يهاں شناخت کے موانع کمتر اور حقيقت پيدا کرنے کي

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

خواهش شديد تر هے، وہ حق كو جلد هي درك كر ليتے هيں اور حق كے مقابل خاضع هوجاتے هيں روايات ميں جواني كے زمانہ كو باليدگي فكر اور بلند همتي كا زمانہ كها گيا هے اور تاريخي شواهد بهي اس كي تائيد كرتے هيں۔
حضرت موسي عليہ السلام پر ايمان لانے والے افراد بني اسرائيل سے جوان هي تهے پيامبر عظيم الشان نے بعثت كے آغاز ميں، مكہ كے سخت شرائط ميں اكثر جوانوں كو هي اسلام كي طرف جذب كيا تها۔
دوسرا اصول اور بنيادي طريقہ جو شبہ كے انعقاد كو روكنے ميں مفيد هے سماج و معاشرہ كي سياسي و ديني بصيرت كو زيادہ سے زيادہ ارتقاء ديا جائے، اگر تمام افراد اچهي طرح سے دين كي شناخت و پهچان ركهتے هوں اور ان كے اندر شبهات كي تنقيد و تحقيق كي صلاحيت بهي هو تو منافقين كبهي بهي القا شبہ كے ذريعہ اهل اسلام كو شك ميں نهيں ڈال سكتے هيں، اور ان كي سازش ابتدائي هي منزل پر ناكام هوكر رہ جائے گي۔
اگر معاشرے كے تمام افراد سياسي بصيرت كے حامل هوں اور سياسي حوادث كي تحقيق و تحليل كي توانائي بهي ركهتے هيں تو منافق كبهي بهي اپني سازش و فتنہ گري كے ذريعہ لوگوں كو فريب دينے ميں كامياب نهيں هوسكتے هيں،
اگر امير المومنين حضرت علي عليہ السلام كے ساتھ معركہ صفين ميں جنگ كرنے والے سياسي بصيرت كے حامل هوتے تو قرآن كو نيزہ پر بلند كئے جانے والے حيلہ اور حربے سے شك و شبہ ميں مبتلاء نهيں هوسكتے تهے اور معاويہ كي فوج نفاق كے ذريعہ جنگ كو متوقف نهيں كرسكتي تهي۔
معاشرے كے افراد كي ديني و سياسي بصيرت كي ارتقاء، نفاق اور اس كے مختلف وسايل سے مبارزہ اور مقابلہ كے لئے سب سے بنيادي طريقہ هے معاشرے ميں اگر كافي مقدار ميں صاحبان بصيرت كا وجود هوتو، منافقين كے مختلف حيلہ و مكر كو خنثي اور ناكام بنايا جاسكتا هے۔

3) اتحاد و وحدت كا تحفظ

مسلمانوں كے درميان تفرقہ و چند احزاب و گروہ كي ايجاد، منافق جماعت كا اصلي حربہ هے، اس تحريك نفاق سے مقابلہ كرنے كا طريقہ اسلامي معاشرت كي حريم اور اس كي وحدت كي حفاظت كرنا هے، اگر اهل اسلام خدا محوري كي بنياد پر حركت كريں، خود محوري كو ترك كرديں، يقيناً منافقين كا تفرقہ اندازي كا حربہ اپنا اثر كهو بيٹهے گا اسلام كا دستور حبل خدا كو مضبوطي سے تهامنے اور تفرقہ سے جدا رهنے كا هے۔
دين اور احكام اسلامي كي حاكميت كو دل و جان سے قبول كرنا، اسلامي اخلاق و آداب سے خود كو آراستہ كرنا اور خواهشات نفساني كي پيروي سے پرهيز كرنا وغيرہ ايسے اسباب هيں كہ جس كي وجہ سے ايك متحد سماج اور منظّم معاشرہ عالم ظهور ميں آسكتا هے، جب تك اسلامي معاشرے و سماج ميں اتحاد وحدت كي ضوفشاني رهے گي هرگز اسلام كے مخالفين حتي منافقين اپنے اهداف و مقاصد ميں ظفر ياب نهيں هوسكتے هيں۔
وحدت و اتحاد كي حفاظت، اختلاف كو ختم كرنے كي جد و جهد قابل قدر و اهميت كي حامل هيں، لهذا هر فرد كا وظيفہ بنتا هے كہ اپني توانائي كے اعتبار سے اس كي كاميابي كے لئے سعي و كوشش كرے۔
پيامبر عظيم الشان اكثر موارد ميں خود حاضر هوكر افراد اور قبائل كے مابين اختلاف اور ان كي آپسي دشمني كو حل و فصل كراتے تهے ان كو دوستي مساوات اور اسلامي اقدار پر گامزن رهنے كے لئے نصيحت فرمايا كرتے تهے۔

منافقين سے قاطعانہ برتاؤ

منافقين سے مقابلہ كا ايك اور طريقہ ان كے ساتھ قاطعانہ برتاؤ اور غير مصلحت آميز سلوك هے، جب تك منافقين كي جد وجهد قيل و قال كے مرحلہ ميں هے اسلامي نظام كو روشن فكري كے ذريعہ سے مقابلہ كرنا چاهئے ليكن جب منافقين تخريبي اعمال و حركات انجام دينے لگيں تو شدت و قوت سے مقابلہ هونا چاهئے۔
خداوند عالم آخرت ميں منافقين سے قاطعانہ برتاؤ كا اعلان كرتے هوئے صاحبان ايمان كو بهي ويسے هي برتاؤ كرنے كا سبق سكهاتا هے۔
(ان المنافقين في الدرك الا سفل من النار) 270
بے شك منافقين جهنم كے سب سے نچلے طبقہ ميں هوں گے۔
اسي بنا خداوند متعال قرآن ميں رسول خدا صلي الله عليہ وآلہ وسلم كو خطاب كرتے هوئے فرما رها هے:
(يا ايها النبي جاهد الكفار والمنافقين واغلظ عليهم) 271
پيامبر! آپ كفار اور منافقين سے جهاد كريں اور ان پر سختي كريں۔
كفار كے مقابلہ ميں جهاد كا طريقۂ كار آشكار هے، يہ جهاد هر زاويے سے هے بالخصوص مسلحانہ هے، ليكن منافقين سے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

جهاد كا طور و طريقہ مورد بحث هے اس لئے کہ يہ بات مسلم هے کہ پيامبر صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم نے منافقين سے مسلحانہ جنگ نهيں كي تهي۔
حضرت امام صادق عليہ السلام فرماتے هيں:
((ان الرسول اللہ لم يقاتل منافقاً)) 272
رسول خدا نے منافق سے جنگ نهيں كي تهي۔
منافقين سے جهاد نہ كرنے كي دليل بهي واضح هے اس لئے کہ منافقين ظواهر اسلام كا اظهار كرتے تهے لهذا تمام اسلامي آثار و فوائد كے مستحق تهے، گر چہ باطن ميں وہ اسلامي آئين كي خلاف ورزي كرتے تهے اسلام كے اظهار كرنے والے سے، كسي كو غير اسلامي رفتار كرنے كا حق نهيں يعني منافق كے ساتھ وہ سلوك نهيں هونا چاهئے جو غير اسلام (كافر) سے كيا جاتا هے۔
پيامبر اسلام صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم كے زمانہ ميں كسي منافق نے علي الاعلان اسلام كي مخالفت ميں پرچم بلند نهيں كيا تها لهذا پيامبر صلي اللہ عليہ وآلہ وسلم نے بهي مسلحانہ جنگ انجام نهيں دي تهي۔
لهذا قرآن ميں منافق سے جهاد كے دستور كے معني و مفهوم كو جنگ و جهاد كي دوسري اشكال سے تعبير كرنا هوگا جو غير مسلحانہ هو، جيسے ان كي سرزنش و توبيخ كرنا مذمت و تهديد سے پيش آنا، رسوا اور ذليل كرنا وغيرہ شايد "واغلظ عليهم" كا مفهوم بهي ان هي قسم كے برتاؤ پر صادق آتا هے۔
البتہ يہ احتمال بهي هوسكتا هے کہ جب تك منافين كے اندروني اسرار اور خفيہ پروگرام آشكار نہ هوں نيز ان كي تخريبي حركات سامنے نہ آئے تب تك وہ اسلامي احكام كے تابع هيں ليكن جب ان كے باطني اسرار فاش هوں اور يہ واضح هوجائے کہ اسلام و اسلامي نظام كے سلسلہ ميں تخريبي اعمال انجام دينا چاهتے هيں تو ان كو سر كوب كرنا ضروري هے خواہ مسلحانہ طريقہ هي كيوں نہ اپنانا پڑے۔
بهر حال بني اميہ كي منافق جماعت كے اركان اور اس كے سرغنہ معاويہ سے امير المومنين حضرت علي عليہ السلام كا برتاؤ اور رويہ مذكورہ آيت كا بهترين مصداق هے۔
جب تك منافقين كا طرز عمل سخن و گفتگو تك محدود تها آپ نے كوئي فوجي كاروائي نهيں كي بلكہ صرف گفت و شنود اور مذاكرات كے ذريعہ مسئلہ كا حل تلاش كرتے رهے ليكن جب نفاق حرف و كلام سے آگے بڑھ گيا اور حرب و جنگ كي نوبت آگئي تو آپ قاطعانہ و قهر آميز برتاؤ سے پيش آئے۔
آپ نے اپني گفتگو و خطبات كے ذريعہ ان كے افكار و نظريات كو مسمار اور مسلحانہ اقدام كے ذريعہ ان كو هميشہ كے لئے ذيل و رسوا كركے ركھ ديا۔
(و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمين الهم صل علي محمد وآلہ الطاهرين۔

مصادر و مآخذ

1- قرآن كريم
2- نهج البلاغہ
3- الاحتجاج: مرحوم طبرسی
4- اسدا الغاب: ابن اثير
5- الاصابۃ:ابن حجر عسقلاني
6- اصول كافی: مرحوم كلينی
7- اعلام الوری: طبرسی
8- الامام الصادق والمذاهب الاربعۃ: اسد حيدر
9- بحار الانوار: علامہ مجلسی
10- تاريخ الامم والرسل: طبرسی
11- تفسير قرآن: قرطبی
12- تفسير نمونہ: مكارم شيرازي و همكاران
13- تفسير سورہ توبہ و منافقون: جعفر سبحانی
14- تفسير المنير: دكتر و هبۃ زحيلی

15- تصنيف غررالحكم: دفتر تبليغات اسلامي قم
16- جاذبہ و دافعہ امام علي عليہ السلام: شهيد مطهری
17- حديث الافك: سيد جعفر مرتضيٰ
18- خصال: شيخ صدوق
19- الدرالمنثور: جلال الدين سيوطی
20- رسالت خواص و عبرتهاي عاشورا: سيد احمد خاتمی
21- سفينة البحار: شيخ عباس قمی
22- سيرة: ابن هشام
23- شرح نهج البلاغہ: ابن ابي الحديد
24- شرح نهج البلاغہ: مرحوم خوئی
25- شيخ فضل الله نوري و مشروطيت: رويارويي دو انديشہ: مهدي انصاری
26- العقد الفريد: ابن عبدر بہ اندلسی
27- الغارات: ابو اسحاق ابراهيم بن محمد
28- غرر الحكم
29- فتوح البلدان: بلاذری
30- فروغ ابديت: جعفر سبحانی
31- قاموس الرجال: تستری
32- كلمات قصار، پندها و حكمتها، گزيده سخنان امام خميني (رح)
33- لسان العرب: ابن منظور
34- مجمع البيان: طبرسی
35- مجموعہ ورام
36- المحجة البيضاء: فيض كاشانی
37- مروج الذهب: مسعودی
38- مسالہ نفاق: شهيد مطهری
39- مستدرك الوسائل: محدث نوری
40- المصباح المنير: فيومی
41- ملل و نحل: شهرستاتی
42- منشور جاويد قرآن؛ جعفر سبحانی
43- مواهب الرحمان: سيد عبد الاعلي سبزواری
44- ميزان الحكمہ: محمد ري شهری
45-نظريہ المعرفة: جعفر سبحانی
46- النهاية: ابن اثير
47- نهضتهاي اسلامي در صد سال اخير: شهيد مطهری
48- نور الثقلين: جمعة العروسي الحويزی
49- وسايل الشيعہ: شيخ حر عاملی

---

265. ميزان الحكمة، ج7، ص145-
266. نهج، البالغہ، خطبہ140، خطبہ طولاني هونے كي بنا پر عربي عبارت نقل كرنے سے صرف نظر كيا گيا۔

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

267. نہج البلاغہ، نامہ53-

268. نہج البلاغہ، نامہ50-

269. نہج البلاغہ، نامہ58-

270. سورہ نساء/145-

271. سورہ توبہ/73، سورہ تحریم/9-

272. مجمع البیان، ج10، ص319-

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com